ہمایل کی تلوار زہر آبدار — سپر قیمتی پشت پر استوار

مصر کی تہی دستار سر کی اوپر — موجیں ہوا سب سیمی والا گہر

اوتہا کر گہوڑے کی تہی وہ خوبرو — در آیا بمیدان آن جنگ جو

جسنے مدح کا قصیدا پڑہا ہے — مخالف ہوئی سنکی سب پشت پا

برآن کسی کہ آیا بجنگ جوان — ہدف رخ فرستاد آن پہلوان

ہر طرف تیغ بازی کنان — ہر طرف مبکرد ادہم روان

نمودہ زمی را بخون سنگان — مضبّغ چو گل لالہ دار غوان

کری اسقدر تیغ سی اون کہی — کہی تہی او سی خلق صد آفرین

دغا کو نہ آیا کوئی ہیر جنگ — وہ خیمہ کی اندر کیا ہیر رنگ

کیا مانی فرزند صد آفرین — نکر جنگ کرنی ہین نوکیہ کہین

لگا کہنی ماسینی فرخندہ خو — ہین دلہن سی جا کر ہون گفتگو

کیا مانی بہتر ہوا دہ روان — سنی دلہنی کی جو او دہ فغان

کہی تہی در یتہا گیا وہ گہر — جلون ہون جدائی کی آتش اندر

چلد جنگ کرنی کو مسلم بزدر — مبارز طلب کی چو بہرام گور

ہوا ایک شامی کو جوشن درون — لہو ن اگر چلا تہا نیزہ زدوش

کیا ادنی فی الفور نیزہ کو رد — رہی تہا علی مرتضی سی سند

نیزہ سی چڑا نیزہ پہلو اد پر — ہوا فوج مردود دین شور شر

ادلٹ کی پڑا جا رجی پر زمین — شہنشاہ گفت آفرین آفرین

اسیطور نیزہ سی ماری پچاس — پڑا شیر کا دشمنون پر ہراس

ہوا جنگ کرکی وہ آخر شہید — کیو ود ستہ لعن ہی بر یزید

چلد بعد مسلم کا بیٹا حبیب — ہوئی اوسکی آخر شہادت نصیب

بعد شہادت بلد حال کہ چند روز — بعد از نکاح در کربلد شہید شد

چلد تو عروسی کا دولہا بلال — ہوا دولہنی کی دل اوپر ملال

یمانی نکی تیغ ہر آب دار — لیا لے تہہ بین نیزہ ہیجو مار

عجم سد کی فوج سی پنس نام — دم آمد بمیدان زاہر امی شام

رہی جیف وہ مردود سی قدم — رکہی پیش کانی سینہ اوپر سپر

کمانی کیانی کری چار دم

خوارجی نی اوسکا کیا سر جدا
اور خیمہ ظلم کو روانہ کیا

لیا مانی سر کی تئیں کو اوٹھا
دیا بوسہ دو لبن کی آلو بہ کیا

کیا جب عروسی عاشق کا دید
یکی آہ سرد از جگر بر کشید

گیا پاس وو لیا کی وہ ہمدرنگ
دوئی بادشہ گی ہوگی ایک رنگ

لیا مانی سر کو چلی ہر خبگ
لی مار سر خانہ جی بیدرنگ

بہر آخری تئیں آہ کر کی موئی
تبی جب دوئی ہوگی ایک سوئی

ازاں بعد حنظلہ کارزار
لیا خلد کو اوئی دار القرار

اجازت چلا لیکی عمر بن سعید
کی مار ی اور خود ہوا وہ شہید

چلا جنگ کرنی کو عمار شیر
لیا شیر کو آگی پیادونی گیر

ہوا آخر الامر نرڈ کر شہید
ہوا خلد مین اوسکو در جا مزید

اجازت لی مسلم نی آجنگ کے
لگی کہنی اون سی حسین علی

شہنشاہ گفتا نکر کارزار
تو ہی مرتضی کا پسر اود ستوار

پدر کی تجھی یاد گاری ہی تو
میری درد غم کی گسا ری ہی تو

چلد جنگ کو مالک نیک زاد ۔ کہا بی حیا بر جفا عمر سعد ۔۔

اگر سعد وقاص یہ جانتا ۔۔ عمر سعد ایسی کرتا جفا ۔۔۔

کہتی ہی مجھی یون بحق خدا ۔۔ تیری سر کو تن سی وہ کرتا جدا

ہوا اس سخن سی نیب منفعل ۔ دیا پھیر شامی کہ کر جنگ و جدل

ہوا جنگ کردہ وہ شہید علد ۔ اوسی دیکھکر قیس والد چلد ۔

لگا کرنی سالار آوسی جنگ ۔ گیا بہاگ یک حملہ سی ہمدرنگ

اوہا اسپ کو قیس پہچی چلد ۔ سو لشکر دنی لشکری حملہ کیا

ہوا زخم کیا کر وہ آخر شہید ۔ شہنشاہ آہ از جگر بر کشید ۔

ذکر درمیدان برای جنگ آمدن ہاشم علیہ الرحمۃ از طرف یزید پلید و شجاعت ہاشم

کہ ناگاہ آئد سواری دلیر ۔۔ خروشان و جوشان بصحرا چو شیر

حمایل کیا شمشیر زہر آب دار ۔ یکی نیزہ جہان سنان ہمچو مار ۔۔

سپر کی سپر اوسکی تہی پشت پر ۔ اوہ ترکش خدنگ اوسکی پہلو پر

کمانیکیانی ہی بازو اوپر ۔۔ رسن تن پین اوہ خود آہن سر

دیا تیر کو کھینچ سینہ اوپر
رکھی قیس نی سینہ اوپر سپر

کہ چاہی تہا وہ تیر کو روک سکتی
یکایک تیر کہا تہا رد ہوئی

لگا پر نہی وہ قل ہو اللہ احد
رہی تہا خلد میں اللہ نسیتی مسند

ہوا دل کو پہوٹ سینہ سی پار
رہی کی جگر نی کیا اون فرار

کماندار کی پاس رہی تیر تیز
لئی مار اسی می رہی شیر

جو سب تیر ترکش کی آخر ہوی
کماندار لشکر کی کہنی لگی

لیا بعد ازان تیغ کو ہاتھ میں
گویا برق چمکی ہی از آسمان

کئی کی دی تیغ سی سر اوڑا
وہ آخر اد کٹر زمین میں پڑا

لگا یک چہپا یا دلون میں کمال
مصیبت پڑی دو لشی پر کمال

چلد عبد الرحمان شیر بن سخی
لئی مار اون ہشت اور ہفت تن

لیا نوش اسکر کو کوثر کا جام
ازان بعد چلد نہ کب نام

ہوا بخت چلد برین کو روان
چلد عبد الرحمان ثانی جوان

لئی مار اون خوک جا لی اڑ دد
بروانہ ہوا خلد کو نیک

میری آبرو ہی بڑھون اسی جنگ — محمد آ جنگ کو بند رنگ

سنی ادنی گفتگو سب بر بلا — لگا خوف سی کان بنی بی حیا

سرازان بعد گفتا دلیران شام — کروجا کی ہاشم کی تینون تم تمام

عرب کی امیران سبھان نہا — لگا کہنی ہاشم سی وہ بر ملا

ترا محم زادہ ہی سب کا امیر — تیری دل مین کیا ہی ای ردشنمیر

حسین علی کن انہی ملک و مال — وہ ہی تشنگی سی نہیٹ پائمال

تو دولت سی دنیا کی کیون ہی بمے — انہی ہوئی سردار دونین سر دے

لگا کہنی ہاشم کہ ای نابکار — کیا فانی حشمت کو تم اختیار

یہہ دنیا نہی بلکہ ہی دون دولت — جہانی حرص سی پکڑ جاوی میت

یہہ دنیا ہی خیفہ زنی کی حدیث — ہوی جلکو غربت وہ بی کی خبیث

مجھی کی جدا کی سعادت عطا — ملی ہون دوست حضرت کے غرزند

جو شکعان غصب یہن ہوا نا گہان — روان ادون کیا نہر فرط جانستان

دغا کی نہر مین دوم تہا ہوشی مزید — برابر ہو گیا اوسی وہ قدم چند

لگا یہ نی اسپ مسدان نکی — بہک نی لگا شیر گمسان مین
کہا جو کہ جانی سو پہچان لو — ایہ جانی کوئی سواب جان لو
مینی ہاشم ہون عتبہ ہی میرا پدر — چچا میرا سعد وقاص تھا پر ہنر
چچا کہا لیر یہ عمر سعد ہے — جفا کی پسر اسر یہ بنیاد ہے
یہ کہکر چلا دست نیزہ کی وہ طرف — مذمبوس ہوا دنی یا نا شرف
کہا مینی وفادار غم خوار ہون — تیری دوستی مین دل افگار ہون
مجکی ہو وصی رخصت و غا کی امام — کرون نار کر دشمنون کو تمام
شہنشاہ نی اوسکو رخصت کیا — لگا کہی میدان مین بر ملا
مرا باپ کفار کی سات نہا — نبی مصطفی سی کری دن وغا
ہوا کہ تہ اوسکی سی دندان شکست — وہ ہمراہ کفار کی مرد رشت
مین اوس باپ کا بیٹا ہون اسطرف — وہ اوس باپ کا بیٹا ہی اوسطرف
خدا کی عجب ہی قضا و قدر — پدر سعد وقاص بیٹا عمر
عمر سعد نی کی شقاوت قبول — مجہ اوپر نی رحمتان سلیم پر دل

شهنشاه فرخنده‌پی دوستو — وه‌که تنهایی تنها بدو داب کرد

فضل بن علی لیکی همراه نوذ — بدو کوچلاد اوسکی وه جنگ جو

ز بحر سعد بولاکزب دو هزار — کو در راه یلی اونسی جا کارزار

از ملکی اونسی کزین بهستیر — ایلی دارد هوا اس جگر ستیز

چلی دو هزار اونکی او پر دلیر — لیا آکی مبدان یلی اونکو گهیر

نمودند آن هر دو کوشش بحرب — فکندند بر یکدیگر طعن ضرب

جگر تایشد نعره‌ها می بلند — گلو گیر شد حلقها می کند

دی نوبتی می مارک بارگی — فضل نی کری تیغ خونخوارگی

کی مار تبره سی کتی سوار — کی زخم کیا کر گری نابکار

سوار زخم کیا اسپ مبدان یلی — پیاده نی هوا شیر گلخن نمای

نهایت هوا آب زخمونسی چور — دیا حور نی آ شرا ما طهور

هر یک دی ستونکی می کری جسم خم — ز هر یک دی ستونکی می کری جسم خم

ده بیشا ملن هوی آکی تعمانکی ب — کز یکی هر طرف جنگ ده تشنه لب

لگا کہنی لعنت ہو بر ابن زیاد
اوہا یا ہی مودود نی کیا فساد

دیا ہی عمر سعد کو اون فریب
ایکر ہی سوا اوسکی وہ نا شکیب

لیا دین کو بیچ دنیا خرید ہو
یہہ سودر گری ابن زیاد اور یزید

خدا نی بھی عالی ہمت کیا
یلی دنیا فنا چھوڑ عقبی لیا

جو سبحان نی چاکے دون کہ جواب
لگا کہنی اوسی دم عالی جناب

نکر نقلو کر دعا یا بکار
اوسید م گلی ہو نی یہ ذلی دار

دیا ڈال نیزہ چوان مرد نے
علم تیغ نی صاحب وردنی

جو سبحان نی نیزہ چلد یا اودکر
لیا پہر نی کر وار اون ڈال پر

گرا لم تہ سی نیزہ اون نیچ لی
اور ہاشم نی تیغ اوسکی کمر چیر دی

دو پارہ ہوا زین تگ نا لگار
لگی کہنی تکبیر حضرت کی یار

جو نعمان نی دیکھا لیا پہا ہی یار
چلی سوار ہمراہ اوسکی ہزار

مقابل ہوئی شیر کی تن سوار
لگا جنگ کرنی وہ عالی تبار

اگر دیکھا ہائر ستم اوسکو غا
قدم بر دہ ہاشم کی ہتو فدا

شہنشاہ

عرض بیی صبح تک وہ کرتا ختم
علی مرتضی کہا اذس پر کرم

کیا جگ کے اجازت ہو شہا یہ
کروں نقد جاں کا یہی تم پر فدا

شہنشاہ فرمود ای نیک خو
پدر کی مجھی یاد گاری ہی تو

سوای اسکی تو مرد پیری کہن
ہزر کو لگ سنتا ہوں تسی تجی

کہا خوب لڑنی یہی پیری کبیر
و غائی ہو رخصت ای روشن ضمیر

شہنشاہ گریان ہوا اسکو کہا
کہ ای یار غم خوار ہی الوداع

چلد آیا میدان یہی، مجھون شیر
سوار زون لے اگر نیا اوسکو گیر

دعا اوسی کی اگی ابن تیر
جڑی ایک تیغ اون بر دشمن ضمیر

گرا رجم کہا اوسکی یا امام
خبر بھیجی حبیب پہ بڑا ہی غلام

شہنشاہ نی اپنے جولان کیا
حبیب بظاہر یہ جا دم لیا

لگا بانگ سی کہنی وہ مرد تمام
کہو کہ نبی سی کہوں جا پیام

سنی بات تکبو ہو خلد بریں
خوشی سی لقا کو گیا اہل دیں

لیا جیم غضنفر نی میدان خار زار
ہوا رات تہا روز روشن یہی وہ سیاہ

ہوئی دیکھنکر جنگ کو اوسکی دنگ — رہنی ہوگئی خوبسی پانی فرنگ

کبھی دائیں بائیں کبھی اور کبھی — کبھی جنگ وہ پینترا کبھی جنگ جو

نہ لاوی کوئی جنگ کے اوسکے تاب — ہر ایک تیر دل کا ہوا ہر آپ

جو ہاتھ نی نعمان کا پکڑا دوال — اوتھا وہ لیا رہنی بدتال

وہ پٹکا ہوئی استخوان شکست — سقر کو گیا جان دی وہ بلت

لیا بہر ایک علمدار کا سر جدا — نگون سار اوسکا علم ہوگیا

گریزان ہوئی فوج وہ سربسر — جلی کہنی دی الحذر الحذر

عمر سعدنی اونکو تسکین کیا — مقابل ہوئی پھر دی پانی حیا

نہایت ہوئی اونمین آگرد غا — ہوا جور خمونسی وصبا حیا

لگی کرنی وی دردسی اوسپہ حرب — گیا ان تک کرنی پانڈہ وہ اوسی طرب

دغا مین ہنی کچھ کیا اون قصور — ہوا پیاسا وہ مرد خمونمین چور

کیا اونی شہادت شہادت کا بسی — جو تہی ذوالنت اونکی ای دہشی

حبیب مظاہر تہا کیا بیان کروں — اوسی حفظ تہا سب خدا کا تلذم

الم ا

لگی رونی سب بی بیان زار زار
کہ آیب با کو این بیوی بیقرار

امام زمان یتی رخصت ہوا
جوان مرد مسدان بنی دم لیا

سونیا پردہ خیمہ کا زین العبا
لگی کرکی لی دیکنی وی وغا

کہ اوہ جنگ کوی کرنی کو تب
کیا نیغ سی او سکی سو کو حدا

مقابل ہوا جو کوی اشقیا
چلد آیا زین العبا لی وہ پاس

وغا سی ہوی او سکو عالیب یاس
خدا نجلد دیو یگا خلد برین

کیا شاہزادی نی صد آفرین
مخالف سی کرنی لگا وہ وغا

قدمبوس ہو کر وہ رخصت ہوا
او ہا لای خیمہ کی اندر امام

بہت ماری زخمی ہوا ایک نام
سر اد سکا او ٹہا کر سرانور لیا

کہ ہی آہوی یاس زین العبا
قنا ہو کی دار البقا کو گیا

دہنی چشم کھول اون تبسم کیا
گیا خلد کو لڑکی عالی نژاد

چلا جنگ کو پھر بڑی زیاد
ہوا ہا کی مسدان کی ارزہ شہید

اجابت نبی حضرت کی جعفر برید

عبادت زیارت بنی روشنی ضمیر — کتی قتل کتی جوان اور پیر

تعجب رہی جنگ سی سب سیاہ — لیا آخر الامر جنت کمار نے

ازان پس انیس اپنی محفل چلا — بہت جنگ کردہ خدا سی ملا

چلا سیف اور مالک اپنی حرم — دعا کرکی بہشت کو دی بہم

شہنشاہ کہا ایک ترکی غلام — او سی خط تیا سب خدا کا کلام

درخشان تیا چہرہ گویا آفتاب — مسلسل تنی زلف اوسکی چوں مشک ناب

فدموس ہو زون کیا یہ کلمہ تمام — تجھی جنگ کے ہو اجازت امام

شہنشاہ فرمود ای باوفا — تجھی بخش یانی تو برین العبا

اجازت تجھی اوسکی درکار ہی — وہ تلوار ہی بیٹا بیمار ہے

کیا عرض جیا او نی ای جنگ نام — دعا کی تجھی اوسکی روبہا تمام

لیا ترکی تجکیہ یانی آزاد اب — کہا ترکی تو اجازت کردیا دعا

بیہو لگا نی خدمت کی اوسکی مدام — تجھی ہو اجازت کردیا دعا

جہاد ایک اختیار تھا جو چاہے
دعا کر کی آخر خدا سی ملے

دو تہا اسپ آیات اوسکا پیر
کہی خلق سب نام اوسکا عمر

مخالف سی کی اونی جنگ و جدال
سوا آخر الامر حق کا وصال

تہا مقدا دکا لیک محمد پسر
دگر اور عبداللہ تہا پسر

اجازت چلی لینی میدان کی
لڑی وی ثبت کر کی مردانگی

حمد کو چلا پسر علی کا غلام
کہا وی تہا وہ عبداللہ سعد عالی مقام

چلا قیس اشعث عمر اور تمار
چلے یا بخوان عظیم عالی تبار

کیا جا کی میدان ملی جنگ و جدال
بہت شقیا کو کیا پائمال

سوی آخر الامر خمو نہی چور
دیا حور نی آ بشرایا طہور

ایسی دبدبہ ہوئی یار جا کر شہید
تر پلی نی کی جا کی جنت بین عید

رہی اخر اوتیس عالی مقام
دو باز اور نفر ایک تہا ہمکنام

برادر حرر نت سوار رہی
دعا اونکی رلوی اب آگی کہنی

ذکر شہادت عشر بر کبار یعنی فرزندان و برادران و خویشان حضرت سید الشہدا

چلد عالبی او در شاکری تہا غلام — جبی جنگ کرنی وی عالی مقام
ے یکایک یلی کی طرف سینی فوج — جیوں صحرا میں لہرائی دریا کی موج
آئی مارو دلونی دو سی جوان — لگی خوف سی کانپنی پہلوان
مقابل ہوئی اکثر آپل زور — زرہ خود نی سی کری اوپی دور
لگاتہا جبکی او پر انہیں تیغ — دو ٹکڑی ہو وہ بی حیا ہیں دریغ
کری آفرینی خلق ارض و سما — ہوئی زخم کہادی شہید علد
ازاں بعد حجاج جنگ کو چلد — موذن وہ لشکر کا مشہور تہا
چلی اوس او پر تیغ یکبارگی — گئی روح جنت کو اوس یار کی
چلد سعد عبداللہ حنفی شریف — فریب اوسکی پہی کہ محمد حنیف
او تہا سب آپا وہ میدان میں — وہ تہا مرد جرواں اوسان میں
نگر وہ پیش و پس چپ و راست — باستاد و نکلہ ہم آورد خواست
مقابل گردی گرد میں اوسکے — ملد گردی گرد میں اوسکے
حالف جو آیا کوئی بہر جنگ — اجل نی لیا اوسکو آغوش میں
ہوا جو رزم میں تہا ہوش میں

ہمارا عرض کرنی کہ بیٹی یہ دین
برابی باپ اول ہووے بی فدا
پشت مونی وہ لیا در کنار
بلی جا تہا دل کردن اب جدا
چلا جنگ کو تشنۂ کارزار
قدم تہا دسی فوج سی پہلوان
جو عبداللہ نیزہ کا حملہ کیا
جو عبداللہ دیکہا ہی مرکب ضعیف
دیا واں سی نیزہ جوان مردی
چلا آگے قدمی نی کر علم
ادہر سی بعد اودسی برچھی کا تیغ
تیکر کسی کو نہ پرگا لعین
ادہر سی اب امنی سی عالی تبار

کر حملہ جو سی پشت پا دشمن دین
تو یہ بی ہی فدا ہون شہی کربلا
کہا مونس جان ای غم گسار
ہی غالب ہر ایک پر قدر و قضا
خروشید چون رعد در نوبہار
دعا کو کیا اودنی مرکب روان
وہ مرکب اودہا کر بری ہو گیا
سنی کہا تا نیزہ کا زخم اب حریف
نہایت خوشی کی نہی نامردی
کیا حملہ رد کر کی اول غضب خم
جب اسیم کلاہ ہوا بہد سریع
تر پہ کر شقر کو گیا ال کین
ہوی اوسکی گہوڑی کی اوپر سوار

کہ نوبت قتال پیمبر رسید ۔ جہاں جانہ صبر بر ہم دریدہ

جہاں شد پر از فتنہ و ولولہ ۔ فلک شد پر از شورش غلغلہ

دل اہل اسلام آمد بجوش ۔ ز آل پیمبر برآمد خروش

نبی و علی اور ز اہل بتول ۔ ہوئی تھی وی جنت کی اندر ملول

محب و محم یعنی زاری کرد ۔ گنا ہونسی دینی گذاری کرد

روایت ہی غمگین تہی عالی تبار ۔ رہی تہانہ باقی کوئی دوستدار

لگی کہنی سب افرنای امام ۔ کرین جان اپنی فدا ہم تمام

تیری بعد دشوار ہی زندگے ۔ تیری بر فدا ہون تا ہی بندگے

نہیں تو کی اونکی حق میں دعا ۔ خدا دی تہی عاقبت میں جزا

تہا سلم کافر زند اہل وفا ۔ کہا دی تہا احمد اللہ شیر دغا

کہا دو اجازت مجہی جنگ کے ۔ رکہون پاس ناموس اورنگ کے

یہ سن تے نبی حضرت ہوئی چشم نم ۔ کہا تہانون بالکل تکلم

مجہی یاد گاری ہی سلم کی تو ۔ نکر جنگ کی کہہ تو اب جستجو

شہنشاہ دنیا او جسکو خضب کہیں — وہ معجزہ نبی آخر زمانی لگا

مقابل ہوئی صف رحمت جو — لگی چلنی نیزہ بھی رو برو

تھی نارنی سخت محروح گئی — نجلد برین داخلی روح گئی

چلا عبدالرحمان ابن عقیل — مقابل ہوئی آگی ابن طفیل

دما دم سدا ان جریہ مردکشی — بحردم گئی گئی دست سکدہ وحشی

زبسیاری کرخمہای شدید — جوا مرد جام شہادت چشید

محمد تہا جعفر کافر خ نہاد — کہا حکم ہو مجکو عالی نژاد

کردن دشمنونسی یہنی جا کارزار — بہ فرمایا کر جنگ عالی تبار

لگا آگی میدان یہنی کرنی حرب — لگا دی تہا شمشیر کا جسیہ ضرب

دو ٹکڑی وہ نیزہ تہا ہیچو خیار — دعا دیلہا رستم ہوتا تبار

نیٹو زخم کہا کر گرا نارنی — رہی روح جا وہ نجلد برین

ہر دیلہا دیلہا رنی یہنی پڑا — ہوا پا بسی نہای کی بہای کہڑا

جو دیلہا تو نبر پر کڑانی حریف — او نبی مار او لٹا پہر ایہر شریف

گلی رجز برخوانی دی صد لان بیش — نهایت دلاور تهمتی اوسان بیش

مخالف همی گرد سپر دیگر گشت — نه آدی مقابل کوی اهل حرب

چنان تاخت تهمتن از میان سپاه — چو برقی درخشد ز ابر سیاه

ز دشمن چو آهنگ جولان گرفت — چو باد خزان برگ زیران گرفت

دلی دشمنان هم بدیشان ازد — صف خانها گشت ویران ازو

گهی میمنه میسره تاختند — گهی بر قلب تیغ اندر اختند

ز شمشیر او قطره خون چکید — جگرهای دلیران چو ماهی درید

دعا گر تا آنا تهاوه شیر دل — حذر ای دمشقی غضب مشتعل

بیک ضربت شمشیر بر دو نیا — هوی اسپ جولانگی تن سی جدا

هوا شیر دل پیاده بر شکار — کی بت میونکه میاد دنی مار

نهایت هوی عالب ادی بر سیاس — عمر بن صبح آیا ادسکیا پاس

کیا تیغ سی وه دلاور شهید — بجی آه سرد از جگر کشید

کی حضرتی آگر اجازت طلب — دعا گی میور خصب ای شاه عرب

شهنشاه

نه نکلا کوئی فوج جنبی برون
کهاں جائی لشکری وہ اندرون

یکی را بشمشیر اندر اخت
دگر را بنیزہ بر افراخت

بچند استقامت فوج پراکی در
صف دشمنان گشت زیر و زبر

نقش ہمچو مکل گشت لبریز خون
چو طشتیہ سنانش شدہ لالہ گون

بقلب سپہ تاخت تا تیغ و تیر
ہوئی ظاہر آدمی جگہ رستخیز

تعجب ہی فوج کی نام ور
ہزہایئی دغابی تہاوہ پر ہنر

ز ہر سو سپہ سر بر افراختہ
ہر ان سہر چون درد بر تاختہ

شد از بس سنانہا در آمد بتاب
بخط شعاعی ہان آفتاب

دلی وہ جوان در مقام ستیز
نکر تا تہا راند لشکر ستیز

عمر سعد دشمن دی اوس شیر کی
کر ا ایک طرف فوج کی گیر کی

کئی ملر آیا وہ میدان مین
مخالف کی راحت ہوئی جان مین

کہ بکھرانی کی کہ ای عمر سعد
دیا تنگ فاموس مین سب بباد

کہا دی تو بسردار اس فوج کا
تو سر چشمہ اس بحر کی موج کا

لگا آئی کہی کہ ای شاہ دین ....
شہنشاہ نی وہ لیا در کنار
گیا لی اجازت وہ میدان مین
گیا آہو شیر در رزم گاہ ..
ہوا جنگ کرنی سی زخمی بدن
رویت سی غلبہ عالی تبار
جوان یلہ بود نو خاستہ ..
لگا کہنی یون نور چشم حسن .
شہنشاہ فرمود ای غم گسار
تجھی کو سلاح اب کرو نمین جدا
لگا کہنی ای شاہ عالی جناب
تجھی مرگ بہ فخر و آیین ہی
اجازت وہ لیکر چلا میدان تک

ہین بہائی کی غم ہین ہوا ہو حزین
کیا تجکو رخصت ہی ای شہسوار
نہ تلوار خنجر نہ ہی زرہ
مقابل ہوئی کو فیان رو سیاہ ..
کیا خون نی جا کی جنت وطن .
حسن کی چمن کا تہا وہ گلعذار ..
کہ یا قد ہین وہ سرو آراستہ .
وغا کی ہو رخصت شہنشاہ دین
حسن مجتبی کا ہی تو یادگار
برابر بجان شیرین ہی تو برا ..
یہ ہی زندگی اپنو مثل حباب ..
محمد کا تو قرۃ العین ہی
لگا کہنی آو کوئی بہر خدا ..

نہ تلوار

فروزان وگرنہ جہ بر حملہ کرد — کی دشمنی مار سا دل گرد

فروزان نی جا ہا کہ اولٹا پرد — شہنشاہ کی جا قدمبوس ہون

ایک شامی نی پیچھی سی نیزہ جڑا — زخم کھا کی گھوڑی سی نیچی پڑا

دیا ڈال نیزہ اودنی کھینچ تیغ — سپر پر رکھی بیدریغ

اسد نی جو دیکھا کہ ہی پیادہ پا — ہوا شامل اوسکی لڑنا بادپا

کیا اسپ پر ہوشتابی سوار — لگا چرخ نی اوسم اوپر نام دار

لگی کرنی دی دار پر جا رسو — اسد چھوڑا اوسکو سوار و برد

کیا بکری ایک نیزہ کا وار — سنان ہو گئی دوسکی پہلو سی پار

زمین مین پڑا اسپ سی شیر دل — ہوا تیغ لی ارزق آمتصل

جڑا وار دوسرا پر جوش و خروش — اسد نی کیا جام عجز کا نوش

کیا شیعث ربعی سی عبداللہ جنگ — ہوئی دو دو دسی نیٹ ہو گئی تنگ

جو دیکھا بڑی ہین فروزان آ — وہ ہو نچا دلہن گھمسان ہو گئی

جو دیکھا کہ ہو گیا ہی مشہید — یکی آہ سرد از جگر بر کشید

عمر سعد بولدیه جان اینی عزیز — بجهی بختری کرد غاکی تمیز

بر و نامه بینی این مرد کیست — بدانی که انجام این کار چیست

چو آنجا رسی راستی بر تو گیتی آورد — ز تشنه‌ی گره بر جبین آورد

چنان نت زند بر سرت تیغ تیز — که یابد گریز خودی از دو یا گریز

عمر سعد سی چیشنی نه کلدم — غضب کیه وه اندر هوا سه خام

چلد پانسی سوار لی اهل کین — هوی شاه دین دیله اردوگین

شهنشاه گفت ای محمد انس — اسد اور فروزان مدد اسکی پس

مدد کو چلی اونکی تیمون دلیر — گویا بکر بون بیچ آتی هن شیر

دلد ور هوی چار آ ایک جا — دی پانسی سوار سب دی بهگا

گی بهاگ دی تعلب سیاه — رگها شیث کی کرای رو سیاه

نه لدی کرای کی تم اولسی تاب — تمهاری هنی آتا دل کو حجاب

لی پانسی سوار اور اسکلی فوج — هوی گرد چار ونکی و ریا کی موج

محمد اسد احمد عبد الله نز — پری شیث کی فوج بر اکی ور

سوا جان دي اوركيا در سفر
چلد جنگ كو طارق اوسكا پسر

زبان كي دون بهودگي سي دراز
پهر فرمايا زه بلوديسي باز

بهي كهكر كيا تيز اوس پر زوال
بچا ده گيا تيغ لي از ميان

كيا سر نزار ديكها بزه قلم
لگاي كر تيغ پونيت خم

اور عبد الله دي دست اوسكا پكر
دبا چهكا پهنو بجاتا گيا اوتر

گري تيغ اوسكي اوريكها پكر
ليا زين سي اوبتاده بي خبر

زمين بيني دبا تيك نا سكند
شكسته هوي استخوان بيشمند

روانه هوا مردك بي حيا
لگا دينے دشنام وه بر ملا

پهر عبد الله تيغ سر پر جري
دو پاره هوا زين هي جا زري

لگا اينى تيغ سعد عالي تبار
هوا اوسكي گهوڑي كي دو پر سوار

سهي بچ سكا ورنه كي هيبت عظيم
نه دي كوئي حيلت كي غنيم

هوا سيده ميمنه كي طرف
لي ماد باره وهان كم ظرف

اوتهي خار جيم كي جانب چلد
كه هون نهايت مين پياسا بچا

اودتر اسپ سی آیا طلبدانسی پاس
کیا ایک نیزہ سی قاتل ہلاک

لڑان پسی کیا دلبر بختری
ہوا زخمی دانسی گرپان گری

جو دیکھا فروزان زمیں پر پڑا
اودتھا کر لیا زین پر دہ تہا

چلا اسپ دانسی بکہند
کرا ہورہا طعنہ زن جوار زخم

اودتر اسپ سی شیر پیادہ ہوا
فروزان کو گہوڑی پہ قایم رکہن

چلا آیا عون علی شہ سوار
بہیجا کیا اسپ اوپر سوار

مخالف سی کرنی لگا دست برد
فروزان کیا عون کی تہلی سپرد

بہتر زخم سی بدن اوسکا شق
تبسم کیا اور ہوا جان بحق

بہگا دی دئی ساری میدان سی
عمر سعد بولا ایران سی

دغا کیون نہ کرتا ایسا دمان
کرا بہگا میدان مین شیر زیان

چلا حضرت کو یوسف بن محمد پر
دغا کا بہت اوسنہ ساماں بسز

بہگا یا جو بنزہ جوانمرد پر
بچا وہ گیا وار کو پا تہو

کیا آسنا زادی نی بنزہ کا وار
مسان ہوگئی حلق سی دار پار

دهی تیغ سی بخون کرنت قلم — شفی ما کتبا دست بزه قلم

اور عباس نی کهنچا ایک تیغ — جدا کر دیا اوسکا سر جدا بیدرنغ

اوسکا داری اوسکو ده مبوانسی — حرین سو چلی چشم گریان سی

اونا را اوسی جا کی خیمه کی پاسی — سوا نجم الم لب اوپری قناسی

انا بکر تبا مرتضی کا پسر ... — کیا عرض سن ای شهی نام ور

سری دل بین مدت سی تهی آرزو — کوئی تحفه ملدون تبری رو برو

جو دیکها تو جانسی کچه نهتی عزیز — کرون تجهه قربان جان پر تمز

کیا اوسکو رخصت شهنشاه نی — حسین علی صاحب جاه نی

روان گشت بوبکر بیل دمان — مدینش یکی تازه جانستان ..

برانگیخت بیل بیکل باد پا — دلاور سپودی سول نسی تشت پا

بجولانی آنکوه سنگین رکاب — بدارد از سم خود زمین را شتاب

دران صف روان کرد خون از کنار — شد آن آهنی کوه تن چون شنار

بلرزی چو آتش بزیری چو آب — سپهر بردار آهوان در شتاب

بیہ فرمایا پسر برادر کی طور
ہاتھی سے شیر شیر سے یار

بروں بند زخم جوان دلیر
لگا گو بختی صحرا اندر جو شیر

شتی جنگ کرنی چلی بیچ زار
ہر ایک پاس سی بہ تیغ آبدار

مخالف کی فوج آگی چار دن طرف
کڑی بی سنیر کی پانسی آصف بصف

بس آنگہ خروشید در ساز جنگ
بدا مان صحرا ہ ندا جون پلنگ

جوان یلہ جنگ آغاز کرد
کیا تیغ سی صف کی پنتی فرد فرد

کری تیغ بازی وہ اسطرح سی
بجولان رجالس برآورد گرد

سیوی اوسپہ باران برار کی
ہوا جو رخمی وہ شیر زمان

رکن عون عباس حرمت پاس
گیا توڑ کر صف کردہ اوسی تاسی

اوہانی جلی اوسکو عالی نہار
فہانی بی اوس پر کیا ایک وار

چو ناگاہ شد جاں بحق اہل ہوش
زخم خانہ معروف بادہ نوش

اخو عباس بی اوس اوپر ایک تیغ
جڑی سر برادس فدام مدینہ

فہانی کا بیٹا ہا حمزہ نام
یون جانی کردن سیر دل کو تمام

هوا چو رزمگه بخی وه خوشی دیا — خزانی هوا سی هوا گل چراغ

کیا عون نی شاه سی آگی عرض — که مجکو دعا کی نمایت هی غرض

اجازت مجهی جنگ کی هو شتاب — مخالف کو جا کر کرون تیت یا

کهتا شاه فرمودای یا مدار — که لشکر مخالف کا هی بیشمار

کها شاه مجکو نهین آیا خوف — ڈری جکا دل هو حرارت سی جوف

کهو شیم درین حرب مردانه وار — چه اندیشم از لشکر بیشمار

دل و دست بازو لگا کر آدم — جهان بر عدو تنگ و تار آدم

بهی کهکی رخصت هوا اسکو داد — چلا اسپ اوسکا گویا هوا باد

هوا اگی طرف رزمگه ملی سوار — مقابل هوئی فوج آدو هزار

اودهر اسپ کو دوڑا ملا فوج ملی — لگا تیر نی بحر کی موج ملی

کها نیچ سی اونکو زیر و زبر — پهرا شاه پاسی آیا دهیر سر

کها شاه نی تجکو صد آفرین — نکر جنگ رحمی هی تو نازنین

کها باپ برابی حضرت علی — سجا غت تهی اونکی اوپر تجلی

بهلدست نیزه بهلدست تیغ — از اخوج پر شیر دل همه ریخ

به چاکی یکی مار کرمینی بهروز — سوار و تن نی کیر انه نگلد بروز

سر انجام بگذشت از رخم تیر — کیا خلد کوه و اجل کار شیر

اجازت چلد شاه سیی یگر — حمایل نبی تیغ زور کتف بر سپر

دو تا لیب آیاده در رزمگاه — مقابل بهوی چند کس روسیاه

گشیدند جمعی سیه روزگار — چو جم بر شمشیر کردش حصار

تن نامدارش که بود لز سکوه — به پنهای دست بالای کوه

بگلف نیزه چون موج جولان گرفت — به قطره چون بحر طوفان گرفت

سوا غلبه آخوج اشکار کا — لگا نیزه آ ایک فجار کا

سر انجام در رزمگه شه شهید — ز نوک سنان تا بگوتر رسید

سوار خصت عثمان عالی نژاد — نشسته بر اسپ چو آتش بباد

سر لشکر عیان لز تی غیل دار — چو برقی درخشید از کوهسار

بزین پا فشرد و بگلین دست برد — بیفگند خیزان بیتوانی شمرد

گیا عبدالله مدد در بهام ستیز — نجنگد اندیشه از تیغ تیز
بی مار نگیرد بنقاد تش — بپوئی لله گون کوفیونگی بدن
گرت بی نهاد اوسی خوی بدی مردز — اوسی بی گیا اون به اهل
گی روح خلد برین بدی وه پاک — امام زمان نهایت بوی وردناک

مجلس هشتم در شهادت حضرت امام قاسم بن حسن مجتبی علیه السلام

به گتاهی راوی بحیرت سخن — ز احوال آن قاسم ابن حسن
که چو وقت بهای گرد بلا شهید — به پیش شهنشاه دین در رسید
گیا عرضی چو گا بپوای شفیق — گردن خون گی در پای عدو غرق
سنی چب به قاسم گی منه سی کلام — گیا بیه خیمه بدی ای نیک نام
تو سی یاد گار در صلب مجتبی — گردن ایسی کیو نگه تخمه جدا
چو قاسم گیا خیمه بدی بخم گین کمال — یگانک به دل به آیا خیال
که نعوذ بالله حضرت حسن نی نگفن — گیا اسکو رکه اینی یادگار بجه
که چو وقت بچه کام بهای نبی — بزی نبی خرابی خواری نبی

دی بیاسی سی ہی بری جنگ اب — ہن جانسافی کو ترسی لون حمام اب
کیا باپ تیری گاہی باد پا .. — سوار اوسپہ ہوکی نوکر اب وغا
چڑھا باپ کی اپ پر کرے حیث — حمائل تہی تیغ اذر نیزہ بدست
قدم عون ئی ابجدان نہاد .. — مقابل ہوا صالح بدنہاد ..
کیا اک نیزہ سی اوسکو ہلاک — ہرا در دگر آیا اور ہولناک
زبان کی اون بہودی دراز — لیا مار نیزہ سی وہ حیلہ ساز
او ٹہی دا یکی نا بینی سی دو سی سوار — چہار رو نطرف سی ہری مار مار
بہت زخم آی ٹہی تن کی اوپر — زمین پر گرا دور ہوا بی خبر
کیا اوسکو خالدنی آکر شہید — جوا نمرد حمام شہادت خرید
چلا جنگ کو جعفر نبک خو .. — برا در غم کی نی سراسیمہ ہو
دی میدان یمی مرد نکی مرد نکی داد — کی اک مار مردود مار بہ فساد
کیا اون شہادت حمام — چلا اور علیہ عالی مقام ..
لیا فوج سی جا کی اون جنگ جدل — ہوی چند نیزہ نکی آسہ بدل

شنید این سخن قاسم نوجوان — چلد چیور دولش کو شیر زیان

لگا کہنی دولہا سی دولہن سیتی — کہان کو چلی نور چشم حسن

بدن بولی عروسی نکدا اضطراب — ہمارا نہاد راقیامت ملاپ

وہ بولی قیامت کو یاؤن کہان — کہا مصطفی مرتضی ہون جہان

بدن آستین اپنی کو چاک کر — کہا ہی یچہان بی بی تو نظر

چلد جب کہ قاسم بولی حسین — نہ اسطو جا گور کو نور عین

بکر کر گریبان کیا چاک چاک — کہا جا کی میدان مین ہو ہلاک

دو بلو نکو چیری کی ڈالدی دوش — فلک اور ملک کی گئی عقل و ہوش

کہا شہ نی چاچا سنی تیرا کفن — چلد موت کو نور چشم حسن

عروسی لگی رونی زار زار — ہر ایک یا کدامن ہوئی بیقرار

شہنشاہ ولی تیغ دلماس کر تنگ — بقا سم عطا کر دا زہر جنگ

بنہ فرمایا قاسم کو ای نامدار — ضعیفہ نسی کر جا لی تو کار زار

دو بیٹے سہے آیا وہ میدان مین — لگا کہنی اذکو وہ کہان مین

تو نعوبد کو سنو دل پر ہوا لی جیو — لکھا جو ہو دستِ بر عمل ٹالی جیو
کیا غور دل میں کہ ایسی بلا — نہ ادیگی ہم پر کبھو یا خدا
نیا کھول بازو سی بگڑنی لگا — لگا نیہ تو ہو مبتلا در بلا
کریں کو خبان شاہ بان سب دعا — تو کر جان حسینِ علی پر فدا
خوشی ہو ادھا قاسم نوجوان — سوادہ چچا کی طرف کو روان
کہا اسکو پڑھ لو گلی پر بنی شاہ — وہیں پہنچیں کی طرف کی نگاہ
اس جام قاسم کی بر لی کرو — جو ستہر ہو چیرا دو سر پر رکھو
کہا ان بصد فرمود کہ ای جان من — حسن مجتبیٰ گفت بنز ان سخن
بنی دختر سی منسوب تجکو کیا — نصیحت کوئی دم بنی لاؤں بجا
وہیں سایہ قاسم کو خیمہ بنی لا — لیا غون عباسی کی شمع کو بلا
یکڑھ ہے تہ پڑھ کی کا بولی حسین — کہ دی سو تب بنی تجکو ای نور عین
کہ اجب چلی تب اجا بو قبول — کہ ناگاہ نا پر سی آئی ندا
کہ شاہ نی جلد با ہر دن — کری کوئی میدان بنی آد غا

شنید

یہی کرتی ہی لشکر میں سب گفتگو — نہ آیا کوئی شیر کی روبرو

ہوا سمت خیمہ کی آخر روان — سنی اوس نے دل میں کی آہ و فغان

اوتر کودہ گھوڑے سی آ باشتاب — کہا ای عروسی اب تک اضطراب

صبوری کی چادر سر اوپر رکھو — خدا کی اور قضا پر رضا رہو

تمہیں اب سی ہون میں تمسی جدا — ولیکن کروں کیا خدا کی رضا

خبر سی کہ ایکا میدان میں — کڑی ہی لڑائی کو گھمسان میں

خدا کو میں اب سون بتا سون تمہی — جدائی کی طاقت نہیں ہی مجھی

چلا شاہزادہ سو حصہ بزدر — مبارز طلب کر دیا بیل زور

نہ آیا کوئی شیر سی ہر خبک — دلاور پڑا اوس اوپر بید رنگ

پھر اول چنا اول ملا کوئی — یمین و یسار اوس نے ہر سی کی

عمر سعد ارزبی کو بولا تو آ — کہ ہی تو جوانمرد شیر و غا

تیرا اب لیا نہ درم و دنس ہزار — جوان ہاشمی سی تو کر کارزار

دغا بولا عمر سعد خاموش رہ — یہہ عورات کیسی سخن تو کہہ

کہ ای نبی جیا پر جفا برنہاد
اد ہنا یا ہی کیا تونی بیداری فساد

ہماری سب اہل حرم پیاس سے نبی
پڑی ہی نبی بر خاک بیجانسی

کہو کیا ہی گا حد اگا خلیل
کہ کرتی ہو اولاد اونکی قتیل

اگر یہہ کفر دل کی اندر رکہو
عبث تم محرنا کلہ بڑہو

حسین علی ایک بیکس رہے
کہ جس پر کروہ یہہ جور و جفا

یہہ وہ پاک تن ہی کہ با صد وقار
نبی دوش اپنی پہ کرتی سوار

کہو لگا نبی سی یہہ سب با جرا
کہ امت نی ہم پر کیا یہہ جفا

لگا کہنی قاسم سی وہ بی حواس
کروجا کی بیعت خلیفہ کی پاس

سنان سلم نر ادی نی جب یہہ کلام
کہا لعن ہی ظالموں پر مدام

سنی تو نر جب ای دلیر و دلو
یک بارگی اسکی او پر پڑو

یہہ نی قاسم سرو گلباغ علی
عرب میں ہلن اسکی ثانی بلی

حسین کی جبین کا یہہ ہی تو خیال
یہہ لشکر اگر ہو گر زیب تلل

تو اسکی مقابل نہو شیر نر
کری لشکر شام زیر و زبر

ہوا بلکہ دل میں دلیر اسقدر — گویا شیر کی آگو آیا نظر

لگا کرنی نیزہ سی آخد و کد — کیا شیر نی اوسکی نیزہ کو رد

بجولان در آمد شہی نوجوان — جران مور غریدہ پیل دمان

خطای یکی نیزہ کردہ بدست — بسوئی عدو تاخت چون شیر مست

چڑھ آکی نیزہ کو سینہ اوپر — مشقی نی رکہی سینہ اوپر سپر

کہ کی کسقدر دل سی اوسی رد — گئی ٹوٹ قاسم کی نیزہ کی نوک

دبا پھینک نیزہ جوان مرد نے — لیا تیغ کو صاحب درد نے

مخالف نی اودہر سی کیا تیغ تیز — گری سر پہ قاسم کی ہو ہب ریز

لیا شیر نی وار کر بر سپر — ہوا دو رجا دو ہال دو ستار پر

اوسیوقت گھوڑا نی جو منہ لیا — رہی بر گرا سر پر نہ ہوا

بڑی بال رکہتا تہا سر کی اوپر — ہوا لشت خم قاسم نام ور

یکبارگی تہہ سی بال مردود کو — اوسہا نا رہی ہستی نمود کو

اوسیوقت گھوڑا بلکہ جو دن کیا — مخالف زمین پر پٹک کر دیا

ہزار و نشي بڑ تا ہون مين اکيلا — عرب مين ميري مردي پر ملا

ہرا کيو تا ہي کيون تو نا موسي ننگ — کہ جاؤن مين لڑ کي اوپر ہر جنگ

عمر سعد گفت بہ حسن کا پسر — تو اسطور مجھي نہاني نکر

اوسي تجھي بڑ تا نيٹ عاري — دلي تشنگي سي وہ لڑ جاري

پيا سا بہ کر تا ہي يون کار زار — وگرنہ بہ لشکر کو کر تا شکار

تو کر اسي لب جلد جا کر دغا — تبر اشاہ لي ياس سو مر تبا

وہ بولا عمر سعد کيا حال ہي — بہ لڑ کا ميري آگي کيا مال ہي

کري پارہ پارہ تو سو اوض سين — نجا ؤنگا قاسم سي لڑ ني کو مين

ولےکن ميري ہيبتا فر رند چار — ہر ايک جنگ کرني مين ہي اشتوار

کر دن ايک فر رند اسي پر تعين — کري تيغ سي قتل اسکي مين

پلا ايک بڑي اپني فر رند کو — مبدلي سي سلام اوس بر مند کو

چلا وہا نشي فر رق لشکر تا — رمين و زمان بر بڑ ا زلزلا

وہ ليري پہ قاسم کي کيجي قياس — نہ لڑ يا ذرہ دل کي اوپر ہراس

ہوا بلکہ

ز لی باپ سی زوني برد زلی — رکهی تنها بهت دل ملی مرد انگی
جب آباده نامرد در رزگاه — بکني شاهزادي ني او سپرگاه
لگا دستام دهني قاسم کی شبگ — او نهوني کها جب سگ دي شبگير
شقي کو سوا سنگي جو شي در خروش — چلد يا جو قاسم ني نيزه بجوش
ليا تيغ کو کنيک کر زنيام — کها دست تيزه لعين تا تمام
کها بهاگ نامرد ميدان سي — بريدي بهيدي وه گهانسي
وه بهوني عمر کي جو لشکر کي پاس — پڑه رحا جي راپ سي کها اس
ترتيبه کرده ملعون جهانسي کها — جب ازرق کي آنکهون اندهيرا
چلا پهير کها تا جو مار سياه — لگي ديکهي او سکي تهي سب سياه
در آمد ميدان جو عقرب مست — يکي نيزه چون مار پيچان بدست
او سيو قت قاسم ني نيزه ليا — او ازرق کي آکر مقابل هوا
پکارا سليمان کو ديوي سياه — که بيني لي جا نه بيني تباه
ترا تها ماني او نکي کا در دم شام — اب عم مخور ازرق تيزه خام

پیراده دی تا خارجی پر سمند
شکسته بوی استخوان بر بند

ادلی اوبی وه تیغ زیر آبدار
مبارز طلب کرد آن شهسوار

جوار زنی فرق کودیکلا تا کمر
کریبان جامه کیا تار تار

پسر دعوی کی باب کودیکلا کر
چلادی اجازت وه قاسم اوپر

کیا شیر مینی ای آکی اون رو برد
که مادر خوان توئی ای نیک خو

دیا اوسکی تین شیو دل نی جواب
برادر سی تجلو ملدون شتاب

کیا بعد ازدن ایک بزمگاه اور
سوا نیزه پهلو یعی جا در پار

چلا تیسرا دیکله اس حال کو
نگاهی بدشاه خوش فال کو

جو سخنان بهوده قاسم شنید
زنا نگاه از نبرد شکش دید

وه نیزه سوا ایشت یعی دار پار
جو ارزنی دیکها لیا اوسکی یار

اوتر گهوڑی اوپر سی کیای بچها
کریبان جامه کیا تار تار

نظر نی نگاهی اوپر سلدخ
چلا جنگ کرنی کو وحشی فلاخ

چهارم جو بیٹی نی دیکها پدر
چلا جنگ کرنی کو هو منتظر

نی

که فرستاد بهر تو ای نام دار ... که گردی به پیشش نبردی سوار
سواحل گرفتی به قاسم بیار ... بمنصب و شقی کی بری تا کی وار
کنون وقت نظاره کردن نیست ... بیا تیغ کوپال کز جوشن بیی
چو قاسم نی تنها بیا از میان ... گروهی چو ابری بیی از آسمان
بزد دو زاسپ و ز خیل بزرگ ... فرو ریخت تا بر حد مرگ
چو ناگاه آن ارزق تیغ دید ... یکی آه سرد از جگر بر کشید
بشهزاده گفتا که ای محترم ... بینی دیی اسکی قیمت هزار دینار
کرایی به تشمیر هین آب دار ... دیی اسکی قیمت درم سی هزار
کمانکشی به آیی تیری که تیغ ... اسپی دیکه آیی بکار دریغ
بفرمود قاسم که ای با وقار ... جگرمند تیری کی بی یادگار
کردن بکو ابن تیغ بی بی تمام ... کردن تیری بیرون به تیرا قیام
مه لبرق تیری دل بی آرا خیال ... سپاهی تو رستم بی مثال
چنان آیا میدان هین بر تنگ ... نبینی دیکتهایی تو لشکر خدنگ

شتاب آج بیونسی بلتاہی تو
یہہ اب راسمی جان لی گفتگو

شہنشاہ بی لہ تو او سنا
کہ بی حق بنی قاسم کی حق مین دعا

الہی یہ قاسم ہی تیرا حبیب
ہو شعر من اللہ فتح و قریب

دو لشکر چو زین گونہ بستند صف
بلدن نیزہ ہستی گرفتہ بکف

بر افراختند از دو رویہ علم
جہان پر شد از نالہ گاؤ دم

دو لشکر بہم بر کشیدند کوس
چو شطرنج از عاج از آب نوش

دو لشکر لگی دیکھنی جنگ کو
کہ کیسی بدلتی ہی رنگ کو

جب ارزق نی نیزہ کا حملہ کیا
جو الکردنی حملہ رد کر دیا

کئی دار بارہ سر مند نی
کئی دار سب رد خرد مند نی

سو اخشمگین ارزق پر ادم
تکا در کی نیزہ جگر اوسکم

پر از زخم کی اسپ مرد اور نی
پیادہ سو اشیر گیراں بین

شہنشہ نی کہا اے تہمتن جوان
کہ اپنی اسپ را تو لقا قاسم را بدان

چلا اسپ کو لی وہ فرخندہ خو
و یا حامی قاسم جوان مرد کو

فرستاد

کہی خلق ہمکو کہ دولہنی تری ۔۔ نہی اسکی گود کی زینت لی ۔۔
کہ پرتی نہی بی بہان زر و یان ۔۔ جو قاسم کا آنا نہو دل میں عیان
چلی دور ماجا کی پاؤں پڑنی ۔۔ نہی شرم سبی پاس ماکی کرنی
کہ ای قاسم اب ہمکو طاقت نہیں ۔۔ تبی ہجر کی اب لیا وت نہیں
اری دولہا دولہن یہ کرلی نگاہ ۔۔ تری دیکھنی ہی یہ مرو قت راہ
اری جواب کیون نکلتا نہیں ۔۔ کہ سب ظلم ہمنی سہیکا کہیں
لگی سونی قاسم کی ماور دیار ۔۔ لگی رونی دولہنی زار زار
کہا ماجی مار کر مت مرو ۔۔ صبوری کی چادر سر اوپر کرو
یہی لشکر کی کوچا ماہون لاچار ۔۔ کہ جی کرنی ہی مدبر آدر ے
یہی کہکی ذرا شی چھوڑ یا بزور ۔۔ چلا طرف میدان کی باگ موڑ
بمیدان در آیا شہی پہل زور ۔۔ تماشا گہی کرنی سب مرد و مور
لگا کہنی ای کوفیو پر دغا ۔۔ کوئی آکی ہمسی کرو رات و غا
نہ آیا کوئی جنگ کی پہل زور ۔۔ دلہا در لگا کرنا دل پہ غور ۔

درد اپنی تمگ دو پر کر نگاہ — تمگ کر نگاہ دیکھنی درد سیاہ
جگر اشہ نی تیغانہ پشت غنیم — چیری نی خدا رگ کو کی دو نیم
زبر زبر اتو سر نام مدد — سر شش زیر پا گنت دیا سر
ہوا دو نو لشکر اندر غلبو — کہ مارا اچانک فرشتہ نی دیو
چرخ لے اسیہ داد سکی خاسم دلیر — لیا اپنی گھور چھوا گوسی گیر
پھر آیا بنشاہ کی زد پر — پیادہ ہوا قاسم نیک خو
کیا پیاس بری کھلو گیر سی — وگر فر مجھی فوج نجیر ہی
اگر لب لگی شربت جام کو — کردن قتل سب لشکر شام کو
شہشاہ گفتا کہ قاسم حبیب — تیری خلر میں ہو دی کو ترا طیب
کہ جو وقت شربت کری نوش تو — کری غم اہم سب فراموش تو
جو قاسم نی رد ہوی خم کیا — ولیں آی آہ و فغاں کی صدا
بنی شرم سی سر نگوں ہو دی — کی بات اسگلی سی کہی
لگی ہی بڑی دیر کسکی کہنی — درد نو دلہا اپنی صورت بنی

کہ قاسم تمہارا زمینی میں پڑا ۔ خبر بیجو جلد میری بہن کی

جو در گوش شہ یہ خبر در رسید ۔ بکی آہ سرد از جگر بر کشید

اٹھا تاب آیا شہی کو بلد ۔ پڑا تہا جہاں قاسم خوں نقا

جو قاسم کو دیکھا پڑا کہیت میں ۔ بلد شیر دل خون میں ریت میں

جو دیکھا کہ بیٹی ہے سر پر کھڑا ۔ کیا نیغ سے دو کلی سر کو جدا

اوٹھا کر دو کی پیلی شاہد یں ۔ نہایت ہوئی دل میں اندوہ گیں

لئی دئی دو کی خبر اندر امام ۔ کہڑی بی تہی جہاں پاکدامن تمام

ہوا خشمگیں سنکی بی دو لنا کو بخشی ۔ کہڑی ہی روتی تہی بی بیان رنج و کشی

دو شہا یا سر دو کی سر دو شہ دکا ۔ لگا جو نہنی روئی دل پاد کا

لگی روئی دو لہنی زار زار ۔ ہر ایک پاکدامن ہوئی بیقرار

در نیغا یہ مطلوم یا در جلد ۔ در نیغا یہ سر پر کی چادر جلد

ہوا رنج کی آتش سی سینہ کباب ۔ نہ آنکسو نمیں باقی رہے قطرہ تاب

در نیغا یہ اب بولنا چہوڑ دے ۔ ہیہ ناگاہ مہتاب میرا گیا

کڑا ہی محلم دلر لیکر علم
دیکھن جاکی دونوں کو کیجی غلم

دیٹ ہپ قاسم چلد بیدریغ
بیکدست نیزہ بیکدست تیغ

سر ایای میدان بگردید مرد
وزان پس طلب کرد سر پیرہ مرد

پیادی کڑی ہوگئی راہ پر
سواروں نی حملہ کیا شاہ پر

جوانمردنی کہنج تلواریں
چہڑا اجہر چہڑا اجہر ہڑی مادکی

کئی شیرنی بیس پیادہ ہلاک
سواران بیجاہ دائی بیباک

جلا تور کر آہنی باڑ کو
لیا مار مردان خونخوار کو

چہار دن طرف سی اوٹھی یا بکار
جلی تیر نیزہ ہزاران ہزار

نہیب ہپ تیر دنسی رحمی ہوا
جہی وہ زمین پر گرا اور مرا

پیادہ ہوا قاسم ابن حسن
کہ ناگاہ حملہ ان پی آیا عین

جلی لیکی قاسم پہ نیزہ خبیث
کہن نام اد بیکا ستمگار شیث

لگا نیزہ قاسم کی سینہ اویز
سنبالن کر دانت لب پر دبن گذر

لگی لبت اد نسات سب زخم کار
یکبارا جز لو شہن نام دیار

کہ قاسم

مجلسی هم در شهادت حضرت عباس بن علی مرتضی شیر خدا صلوات الله علیهما

روایت کرین راویان خاص و عام — وفای ایک عباسی عالی مقام

شهنشاه کاوه علم دار تما — جوان مرد پیرزور خونخوار تما

شهنشاه کاوه بکله چهره ملول — کیا عرض سنلوای ابن رسول

پیاسی ہیں اہل حرم سب تمام — منی کچه مجهی زندگانی سی کام

اجازت مجهی دی سهی نام پر — میں لاتا ہون آب مشک بانی سی پر

امام زمان این سخن چو شنید — یکی آه سرد از جگر بر کشید

ورا ان بعد گفتا که ای یک خو — پدر کی مجهی یاد گاری ہی تو

برادر برات تو بشتم قوی — درین دم ز چشم کجا پروی

لگا کہنی عباس تشنه جگر — که شاه تشنه لبان را نگر

کوئی دم میں لاتا ہوں پانی تلک — به گهگر ہوا جاری آنکهون سی اشک

کیا شاه نی پهر به مضمون تو — که اول تم ادنکو نصیحت کرو

اگر دی نمانی کرو ادنسی جنگ — لیا شیرنی اسپ کی کهینچ تنگ

کہائی غربت بیچارگی بیتی
کہ جلتی دلتی رہی دو دلہن

چلا ہے تہ دولہن کی لو سونا
اور پٹی جاتوں ہے سر للہ

دگر خموشی ہے تہ رنگلن کی
کہا ایسی مہندی مجھی ہی سوی

حسنی جب یہ دولہن کی مرہی چلی
لگی رونی سب یار سایان تمام

دریغا رہی رب ہنی پہاتی
عینو لگا لوہو ہنی چاتی

حسن مجتی بجھا ہوا گل چراغ
پڑا ہیگا غم کا کلیجی میں داغ

لری قاسم اب ہاتھ سنی بول
لری پیاری رنکیان در ہی کھول

لری کیون ہنی بولتا سب شکر
کہ ری ہیگی دولہن در در کنظر

وہ ہنی ہی در روکی اسرو دولہن
کلیجا کٹا جی نکلتا نہیں

جو او سو قت نی ہیں ہی جان بکتی
تبسم لبہ سوہو جان بچتی

حسن کی چمن پر ہوی جب خزان
لگی رونی سب ساکن و آسمان

پڑا زلزلہ در زمین و زمان
ہوا زلولہ در زمین و زمان

خدایا طفیل شہید علا
وجہ کی تو کر جا تیں سب روا

ہوا سنکی عباسی دل میں خفا
کہ یہ لای مشک آب اتنے فروت

سنی کی انگیان تہی دو ہزار
لیا سب نی عباس کو گیر کر

کہ ای قوم سب جوک لب ترکرین
کمر باندہی ہی تمی اسلام پر

کہو کونسی دین میں ہی روا
پیاسی تڑپہ کر ہوئی سب شہید

بہ سنگر لگی کرنی آوار گی
بیارید تیر از کمان سران

سراپای میدان بگرد بر برد
لگا جنگ کرنی وہ شیر زان

سوار دن نی ہر طرف حملہ کیا
کہا ہی یہ کب تردمی کا منشان

جہ تا اسپ پر اور چلد نہ یک ذات
پیادہ بہت اور اسی سوار

بہکنی لگا دنیای وہ شیر نر
نبی کی گرانی کی پیاسی پرین

نہوا ایسا کافر کوئی سخت تر
ندد قطرہ آب لشکر پر جفا

جواب اسکا دیگا آخر یزید
چلی بانسی تیر یکبار گی

ازان سو عباس از ہر طرف
دگر ان پس طلب کرد مرد نبرد

لی مار جو تحوار اسی بوان
ندی کی طرف شیر کو جا لیا

چڑھا اسپ پر آیا میدان مین — یہہ فرمایا آکر کی گھمسان مین
کہ ای شاہ یو کو فیو پر حق — یہہ فرمایا تمکو شہی کربلا
کہ پیاسی ہین عورات اطفال سب — اگر ذیوی پانی تو تر ہوی سب
دگر چاہی ملک تمکو تمام — مدینہ دیکہ دگر روم شام
ہین یہہ ملک سب چہوڑ کر اچلا — نہایت وسیع است ملک خدا
یہہ سنکر کی ہوگئی سرنگون — کی دانس کی کہنی لگی یہہ زبون
برون آمد از فوج شیث و حجر — کہ اسن لی ای مرتضی کی پسر
اگر جان چاہو تو مت کر دغا — واللہ نہ میدان ہی اور کو
ادلی الامر سی تم جو باغی ہوئی — آ باشاہ سی کر کی تاغی ہوئی
غضب کہا کی عباس اوسکا برا — جو کی ہین سنا تہا سو ایسی کہا
حسین علی آپ دیدہ ہوا — کہا ای برادر خدا کی رضا
او سیدم یہہ خیمہ سی ای ندا — کوئی دی ہمین آب بہر خدا
بغیر آب طفلونکو آتا ہی غش — چہا روں طرف العطش العطش

لگاتیر آشک میں ناگہان ... ہوا آب سب نام پیتی رواں

لگا کہنے حق سے بدرد و تعب ... کہ افسوس منصب رہ گیا شہ لب

عجب ہی خدایا تیری ذات پاک ... ہوا خاندان نبی سب ہلاک

کہ تنہا کربلا شہی نام دار ... لگی دار کرنی ہزار دل سوار

نہایت ہوا شاہ زخمونسی چور ... دیا جوڑ نی آشرا با طہور

دیا روح نی عرش کی راہ لی ... شہنشاہ نی دردسی آہ کی

کہ ممکو گیا وہ علم دار چھوڑ ... گیا بھائی برادہ غم خوار چھوڑ

یہ سنکر ہوا جاری آنکو نسی اشک ... گونا بسمل گیا تنہا وہ ان مشک

ابن مجلس حضرت علی اکبر ہم در خل شہادت حضرت عباس ہے

روایت کرن راوی رہنما ... رہے اکبرا صغرہ زینبا لعبا

شہنشہ نظر کرد ہر چار سو ... ندیکہا برادر کوئی جنگ جو

لمرادہ کنا شہ نی سنکہ کو ... لیا کلیج اسپ کی تنگ کو

علی اکبر آکر ادب سی کہرا ... ادب سی پدر کی قدم پہ گرا

بلٹ کو پڑا اسقدر فوج پر ... گویا بادو دریا کی موج پر

جوانمردی اپنی فوج کو پہیل کر ... بڑھی اپنی دریا سب کو پہیل کر

جوانمردی اپنی لب تر نکی ... ہر ایک کی دہان تشنگی یاد آئی

ادہر مشک بھر خوب پانی بھرا ... ادہر مشک گھوڑی کی ادہر چڑھا

سواردن نی دیکھا چلا مشک لے ... وی بدبخت شامی یہ کہنے لگی

کہ خیمہ میں بیجا سب مشک کے آب ... بلادی حسین علی کو شتاب

دردلب جو پانی سی سیر اب ہے ... کسی جنگ کے طاقت و تاب ہے

ہمہ سنگ پیادہ دلی گیر اوبا ... سواردن نی عباس کو جا لیا

لی مشک کرنی لگا شیر جنگ ... کہ جیسی بڑی بابی اوپر پہنگ

دہن آلی لو فل بہ تیغ ستم ... کیا دست ہے تہ کی تنی قلم

ادہسو قبت عباس نی الزبر ... لیا مشک کو بائیں بازو اوپر

لگا جنگ کرنی وہ ہر چار سو ... کیا دست چپ آپ کا روبرو

جوانمردی مشک پانی بھری ... سنبھل کر بہ پیٹ مبارک رکھی

کہ ای بی کیو یہ سکینہ تمہی سے جو روتی تھی
خبا منے نبی کا وہ عترت کی
سکینہ بھی روتی زار زار
شہر یا حسین تربت ہوئی بیقرار
کہ تھی اکبر اب تو کہاں کو چلا
نہ جا بولو لڑائی کو بہر خدا
علی اکبر سب سنی یہ خبر
رضیان رضیان بحکم خدا
دوپٹہ اسپ میدان میں اکبر آ
درخشان ہوئی نور سی کربلا
دو زلفیں تھی چہرہ پہ جوں مشک ناب
رخ اوسکی سی تھا جرعت میں آفتاب
روایت یہ کرتی ہی بی زینب
کہ تماشہ اشارہ پہ بس کا جوان
یہ بیبی بڑی تھی گویا در کربلا
وہ اکبر کو آ دیکھتا تھا ذرا ذرا
محمد کی بیٹی کا تھا جسکو شوق
وہ اکبر کو آ دیکھتا تھا ذرا ذرا
سخن کتنا جو خوب وہ خوش لقا
گویا بولتی تھی نبی مصطفی
عجب خوبصورت تھا وہ نازنین
منور ہوئی کربلا کی زمین
کئی دیکھنے صورت کو اوسکی تھی
کئی خوف سے چشم پر آب تھی
نگاری لعینی کون تھا سوار
کہ دل ہو گیا دیکھکر بیقرار

کہنا مجکو ہرگز کی طاقت نہیں .. جدائی تیری کی طاقت نہیں

ہوا غم کی آتش سی سینہ کباب مرخص کرو مجکو عالی جناب

مجھی اپنی ہمراہ تم لی چلو .. نبی تو رسول و علی کی بہو

یکایک ہا بس پھوپھی کہا .. کہ ای پسر جنگ کو نہ جا

سکینہ بانو رینت علی کی بیٹ رہی تہی سکینہ گلی سی چمٹ

تمہاری تما عورات کی بات کو سمجھ کیا جو رانی لگی ہے تجھ کو

تمہی کربلا سی کہا ای امام مجھی جنگ کی آرزو ہی تمام

تمہاری سوا زندگی ہی خراب مجھی سودی رخصت ای عالی جناب

تمہی جہاد در باب کی ہی قسم .. مجھی حکم دو ای شہی محترم ..

جو دیکہا کہ لاچار کانپن لگا سوا حشم تر سر و تن لگا ..

سلاح اور سلب اپنی ہاتھوں لگا سہ دی باپ چاچا کی شیر دعا ..

لی رخصت سوا اسپ پر سوار چلا جنگ کی کر دہ گلو دار

یکایک لگی رکاپنی لگی باہنی لگی کہنی اے شہی فرد النسا

ای

کنایی انگوٹھی کردن تحسنی قول

زنانی کہ لیکر چلا پر دغا

ترسندی ہنر رد کردیا

ز نیزہ ہم حملہ آور شدند

کہ جا ہار امرد دیکے پشت پر

ترسیہ کردہ نامرد جان سی گیا

گئی تیغ سی شاہ نی ذی تمام

علی کی چلی ہے تہ سی ایک تیغ

شجاعت پیر شہزادہ کی آفرین

عمر سعد کی فوج سب ہولناک

برد ارک مضبوط مہراج بہادر

چلا جنگ کو لیکی تیغ بردار

کنایی حیا دار نیزہ کا چوک

انگوٹھی نہ [illegible] ہی ہمائی امر جل

کیا دار حیدر کا کبر پہ آ

اور ملعون طاری پہ حملہ کیا

تو گفتی دو شیر دلاور شدند

سنان پشت سی آ ہی نا برگذر

دو بیٹی تہی مرد و دیکی چلا

پہر آ ہی مقابل کی اہل شام

کیا تیغ نی سر جدا حیدر بیغ

کہن تہی فلک پیر ملک جور عین

گئی ڈالنی سر پہ جوڑ دو خاک

دہ امرا تہا از لشکر اہل شام

کہ تہا شام ہین اوسکی نیزہ کا شوک

کیا شیر دل نی وہ نیزہ دو ٹوک

کہا نام میرا پی اکبر علی ... میرا باپ دادہ خدا کا ولی ..
حسین علی کا میں فرزند ہوں نبی کی جگر کا جگر بند ہوں ..
ہے سنگ نہ آیا کوئی ہر جنگ اوتہا یا صف دشمناں چیر تنگ
یکا یک اوتہا فوج سی غلغلہ ... چلی ہر طرف سی ہر اک جا گلہ
گئی پہلوان ہماری اوتہاں چوک مقابل ہوئی شیر کی کیونکہ چوک
خروشاں و جوشاں شہادہ گلدن ۱۵۰
وہ شہزادہ آیا شہنشاہ پاسی کہا ای پدر جنگ پر پیاسی ..
اگر پیونی کو میری آب ہو کسی جنگ کی طاقت و تاب ہو
نبی کی تہی شہ پاسی انگشتری کہا سنکو کر شہ نہی خوشی احتری
انگوٹھی لگا جو سنی نوجوان در آیا میدان جو شیر ژیان
نیہ فرمایا جا کر میدان ہنی ... کوئی اوسی مرضی کو گمان ہی
عمر سعد بولد ای طارق جوان دیا ہیں تہی موصل ای پہلوان
وہ بولد کہ گر مجکو موصل ندی سر خون ریزی نا جی کسی ادبری

او ستر اسپ بسی شهسته نی چو نی چین
لعل مینی نیلا تر تا زبن

شهنشه بولی که ای دل فروز
که بسی ما بهن کو تیرا درد سوز

فدوه بول منه سی ای شیرین زبان
که احوال ما باپ سی کر عیان

اری نور چشمان کهان کو چلد
که اظهار کر باپ سی ما جرا

ای اکبر ترا ما کا احوال هی
بهت درد غم سی مه با مال هی

مه آواز اکبر کی بهونچی بکوش
ذره کهون آنکهو نکو آیا بهوش

لگا لنی ما ستی یون خوش لقا
فلک کے بهو نچی بهنی گی دروازه وا

ز فردوس تا کر بلد کی زمین
دو در سته کهڑی بهنی گی آحور عین

اشارت دیی کرتی بهنی بری طرف
که جلدی سی آ ای علی کی خلف

مرا جد کهڑا تا سی آبو تراب
او ری دو دوه تو تمنی جام شراب

لبون پر مری تشنگی هی تمام
به کهتی بهن مری بنی تک تا م

که اب آ تا نی باپ تیرا شتاب
سر کها بی دیم او سکی به جا م آب

بهنی کهلی خنجر برین کو چلد
مرا تب کا جگر غم الم سی بهرا

کشید از جگر نعره حیدری
غضب یعنی ایک شیع اوسکی سر پر چڑھی

کہ گویا فلک سینی بجلی پڑی
دو پارہ سوار زین سی جا اڑی

چلا ابن نوفل او ابن طفیل
نشینہ دو ہزار اوسکی ہی خیل دخیل

لیا گھیر میدان میں نوجوان
اوسا لیچلا شاہزادہ عیان

ہمکا کردی دو ہزار ایک سو
نہ آیا کوئی جگر کو روبرو

چدر پاسی آئی کیا العطش
کہا ای رفیق آب کو ترکش

چلا سوکی رخصت کو یا شیر حق
یکی حربہ پہلوانی بدست

اوسا لیچلا ایک تن فوج کو
دیا پھر دریا کوئی موج کو

سر اوڑتی تہی نلوار سی لخت لخت
گویا یا دسی سو دیکھیا چڑ درخت

لگاتی تہی سب دو رسی دی تر
گرا اوسکا گھوڑا علی کیسی بین

پکارا کہ بابا خبر لی جیو
ملا خاک سی خون میں ریت میں

یہ سنی یا الٰہی کہ حضرت امام
علی اکبر آیا کرم کی جی

لی ای کی جا بی بیان تہی تمام

دریں وقت باقی نمی ہی کوئی
تیری ذات کا آسرا ہی ہی

سہ بڑی لعبا ہی سو نیچا دیں
دی سی تب کہا ایک سخت آزار

ہمچی مار کر جنگ کو ہم چلو
کہ بعد از تیری ظلم ہم پر نہو

تبری بعد ہو زندگانی وبال
ہمارا مخالف ہوا بال جان

ہوا شہر بانو تکو جوش آخر دشی
فلک اوپر ملک کی گی تحمل دشمن

سکینہ لگی کہنی ہو چشم نم
ہمچی پہلو مارو شہی محترم

بفرمود آں کرد ناج دار
کرو صبر ای بی بیو اختیار

کوئی دم ہیں یہ بڑھی ہو گی ستم
تمہاری اوپر بڑھم الم ہو عظیم

سکینہ بگفت ست دلدار کرد
ہر ایک لد سکی حسرت ہیں حاضر ہو

سر اوپر چادر اوڑھا رو نہی
طمانچی منہ اپنی یہ مارو نہی

بری حال پر نمکو زد ناظر دور
مردی نہا ہندہ بی بی غرور

منہ پہ شکر لگی رو نی بی بی خانم
کہو یا ذبیحہ ہی یکہ و تنہا

لگی رو نی جد سیاں مرا ملک
لگی رو نی حور پریاں ملک

لگی سب جرم کرنی آکره و خفان — ہوئی شہ کی انکھ سی آنسو روان
حسین علی کا ہوا کل جرم ثابت — اسی غم سی بی دل میں للہ کی دار
کہ ناگاہ ملی خاک میں ذات پاک — اسی غم سی کل کا کریاں ہی چاک
لگی رونی سب بی بیان ذرد نش — گیا شہر بانو کی مسرت ہوش
الہی طفل علی کو قبول — دعا مجہ گنہ گار کی کر قبول
وجہ کی رہی زندگی جب تلک — نہ محتاج کر اوسکو زیر فلک

مجلس دہم در شہادت حضرت علی اصغر و دل نشام در شہادت سید الشہدا صلعم

رو دیت بہ کرنی ہلنی رادی تمام — کہ باقی رہی ایک حضرت امام
او ٹہی بہ چاروں طرف سی صدا — کہاں ای حسین اگیر بلا
جو ابن علی پیش و پس کس ندید — گئی آہ سر اوز جا بر کشید
تمنا عجب دل میں تہی تاج دار — رہے تو اکیلا حسین ایک سوار
سلاح و سلب اپنی تن کر اوتار — گئی بی نگاہ سر در نام خود
کہ فرمایا تم نجہ بر ستادہ نوں

یہ پیاس تو بجھائی اصغر علی
جز آب کچھ نہ دیکھی ہی گلی

جری پر ہی عجب پیاس ہو گئی
گیا اسکی مادر کا سب دودھ سوکھ

وہ آب ہوئی تو لب تر کری
یہ معصوم مظلوم پیاسا ری

پکاری سبھی کو فیاں ای سعید
کہ وحابی بعت یہ پیسی پڑید

کہ اسوچہ ہتی نہا جبدان شیر
کہ ناگاہ چلہ ایک ظالم کا تیر

گلی ہتی لگا تیر معصوم کے
بہا خون ز حلقوم مظلوم کے

ہوئی کنج جولی شہنشاہ کی
نپٹ درد سی شاہ نی آہ کی

پر از لشکر لد در زمین و زمان
ہوا دلو لد در یکین دھکان

چلی رد تی یکی فرزند کون
کہ اصغر ہوا تشنہ لب غرق خون

صبر کسطرح ہو ازین درد و تاب
جگر ہو گیا غم سی سارا کباب

گلی سی لگا کر لی آئی امام
جہان پاک دامن کٹری تھی تمام

نپٹ غم سی کہتی لگی ہدین
کہ بی نا توں اسی اسی اصغر کہتی

حرم سی لگی ہوئی رخصت امام — کیا کیسو نیب بدستو تلو سلام
سبہ کہہ اسپ موڑا انطرف خیم — حرم سبی اوٹھا شور غوغا عظیم
سنبہ فرما یا پھر کی کیا شوریی — مگر دد شمنو لگا اودھر تروریی
لگی کہنی سب یا کدامن تمام — کہ اصغر علی ہی پیاسا امام
گیا دودھ دریا ستان سی سوکہ — پیاسا تریہ تا ہی لو رشہ بہوک
اگرچہ پھر کپی ملنی بیا سی سبہی — ولی نیم جان ہی یہ اصغر علی
ہمارا غم سی سنبہ کیا ہے — نہ آنکسو بنی باقی رہی قطرہ آب
سبہ احوال سن شاہ خیم ملی آ — لیا گود مانی اسب اوپر بٹھا
لی آئی میدان سی کر بلد — لگی کہنی ای دشمنو بر جفا
کہ ای مخزم دب ہم خدا سی ڈرو — یہ معصوم مظلوم پیاسا اسی مارو
اگر بنی تمہارا سون تقصیر وار — سبہ بیجا زدہی پیاسی سی سقرار
کیو ایسی معصوم نی کیا کنا — خدا سی ڈرو کو غیو بر جفا
سبہ چونا علی فاطمہ کا جگر — کہ مصطفی کی جگر کا خنجر
کہ بیاں

کہلاؤں کیسے میں علی اصغر علیہ السلام کی گود میں

نبی کی گلستاں میں آئی خزاں ۔ ہوئی گل کھلاب اور صنوبر نہاں

نہ جہائی نہ فرزند و خویش اقربا ۔ رہے ایک بیمار زین العبا

دریغا ہنی آج خیر البشر ۔ اکیلا رہے فاطمہ کا جگر

اگر ہو آج صاحب ذوالفقار ۔ خدا کا ولی شیر پروردگار

اور گر زمانہ تیغ سی سر ایک لخت ۔ کہ جون باد نسی ہو دین بیت جگر درخت

اگر ہو دی اسی معرکہ میں حسین ۔ کری سر جدا اند بر دشمناں

اگر اسی جگر فاطمہ آدتی ۔ ۔ ۔ ۔ نجانوں کیسی بلا لادتی

شہنشہ ہو دلگی اندر غموم ۔ چو گل گشت پژمردہ زباد سموم

غریبی لگا یاد گر نی غریب ۔ کہ یارب مصیبت کسی نہ نصیب

نہ جانوں میری بعد کیا حال ہوگا ۔ مصیبت زدہ دلگا جملہ اہوآں ہوگا

حکم خدا تیں بیمار سنیے ۔ یکی غم ذدیم سخت آزار سنیے

سب اہل حرم کا خدا آدر رسول ۔ گئی باغ نبوی کی سب پھول

مگر کنیز کا بیٹا ہوں ای غریب — ہوا سگا اصغر کی کوثر نصیب
یہ معصوم ہی بی اسی در کنار — بہت لگ لگی رونی زار زار
کہ دادی نی شربت پلایا اسی — بہت پیار کری بلدیا اسی
یہ نوحہ کرا در نہ نالان کرد — بری بتل کی فشطر سب رہو
بری بعد ہو دیگا تم پر ستم — صبر لیجیو ای بانوی محترم
صبوری کرد در ہزد بنا دہیو — ہمیشہ خدا کی عبادت کرد
بنی جا تا ہوں مرنی کو ریا بری — بری بدی کرین ہن گی آولاد کی
بری بعد ظالم ہوتم اسیر — تمہارا بنا ہی بلد کا خمیر
یہ سنکر گئی شہر بانوں کی ہوش — لیا در اصغر علی کو بدوش
نہایت ہوا شفقت ہو سید روی — یہ ہر آنہ اہل حرم کی ہوی
کہ امشی طوبی ہی آج اکبر گیا — یہ اصغر پیاسا تڑپہ تا ہوا
گئی شہر بانوں کی ہوش ای زدماغ — کہا ہو اب ہو گیا گل چراغ
ای اصغر نہ بکھی ہیں تیری مراد — رہی کھی رات دن مجکو یاد

کلاون

لگی رونی سارے اہل حرم
کہ اب ہمارا ہی حافظ کریم خدا

بہت گاہی بری طرف سے کفیل
لگی رونی یا کدا من تمام

نکل آئی خیمہ سے بی بی بیان
ہوا غم کی آتش سے سینہ کباب

نظر آتی ہی مخالف کی غول
کہ گاہ کبھی ساری خوشی و تبار

بری بعد ہوتی ہم خراب و تباہ
حسین علی سخت بی تاب ہو

ہر ایک کے منہ کو لگی سسکنے
اور رونی لگا وعدہ حشر کا کیا

رونی کر بلا کی لگی کان میں
مبارز طلب کر دو جو بہرام گور

جو ہمکو نہ ہووے ابی شہ محترم
کہ لی سلیمان والی سب خلق کا

کفی حسبی اللہ نعم الوکیل
تسلی دلاسا کرین تہی ایام

کہ ہی ہی خلی سرور انس و جان
نہیں ان پہ کتی ہوی ہیا سونکو آب

قیامت کیسی دل پہ آتی ہی ہول
رہی ہو سو تم اب کرو کار زار

ہماری ادہر کون ہی تماشاہ
لگی رونی چشم پر آب ہو

اور رونی لگا وعدہ حشر کا کیا
رونی کر بلا کی لگی کان میں

مبارز طلب کر دو جو بہرام گور

دیکھ کر تو نام بدر کو دلعب ۔ ہنس کے خلد ہوگئی علی کی سبب

مجلس دہم در شہادت حضرت امام حسین ابن علی مرتضی رضی اللہ عنہما

روایت یہ کرتی ہیں جب شاہ دین ۔ اکیلی رہی دل ہیں اندوہگین

ادہا لیکی شبرہ کو زین العبا ۔ لگی ضعف سی کہان نہیں دست و پا

حسین علی دیکھ در اشتاب ۔ کہ ای جان بابا نکر اضطراب

میری نسل تجھ سی رہی جنگ ۔ تنی میری ہیں یک مے کی رنگ

یہی سب علم باطن کا مجکو دیا ۔ کہ سب عارفوں کا تو ہے پیشوا

بہتا یا بسند تبرک منگا ۔ بہتا کر اوسی کی اماوت عطا

بفرمود ای نور چشمان ما ۔ بہ سو نبی سب اہل حرم با شما

بہ کر کی نصیحت منگائی صلاح ۔ کہا جنگ کر ابی مجکو فلاح

کہ لی پہر جامہ یہ بصری قبا ۔ نبی کی عمامہ کو سر پر رکھا

علی کا محمد بندہ ہے مجھ ۔ سپر پر محمد کی لی پشت پر

حمایل کمر میں وہ کی ذوالفقار ۔ ہوا ذوالجناح اوپر اوسکے سوار

لگی

عمر سعد اور کو فیون نی کہا
نہیں کوئی حظ ہمنی ہمکو کہا

دکھائی شہنشاہ نی خط تمام
کہا تم نہیں جانتی ای امام

کہا تم عجب طرح کی کلمہ گو
کوئی تم مشرک و کافر ہو

بری قتل کی ہمکو ہی جستجو
مرا خون روا کب سوا ہی ترا

نبی کا جگر ہی پیاسا کباب
ہمارا تمہارا حشر کو حساب

یہ سنکر لگی رونی زار زار
گئی بی حیا ہو سب کا رزار

یہ اہل حرم ہو ئی پیاس بہوک
گئی مرد میدان اور سان چوک

لگی کرنی کتنی گریبان چاک
لگی اوڑانی لگی تہ سی سر پہ خاک

عجب فوج ملعون کی حالت ہوئی
ہر ایک کے دل اوپر جو حالت ہوئی

لگا شمر کہنی کہ ای عمر سعد
کوئی دم میں ہوتا ہی ہم پر فساد

یہ کہکر وہ شمر سی باہر ہوا
لگی کہنی چیرہ شبہی ہو بلا

چلو لی چلینی تمکو پیش امیر
کہ عبد اللہ زیاد ہے نام شریر

کہ وہا کی بیعت ید بیت یزید
رہو گی عرب میں نہیں ای سعید

THE UNIVERSITY OF MELBOURNE

Library Digitised Collections

Title:
Jang nmah-yi Karbala

Date:
1278 [1764?]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23316

File Description:
Part 3

لگی کہنی ای کو خیو پر خفا
کہ ہی باپ میرا شہید لافتا
اور مامیری تحقیق زہرا البتول
چچا باپ میری کا حمزہ شہید
کہ ہی سیر ہیں جسکی خلد بریں
میری باپ کی حوض کوثر کا حام
کہو کس سبب خوں میرا حلال
ہیں سب میرے باپ پانی کی سب جانور
بجا لاتا ہوں فرض حق کا مدام
اری کہہ خیو شنا ہو بی تمیز
کہ دو ہو کی اسطور مجھ پر خفا
ہیں سنوال ہیں خدا سے نہ ہما
ہیں مقبول ذبیحی کی تم کو خبر

بحق نبی میرا جد خیر الوری
برادر کہ دیں ہی حسن مجتبی
کہنی جسکو بضعہ منی رسول
دو میرا چچا ہیگا جعفر شہید
عرب ہیں کوئی اونکی ثانی نہیں
طلب اوسکی رکھتی ہی سب خاص و عام
پری دشمنی کا تمہی کیوں خیال
نبی کی ہیں پیاسی جگر بسر
کیا جھوٹ حق کی پسر اسپر حرام
بہتر لی مار میری عمر پر
برابر میری تم ہیں ہی کون
تلا باجھی حط اوپر خط کیا
کہ دو ہو دعا کرتم بسر بسر

بگفتا سلام علیک ای امام — شهنشاه فرمود علیک السلام

ازان بعد فرمود که ای تهمتن — کجا آمدی بودی این وقت سخت

که مظلوم بیچاره هون بس غریب — مصیبت لکی میه میری نصیب

کی نام برادی ر غفر غلام — ندونم کوین آ یا نمیاری امام

که ایک وقت بینی شاه دلدل سوار — که کمی جا نه بیر العلم کار زار

مسلمان هوی دیو بیریان تمام — بری باب کاشه کیا انتظام

مرا باب اون سب بگاشر دهر نما — وبعد از ید بینی نهی مهتر سوا

که او سی شاه کاسم بیر دلیر — میرا دیو بریون به فرمان هی

اگر حکم هو جنگ کا مجکو اب — کروں ار سنگدیو بریان طلب

که ناگاه او دیهی که بلد سی بلد — هزار اون تن دلکا کوه نما سر جدا

بری جبل کو او سو قت آرام هو — غلامی میه مجسی مرا نجام هو

همیشه نی انسان نی هر ضعیف — تمهارا نهایت هی جسم لطیف

که اونکو نظر آدمی نحم نهی — کرین کسطرح به ر تیغ کمین

وگرنه تهمتی هم کرنگی تلاک
سر خود فرو برد حسین رام
کزو راسی او بر و دار یکبارگی
کی تنها گرفتند یک سر بجنگ
بیارید تیر از کمان سران
یکی یک چلی تیر بنده هزار
نهایت بودی مفصل بی چیا
چهی گرد بین او دی جانور
برحمل آمد از گرد و گردی دیر
یکی گرد پیدا شد از روی دشت
بهر بیعت عزم صیر سان بیر
با مثال او در زمانه بسوار
برآمد از آن گرد سواری دلیر

بیرا سی زخم کنا گردگی بخاک
عمر سعد گفتا کرای اهل شام
لگی لشکری کرنی آوردگی
بر ایشان یکی حمله کردند تنگ
ازان سو برین سمت از هر گران
نه آیا شهنشاه بر زخم کار
که ما گاه گرداد در غبار یک ادی تنا
نه آتا تها هرگز کسو کو نظر
به تی زنده پیل و بدل تیر شیر
گران کرد روی فلک تیر گشت
که در زد دول بسیر حریم تیر بر
سدید انت گردون نه این روزگار
سر دستندان ن با این چه شیر

بگفتا

اکیلا ہزاروں سے کرتا ہی لڑائی تو
تمہیں عہدہ برآ ہو ای تیرے خو

شہنشاہ فرمودای بیوفا
کیا شما آدم با شما

بہت منی کی تمنی بیچارگی
کیا ظلم تمنی تو یک بارگی

بری اگر با او رخویش و تبار
لی یار بمنی کرد کار زار

شماری بیاری ہی درمیان تیغ
بیہ کیکر کیا نعرہ بند تیغ

او دی کہنے کر دو الفقار از غلاف
چو از ابر بیرون جہد برق قاف

غضب سی وہا او سکی سر کو لوڑا
تمیں کا سر سو خدم جا بر ا

او سی مار کر دشمنوں پر چلی
کہی آئی چون ابر بیوکی گلی

بڑا زلزلہ اسکے حوج پر
کہ جون باد در باؤ کی موج پر

ترسبا تہنی تہا بڑا پہلوان
لگا کر نی غصہ شمر تنگ

کہ ای کو فیوشا میولی جیو
نہنی رکہتی کچہ مردمی کا نشان

کہ تم ہو مصلح بجندین نزر
گئی بہاگ تم دنکہ کر یک سوار کر

رہو تم یہی جا ما سون از بہر جنگ
کردن تیغ سی قافیا اسکا تنگ

اور اسطور کا جنگ کرنا عذرا سے

یہ کی عرض رغفنی ابن رسول
کہ اس ظلم سی عالم قریب ہے خراب

ملک نی مارا تہا کفار کو
بدبی ہوی تہی فرشتہ نزول

یہ فرمایا لینجی تہی حق پاک نے
ملن اسطور ماردن سنگسار کو

خدا نی میری کی شہادت نصیب
لڑائی تہی تب شاہ لولاک نے

کہا صورت و شکل آدم کرین
تو ہر جا خدا در اسطی ای حبیب

اگر یہ کری قوم ہمکو شہید
مقابل ہون اوکی کرین اور یرین

کہا شہ نی اللہ جبرائیل کو
ہمین خلد مین ہووی در جا مزید

مجہی حق کی دیدار کا اشتیاق
دلم زندگانی سی بیزار ہی

مرخص ہوا وہ ہزبر دو قسم
بلدقات کا آج ہی اتفاق

کیا وہ سوار اور مثارب غبار
جلد غم الم سی ہوا حشیم نم

یمیم اپنی محظ زار کی شام
کہ انہا بمیدان شہی نامدار

کہ بہیجی ہمجی و خوشی دتہار
لگا آنی کنی بحضرت امام

تبری کلمہ گی ہین گی سب دوستدار

الیلہ

زدہا اسپ کو موج او بر جلاد ۔۔۔ زمین آسمان بر بر آذر لرزید

کہ شہری نہ سب خبر در تنو ۔۔۔ مبادا اسپ صف چیر گر بار تنو

سواگر سپہ بانی سپی اسپ حلقی تر ۔۔۔ کہ ای فوج ساری کو زیر فذر

سواردن نی حملہ کیا شاہ پر ۔۔۔ پیادہ کہ ہی حسر پسر راہ بر

تہی دین کی کہ تونسی در کار زار ۔۔۔ چلی ایسی کہ نیغ آبدار

کہ او طی تہی سر ہمچو برگ خزان ۔۔۔ سو اخون کا ایک دریا روان

کیا لشکر شاہ زیر و زبر ۔۔۔ او ہا اسپ سو نی دریا و بر

بہ چای تہا وہ شاہ فرخندہ خو ۔۔۔ کردی یا نی کہ بلکہ او ترک کو

ولی پیا چاسی اطفال کی یاد کر ۔۔۔ نہ یا نی سی کیا رہنا حلق تر

اسی بین لگا راتہا ایک رستہ خو ۔۔۔ کہ پیتا ہی کیا یا نی ای ہمکار رو

درہ دیکہہ دیر کی طرف ای یلغار ۔۔۔ پڑی ٹوٹ فرقہ او پر ان شمار

ہمو نوبت آن شاہ والا گہر ۔۔۔ کہ دست تیغ و دست سبر

بدان تیغ خو نخوار شاہ جہان ۔۔۔ بپند از خت صد از کہان و نہان

کردن ای جوان با شمی کو ملاک
گلستان احمد بدون تو خاک

چلد بهر کرچو شمسی از بهر جنگ
بهر کی تنها شجاعت کی علی او تنگ

شکفته بوی بچو گل نالکنار
بوی بی بیان تنگ ل غنچه زار

چو دیکیا شمسی دینی ای وه نالکنار
چلد آتا بی خود بی کارزار

کیا باشی ای مرد بی حیا
مگر نام میرا نہیں جانتا

پیمبر کا ہون میں پیارا حسین
علی فاطمہ کی میں دل کی ہون چین

اگر آب بی بودی حلقوم تیز
کرون لشکر شام زیر و زبر

اگر از دیا کی ہو رضا
نہ لگذارم از شامیان نام را

تو آتا بی میون اسطرح بی دلیر
مگر ہو کیا زندگانی سی سیر

اسی گفتگو میں تھی شاہ زمان
کیا شاہ بر او نی تیغ روان

شہنشاہ نی پیش دستی کی
لگرا دسکی اوپر تیغ ایسی چڑی

کہ گویا پڑی ٹوٹ برق ہوا
بمثل خاکستر و گرد ہوا

اوسی مار کا عزم آب فرات
مقرر بدل کر دا آن تنک ذات

لگی کہنی یون شہربانون غریب — کہ غیر از تو شاہی ندارد حسیب
کہ ای شاہ من دختر شہریار — پرا اس عرب میں ہمی غم گسار
تہمتن بی بیان سب ہیں آل رسول — ادب زرکا کرتی ہیں ساری بتول
دل و جان میری ہی تم پر فدا — مجھی خوف حرمت کا اپنی پڑا
ہیں ہون غیر انمی ای عالی جناب — کرین آبرو کو مخالف خراب
شہنشاہ از بہر حال بیتاب ہو — لگی کہنی یون چشم پر آب ہو
نکر غم تو ای بانوئی محترم — کرین گی یوں سب عرب اور عجم
تجا در نہو گا ادب سی کبھو — اگر سب ہیں دختر تو تو ہی ہو
شہربانون گفتا ای شاہ زمان — تمہارا ہو مرد حر تو شیر دان
ہیں سہ دیکھی ہون عذاب و عتاب — کبھو ہیں ندیکھی مصیبت نجواب
مجھی آس تہی تیری اقبال کی — تمہی کہ خبر مجکو اس حال کی
سوئی الوداع دو سو فوجی امام — چلی طرف میدان کی بہ تمام
دوڑائی بمیدان بوہای حریف — کہ روکے کسی وہ ہوا ہی شریف

چلا جلد غیرت سی خیمہ کو جلاہ
لی مار سب چار طرف سی رو سیاہ

کہ جو وقت خیمہ لٹی آئی امام
شفق کا کیا جھوٹ دیکھا تمام

سر دق لشیہاں سدر رود فغان
کھو دند از دست و ریان ریان

سکینہ جو تہی دختر شہریار
کھڑی روتی تہی زار او زار زار

کہ بابا جی اب کیسی تم کہاں
یہاں بیٹی تمہاری سون تشنہ دہان

دکھاتی تہی اپنی زبان یاسکو
کہ لاؤ شتابی ذرہ آب کو

شہنشاہ دل بین سوئی بون غمم
جو گل گشت پژمان زباد سموم

لگی رونی اہل حرم زار زار
کی یا کدامن نی کہانی بکہار

بہ فرمایا شہ نی کہ ای بی بیو
حدا کی رضا اور قضا پر رہو

بلدیا الاذان بعید زین العبا
گلی سی لگا منہ کو بوسہ دیا

بزان بعد گفتا کہ ای نیک نام
حدیثہ کی یا رو نسی کہنا سلام

کہ نیزی سی غمنی کو بیو لو مبین
رکھو یاد دل بین پیا نبی کی تین

مری منگی زد خنہ پاک کو
کہو حال سب شاہ لولاک کو

ز شمشیر آن شاه عالی جناب
تپیدند کُره افتاد بر آفتاب

ہر سو کہ برآند شبرنگ را
بمقابل نیامد کسی جنگ را

در آن خرمن اشقیا برق وار
ہمی راند شمشیر زہر آب دار

ہر اول حیدر اول ملل کردی
ہمین در لب رادنی برہم کنی

جہوڑا کر لیا پر آب فرات
مدی پر کہ حاہوا نیک ذات

کہ سیکی دہاں تشنگی یاد کر
شہنشاہی اپنی لب تر نکی

لکہارا شقی اسکی اور بڑہو
چہارون طرف فوج حملہ کردن

ہڑی بی صبا ٹوٹ یک بارگی
شہنشاہ لگی کرنی جنگ خوار کے

کہ ناگاہ آمد ندا از سروش
کہ ای آل نبوی نکر آتشا جوشی

تیری یہہ شجاعت کی ہمسر نیلی
سگونسی نکر اب تسلیم کین

شہادت کا درجہ تجہی ہو حصول
رضا اور تسلیم کو کر قبول

نہ ہرگز کیا پہر لعینون نہ دور
کہ ہا ہو رہے در صف کارزار

کہ ناگاہ زد دست حسین نمر
لگا رد مبارک اوپر آکی تیر

ز آهن کوهی از صف سعدان
کماخوج کی طرف گیورا روان

درو از گنبش زلزلی در زمان
برانگیخت چون اسپ آتش عنان

نهنگ سفید از میان بر کشید
نفس اشقیا را چو ماهی درید

یکی تیغ خون از خیار انگاف
همیکرد در صف هزاران مصاف

روان تیغ در دست آن خوش لقا
تو گوئی در خشید برق از هوا

گرفته پسر بر رخ خویش شاه
مه چارده زیر ابر سیاه

یکی تیر چون مار بیجان بدست
نگاور نغرید چون شیر مست

چو سر بین نگی خا بکمر بین بینی
کمر کاٹ کر جا زمین بین دبینی

ز مغرب ستان عرصه کربلا
تزیه می تهی میدان مین اشقیا

بصحرا فتاده ز کرد سیلاب خون
گویا آب اندر دریا برون

بود کی تیغ بی سر چو برگ خزان
لهو کا سوال یک دریا روان

مرا نوقت بودی گر امروز سلاح
قضا دی بیا به گل نو قریب

اگر دیدم رستم در نوقت بزم
ز جلبت شدی غرق در آب شرم

انشی

که یابی سرخ رو خجلی سبزی نلون — بیه سب ماجرا جانبی بی کلون

ز ضرب شتاب تیغ تبوشس بتن — ز سو سلامت نماند بدن

شهنشاه نی سرخ بهری قبا — حبا پر آلو گرنی آلو کیا

دو رنگون هوا شاه جب فیله رو — عمر سعد آگی کهڑا رشت خو

هوا در بر و جب ده آئی حیا — شهی با صفا سی بهر آئی حیا

اور او یمانی سمان نام لیکے حفا — شهنشاه پر مار تیره جلد ها

جلد تیغ نی ایک جون بیل مث — هوا خوف سی شاه کی خشک دست

ازان بعد آیا جوان خوبرو — اوسی دیکهکر روئی فرخنده خو

کیا مرگ کا ڈر نهیں آج ہی — کیا مرگ مجکو تو معراج ہی

بیه سب دفتری سونگی بی لیب — بنی رو ناسون اب یون بدرد تعب

جو اکبر جوان این را شنید — یکی آه سرد از جگر بر کشید

کیا عرض نی شاه عالی تبار — که تم رون جا عمر سعد سی کار زار

جلد تیغ کو بی نی پر عمر سعد — کیا تو کردن نی شقی کی مراد

پیشانی مبارک سی جب خون بہا — شہنشاہ نی جون تسہ پر ملا...
لگاریں چہاروں طرف مار مار — لگی دوڑ کرنی ہزاروں ہزار...
گھٹا کاری جب چاند پر چہا گئی — شبی مار خورشید کو کہا گئی...
ہزار اور نوا سی بہتر زخم — لگی بر تن شاہ والا ہمم...
اوسی حال ملی ہے تہ تشنہ کاد ہکا — پیادی دی رد بر دسی سٹا...
گئی طرف خیمہ کی ذی ذی رخی — لگی لوٹ نی خیمہ و خیمگی...
کہا آل صفیاں خدا سی ڈرو — ضرر ننگ ناموس کا مت کرو...
کہا شمر نی رہی گل بو تراب — بولا تا ہوں اونکو نکر اضطراب
کہا احمقو لوٹ سی تم پھرو — جو کچہ چاہتی ہو سو اس پر کرو...
نہیں تشنگی سی یہہ یا مال ہی — والا نہ یہہ فوج کیا مال ہے...
کہڑی آہوئی گرد ساری غنیم — ولی شاہ کی ہیبت اون پر عظیم
لگانی لگی تیر ذی ذی رسی — لگی تیر جا جب تن نور سی
بہا خون تن سی جو دریای آب — لگی رو یہہ بلنی وہی عالی جناب

کہ بلی ..

دگر کوئی نہ آخت اب ہی تیا
کہ در حجرہ کا دسوان دے

اور ہی ظہر کا وقت فرد یک تر
لگی اکنی اوسی شہی نام در

کہ اسو وقت پر ہی ہی خطہ خطیب
تو در حجرہ چھاتی اور ہی ای ہی نصیب

میری حلق اور ہی نبی پاک نی
دیا بوسہ ہی شاہ لولاک نی

دیا بار کہی منہ اپنا سینہ اوپر
تو بیٹھا ہی اس سینہ اور پر شمر

تو چاہی کہ آوں تبع سی سر جدا
مجھی چھوڑ کر دی توقف ذرا

کہ وقت نماز است خواہم نماز
کنم در حجاب الٰہی نیاز

مجھی باپ اپنی سی میراث ہی
کہ سجدہ میں تقدیر شہادت ملی

بو وقت کہ مشغول ہوں در نماز
در اندم شمر ہر چہ خواہی بسار

لعیں سینہ اور پر سی دستم بوسہا
شہہ نی قبلہ طرف نہ کیا

ہوئی جب کہ مشغول اندر نماز
لگی کرنی اپنی خدا سی نیاز

توقف نکرد آن سگ بے شرم
کہ آخر سود سنجد اندر دلش

در آن وقت از خنجر آن بی حیا
شہی کرد بلد کا تمام سر جدا

گرا نہ حکم کیا وہ زمین کی تو پر — لگا کہنی بسملی سہی نام ور
کیا چھوٹ قدم پر نثار — مجھی لی چلو تم بدل کا قرار
بہ فرمایا وہ روح سی آرادیی — غیوض جانکی خلد میں رہ رہی
شہنشاہ کو دیکھ سب پھر گئے — شمر اور سنان دو ہی باقی رہی
سنان نی کیا قصد سر شاہ کا — شمر آگی سینہ کی اوپر چڑھا
لگی دیکھنی شاہ اوسکی تپن — کہا تو تباکون ہی آی لعین
وہ بولا شقی نام میرا شمر — نہا اپنی لینی کو آیا ہوں سر
کہا شمر تو منہ کو اپنی دیکھا — وگر سینہ اوپر سی جا مارا
جھکے کو شمر نی کیا سنہ سی دور — نظر ای دندان جو دندان سور
دیا کھول چھاتی کو اون زود تر — بر حلق گاہا درع اوسکی سینہ اوپر
لگی شمر سی کہنی وہ خوش لقا — کہ ہی راست جو کچھ نبی نی کہا
کشندہ تیری ہی سبط حسن دو جہان — دی دو نو بلی تجھہ ہی دریا ہی جان
کہا ای شمر آج کیا روز ہی — عجب سورش و شور جہان نو ہی

معه حرم محترم و در جواب سوال نمودن یزید را قایل کردن و وفات حضرت
سکینه و باز در کربلا رفتن و شهدا را دفن نمودن و در مدینه منوره
آمدن و زیارت روضه منوره پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم نمودن

رو رابت کرین ہنی بدرد حزن — کہ می بعد قتل شہی ذوالمنن
شمر فوج لیکر وہ مایۂ فساد — سوی خیمہ شاہ آورد نہاد
بزد حرم گر انہا ئی کہ بود .... — ہم زبور و اسباب غارت نمود
ازان پس گیا نزد سجادکی — علی تیغ کی باس ببرد یکے
پہ چاہا کری قتل او سکی تہنی — حمید ابن مسلم کہا لعین ....
تو د یکہ او سکی خدرت ہی کہ بخطم — لیا مار تمنی دو مرد کریم ....
ہنی او سکی تانی زہنی کی اوپر — در اینحال سبزی نشد انی شمر ....
کہ از کشتن طفل تو در گذر — منہ بیمار مظلوم ہی سر بسر ....
سنی چب پہ ملعون نی سر گذشت — ہمان گہ ز قتل عباد در گذشت
شہید دیکی سر کی تہنی عمر سعد — رہا نہ کی پیش ابن زیاد ....

شہنشہ کی گھوڑی نی دیکھا اس حالکو — زمین پر گرا سخت جی تاب ہو
اور جو لوشہ کا جاری ہوا — دہن اسپ منہ زینی کو ملنی لگا
اور ملکی لو ہو دانسی چلا — شبد دولتوب وہ دیرون گیا
لگی دیکھی سب پارسایان تمام — کہ آتا ہی گھوڑا شہنشاہ امام
لگی کہنی ای اسپ اب کیا ہوا — ابہی تو ہانسی امام زمان لی گیا
بہ سن اسپ نی دہن رد دیا — پہر آخر کو زین العبا پہ گیا
جو قدموں تلی زین العبا کی پڑا — بہت نے رد رنج سی ادنی جان کو دیا
لگی رونی عرشیان بر فلک — ہوی خلد بین زلزلہ بر ان ملک
برگا ولولہ در زمین و زمان — اوسبد سی ہی بیگمون آسمان
اوہیا غلغلہ گون آسمان سی غبار — کہ آتش ہی اندر سوا آشکار
کہا نی شد بدرات عالم شتاب — کہ نکلی ہی مغرب سیتی آفتاب
اوسبدن سی واغ دریا تہا — شفیہ نوشن شب نی جوی خضاب
مجلس ماتم بر دوروانہ شدن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بسوی شام

کہ تم اب کہو خبر اہل حرم ... جزا دی خدا نکوای محترم ...

بہ یکبار سوی خلق سب آشکبار ... بر سنی لگا گویا ابر بہار .....

عمر سعدنی سو نپی ہر ایک کو خبر ... چلی حلف کوفہ کی لی بدکر ...

گی جب وی کوفی رہی چند روز ... چلی شام کی طرف با درد سوز

وجودہ قافلہ ایک منزل کیا ... دہانسی کوفہ ایک فرسخ رہے

عمر سعدنی لشکی باہس سر ... دی وی جملہ سر وار دلی کر

از ان پس کہا بہ ما بنی تمیم ... تو وہ چار دہ سر زد پر مستقیم

عمر سعدنی او ر بلای سقیف ... کہا بارہ سر کہ تو ہیگا شریف

کہا کندہ تو نبر دہ سر کولی ... رہی شش قبیلی اسکو تو دی

بہ سر سو نپ کو فی جانب چلا ... کہ خولی بہ سر تہا نشہی کربلا

از ان جملہ خولی لی حضرت کا سر ... گیا لیکی ملعون اپنی دہر

چہپایا نی تندور میں او نی سر ... رہی زن او سکی انتظار پی خوب پر

او تہی جب تہجد کو دہ نیم شب ... بلای خود شنی گر کی اندر عرب

رہا آبِ ملعون بدشت حرن ۔ کئی کشتگانِ فوج کی تب دفن
ہوا روز سوئم جب اہلِ حرم ۔ چڑھائی سب اونٹوں پہ وہی محترم
ہوا قتل گہ میں جب افگار گزر ۔ پڑی خاک میں تپی وہی تن جگر
کہ سر ہائے ایشان بہ نیزہ تمام ۔ ہوئی دیکھکر برالم نیک نام
پڑا تہا زمیں میں تن نازنیں ۔ لگی کہنی زینب ہوا اندوہگیں
کہ وا جد در سبز اے نبیا ۔ ذرہ رہنی چشم مبارک کشا
تو دیکھہ اوسکا جانا ہی نیزہ پہ سر ۔ وہ باؤں رکہا نیزہ ہی سینہ اوپر
علی فاطمہ کا یہہ فرزند ہی ۔ نہایت یہہ تیرا جگر بند ہی
دئی بوسے تنی جبنی کی اوپر ۔ یا پر خاک آلودہ خون ہی جگر
یہہ کربت و غربت میں لاچار ہم ۔ مصیبت کی ہم میں گرفتار ہم
تیرا خاک خون میں ہی غلطاں حسینی ۔ پڑی ہی تیری دل کو کسطور چینی
تیری آل جا پیلی اونٹوں اوپر ۔ سنتی کہ تیری حرمت اوپر نظر
زمیں کربلا کی لگی کہان نہنی ۔ یہہ اغیب سی آئی سب ہنی

کرے تصدق جی آئی اوسی نون سدا — کرای زن نو سر کو زمین سی اوٹھا

نبی کی نو فرزند پیر ہی خدا — سبب اوسکی تکلیف نہ پڑی خدا

زبھوکنی آدسوی سوئی اد — کہا چار زن کون تہی تہک حق

سدا آئی اوسکو کہتی فاطمہ — حضرت مریم تہی سر کے پیم

چہارم وہ عورت تہی فرعون کی — کہا دی وہ مقبول دد کون کی

لیا سر اوٹھا اور ہوئی دردناک — کیا زعفران مشک سی اوسکو پاک

ملائک و کافور سر کی اوپر — کیا شانہ زلفوں اوپر سر بسر

طبق سیم کی بیچ رکہا سر کی تہی — جگہا یا زان سعید خولی لعین

کہا اوسنہ دنی ملعون بد بخت سر — ستایا ہی تونی نبی کا جگر

زیارت کو اوی ملک یکسی موج — تجھو دین و دنیا کی کچہ کچھ روح

بنی نجسی ہوں بیزار دی بد نہاد — زن یا ئی ارجانہ بہردن تماد

لگا کہنی ای زن تجھی کیا ہی بیم — جلی بردی بیٹو نکو کر کی یتیم

لگی بی زن اوسکو سن ای لئیم — کی نبی تی نبی کی یتیم

جو دیکھی تو سر پر ہی بہار
گویا شمع افروختہ جعد نزار

نہ تھی آگ اوسمیں کیا دل ہی خور
عجب ہی خدا کی بہ قدرت کا طور

کہ تھا مورشی نور ہیکا عیاں
روزن نور ہی وہ سوی آسمان

فلک تھی اوتری دہن چار زن
کیا سر کو بیرون بدر دو حزن

رزان جملہ یک بی بی خصمجال
لگی چلانی منہ کو اوپر کی بال

کہا ہی فرزند میرے غریب
تیری ہی یہ مصیبت لکھی اور نصیب

ای مظلوم ناکی ہوا تو شہید
یہ کہہ آہ سرد از جگر بر کشید

قیامت کو ہی یار دیکی عرش کو
بلاؤ نکی ہی عرش اور فرش کو

جو ہمزاد تھی اوسکی عالی تبار
دی روئی تھی اوسوقت زار و زار

زلیخا بی دیکھا سر کو غائب ہوتی
بحسرت وہ تھی سر اوپر کو روتی

جو دیکھی تو سر خاک خونی خضاب
کہیا خاک کے اوپر ہی آفتاب

جو پہچانا ہیکا حسین علی
نبی کی جنن کی وہ لوتی بھلی

کیا نعرہ اوتی بکوشش و خروش
رہی ہر گئی اور گئی عقل و ہوش

هر یک ز آدمها سر کوی دیار — کجا صبر کرای حبیب خدا
هوا آفرشته فلک سای نمود — بمکدت سنشیر دیگر عمود
غضب سی لیاه شه برا فگرط — عمود آتشین کو ادهابا
یعنی الاچار هو کر نبی سی لیا — که فریاد یا سید الانبیا
بفرمود آن سرور نام در — رها دست کن ای ملک در گذر
شده بی خبر دست مارا گذاشت — بهونس آدم هیچ اثری نیافت
صبح کو شمشیر سی لی گزشت — گئی بهول سب خوف سی خندلت
چلی کیچ کی بی حبابی بپی — منازل کی طی مراحل کی طی
دی بهونچی بی دوربین جا دمشق — خوشی سی گیا سنکی وه اهل فسق
کی دوکان بازار نقش و نگار — کهاجا بجا نقش خانی کار
جواهر جڑی تهی مکان کی سبز — خوشی سی سوا فوج حاضر
دو صبح دی بهونچی جا شهر من — کی عصر کو شکوه شهر نین
بهونسی کیا سرکو کیا بی نظر — گذرتی بی جا دو سی تهی کی نظر

ای مرد دون بسر بپری تیری خاک — بیتم هون اگر تیری پیچی چه باک

بگفت این سخن اندر بصحرا شتافت — کسی جای هرگز نشان او نیافت

ابو الجوف مردی روایت برد — سر دشمنی موکل تهی بخاه مرد

ز ان جمله بینی او تهی جای یک شب — رها جاگها بینی گی سودی بت

رهی تنها جان هم وه تهی جای قبر — فلک سی ایک با بیوشش شفید

نگا الاتها صندوق سی اگی سر — لگا بوسه دینی وه تهی اوپر

سه جا الهین سر از دس سی چهین لون — که جا کر گی صندوق اندر لیون

که من پیش رفتم یکی بانگ زد — نگر ایسی گستاخی گی جد دگر

دو بت گری آدم حوا خلیل — براهیم آنای اور اسمعیل ...

دگر نوح هی اور رسول خدا — و حمزه و جعفر علی مرتضی ..

فلک سی آئی هی آواز روح — بهتر دلی آئی بهان فوج فوج

بجی کرسی آگی دهان نور کی — خلی سونی آگویا طور کی

شبین نبی تنی گی کرسی اوپر — رهین بر نبی بیهی سب تاجدار

ازاں لبے کہ نگارو بجانب یثرب
کہا تو ہی رحمت سبی جو کی بعید

کہ ہوں اہل بیت نبی در ذلل
تیری بی بیاں بی بیاں و محل

پیمبر کی آگی ہر روز جزا
تو دی کیا جواب اسکا ای یاسرا

ہوا اسی سخن گفتگو دو سلکی غموم
کہ جون گل پہ آدی ہی باد سموم

ازاں لعبد کلثوم فی سر ادھا
لب پاک پر ادنی بوسہ دیا

لصید حرستہ در در دتی تی زار
برسنی لگا گویا ابر بہار

شقی سبی گئی کہنی وہ نیک خو
کہ دنیا میں اب تجکو راحت نہو

سوکب ظلم ایسی سبی عہدہ برآ
خرابی تو کینجی کا روز جزا

جرہ بولا کہ بیہ کون ہی سخت رو
کہا فاطمہ کی بیہ دختر ہی دو

لگا پوچھنی ترین کونسی بی جگر
کہا بہ حسین علی کا نصیر

حسین علی کی تہی فرزند ہی
ہر ایک علم تقوی ہی سالار دین

بڑا ہی جفا کی ماری کی نہیں بخت
بہ بچارگی بی سو بیمار تھے

سنی ہی سنی لی بری بات بی
رہی نہایت آزردہ بہ حسین

لگا کہنی ہیچمدان کرسب کی سر — حسین علی کار کیوطرح پڑ

رکھا طاقت پر سر پیش پیمبر — کہ نہی جو ب اودم بدست یزید

لگا مارنی لعین دندان اوپر — کہ کٹیا لب ہی خوشرنگ اور خوبتر

لگا کہنی اصحاب ای پشت خو — تو قہر خدا ہی گرفتار ہو

خدا کاٹ ڈالی تیری دونو دست — تو غفلت ہی دنیا کی سرشار ہست

نبی نی دیا بوسہ اگلی لب اوپر — تو بی ادبی کرنا ہی ای بی خبر

ہوئی طور عمرت بغفلت گذشت — مزاج تو ہر حال طفلی نگشت

ہوا ہوا و ہوس ساختی — دم با مصالح نپرداختی

لگا کہنی مردود ای نوکرد — اسی اب کجہری سینی باہر کرد

گیا وہ حیا بی جو مجلس سی دور — کیا دین ایل حرم در حضور

گیا شرم حلشوم زینب وزین — کہا نی افسوس بہای حسین

پس ایہ گفت یا سید الانبیا — کہ یہ سر ہی کیا ہی جگر گوشہ کا

ملا وہ تی با زنبی رحمت علی — پڑا کیا کربل کی وہ کیفیت ہی

اٹھی اب بسم اللہ جی ہرگز نہ ڈر
کرو کشتی دیکھیں تماشا دھرا

یہ فرمایا کشتی شتابی سے لیجو
چھڑی دی کریں جنگ اب ہم بہم

اسی گفتگو میں سبھی دو تو جنگی
کہ فی الفور نوبت لگی باجنے

لگا کہنے بیٹا لی زین العبا
بری باپ کی ہے لگی نوبت کہنے

یہ فرمایا چیرہ ذرہ دون جواب
اسی میں موذن نے دا دی شتاب

کہا سن کے نوبت ہماری مدام
نبی پر ہزاروں درود اور سلام

کہا تا بری باپ کو جبرائیل
ہنس اسکی اٹھ کر کوئی اب کرے حیل

یہ سنکر وہ مجلس تعجب رہی
کہ یہ بات لڑکے نے کیسی کہی

ہوا سر نگوں بی حبابی حجاب
کہا ای جگر گوشۂ بوتراب

طلب کر کہ حاجت ای زین العبا
کروں تیری حاجت کو جلدی روا

کہا دی مجھے جنگ سردار امام
کہ لوں تا شہادت سوای حق

کہا تیری وہ کیا ہے شہید
بلکہ یا کیا وہ یہ پیش نہ دید

خلد فت کی مسند پہ بیٹھوں نظام — پڑھوں منبر اوپر پڑھی خطبہ اپنے نام

بجا لاؤں تاجوں جڑی کا شکر و سپاس — نہ پہنچا دہ مقصد کو کی بیہودہ آس

شقی سی لگا کہنی زین العبا — یہ کہنی کی ہنی گی منبر بنا ...

یہ بچہ پر حقیقت ہنی بر ملا — زرین پیش خطبہ کہونی پڑھے

پدر جدّ میرا کری تہا جہاد — تبر اباپ دادا کی تہا مایۂ فساد

خلد فت ہی ہمیں سزاوار تر — میری باپ کا جدّ خیر البشر

یہ سنکر سخن ہو گیا خشمگین — کیا جلد مار و اب اسکی ہنسی ...

لیا زین کمالہ سر ہنگ نے — پکڑ کر اوہایا وہ دل تنگ نے

اد ہنی ام کلثوم اوس پاس جا — چپورا یا اور اوس کو لجل بین

کہ اوس ظلم ہنی دستکو نا دکن — کہ اوس ظلم ہنی دستکو نا دکن

پکارا یک کودک یہ زین العبا — کہاں ہی سر ہنگ اسی کو در کنار

کہا کر یسر پر مری تو بہا — کہا کر یسر پر مری تو بہا

ہنی

گئي کهي اسطرح سے اسرائي کي نام
که خطبه يهني اسکا سني هم کلام

نزد يعلي گفت اي اهل شام
فصاحت بلاغت يهي ان پر تمام

که اب اسکي هر بات کيا احتياج
فصيحت کري آل صفدان کو لاج

وه بولي اهلي هوش نادان کو
سني اسکي هم حق کي فرمان کو

هوا اسي سخن سي شقي لاجواب
چڑها منبر اور ده عالي جناب

بس از حمد و نعت خدا و نبي مصطفي
لکها کر دلعت نبي مصطفي

ازان بعد گفتا خليفه هني چار
هر ايک مرتبه هني هي عالي مدار

نصيحت لگا کرني سب خلق کو
رولديا هر ايک صاحب دلق کو

يه فرمايا اي شاميو کو نيو
جو جاني نهين مکهڑا اسکا تو

برا حجت هرا رسول خدا
دويم حجت هرا علي مرتضي

هر اک پر هرا شاهد عدل هو
بجز دو جفا وه شهيد عدل هو

يهي دو هي اي نصيحت مصطفي
هني فرزندون خاص ان عبا

يه سنکر سبو اسکے گوشي خراش
گريبان بهاڑي گئي عقل و هوش

لگا کہنی تو نی وہ مارا بی شاہ
کیا مار نے جبی بہ ایجاد سیاہ

وحشی وبا نور طلا خلق کو
لیا بر اون صاحب دلق کو

یہ سنکر ہوا منفعل بی صبا
کہا اور کچہ کہ ای رئیس العنبا

کہا مجکو دی سب شہید دنکی سر
ملدوں تنو تنی سب سر بسر

دگر مجکو رخصت تو دی بر ملا
رہی جا کی در روضۂ مصطفی

اوا کر تو فرد اکو صاحب دگر
پڑہوں خطب جمعہ منبر اوپر

کیا تر اکہا کرون ای سعید
ہوئی دوسری دن ظہر آ پید

جو تہی خلق سب آ فراہم ہوئی
جماعت مصلی پہ باہر ہوئی

مقرر کیا ایک شامی خطیب
کہ تہا طرف ناحق کی وجہ نصیب

ہوا منبر اوپر خطیب آ نمود
زباں پر آ ان صفہان کشود

لگا کہنی حمدی کو بہ زبان
ولایت شقی کی کری تہا بیان

کہ نا دخبر ہے آج جو دن ہے
حذا آل عمر انسی یکزار ہے

از بی گفتگو نی بی نا بخرد
بگفتا وعدہ وفا کن تو خود

بنا دُرُج ... بیسری کون — کہ وارد ای جگا نبی دوکون
بُری خلق بیہوش ہوا بر زمین — بلا یک فلک پر بہی عالم نشین
ہوا غلغلہ آ بسی دشق — ہراسان و ترسان ہوا اہل شق
شقی کی یکایک ادہی دل میں سول — کہا ای مؤذن تو تکبیر بول
پکارا مؤذن دی بیدل ہوئی — کہ تکبیر سن نیم بسمل ہوئی
پڑی بی ہواسی کی اندر تمار — کو کا کرو بو تلپل ناہار ان
ازان بعد ملعون ابن مذہبر کو — اوگا بر طلب کر دہر ایک مرد
کہا نبی کتب عملواری مردمان — کہ سر کاٹ لاؤ تم او سگ بہان
کہ ہستند کوفی ہم سخت تر — دعید ابہ زیاد است بد گہر
مہم محمد سعد ابن شرا نجام کرد — کہ مارا دریں ملک بدنام کرد
کہ تعبت خدا کی ہو بر ابن زیاد — او سہا یا یہ مردود دنی سبعاد

ذکر وفات حضرت سلیمہ علیہ السلام

بہ بیت کرنی رادی محترم — اوتاری لی کوشک کے اندر حرم

زمین بین گئی لوٹ دی کربر — کوئی کسو کو نہیں پوچھتا خبر

شقی کی ہوا سخت دل بین ہراس — گئی عقل اور ہو گیا بی ہواس

قبول مؤذن نو تکبیر کہے — کہا اذن محمد رسول اللہ

جو اوزدی دل سر سینی دستار پاک — کہو لی گیسوئی مشکین ہوا در دناک

کہ فجر مؤذن خاموش رہا ہی جون — میرا حبیب ہیگا محمد رسول

شبہری بین گو با نقوی ہیگا — مؤذن تہا خاموش بولا امام

کہ تکبیر بین نام حسکا لیا — وہی حبیب میرا رسول خدا

ہم ایسی محمدی رب آل کون — کہا بیطیج خو نہی لڑکون

محمدی دختر بین لو ربیو — پہریی دی تم در بدر کو بکو

کہ ہی شان بین جنکی آیت نزول — کہا انکو اسطرح رتبی ملول

بین فرزند انکا جگر منہ سون — تمہارا بین قیدی خبر منہ سون

کرو ظلم ایسی ڈہب پر سو نماز — تمہارا نماز محبت نہیں

بہ کہہ گریان بہاری تمام — کہ ای شاہ لو مدعا تمام

گئی اور سنگی صورت محل ہی گئی — حقیقت مصیبت کی سب آ گئی
شقی نی کہا سلمہ ہی تو کرو — پدر کا سر کاٹ سکی بچہ آگور کہو
رکھو سر کو سینی طبق کی اوپر — دیا دختر اگی پدر کا وہ سر
لیا دیکھ سر رونی جب لاگا — کہا منی بچھانا سو آپ کا
دیا بوسہ لب پر رکھی اپنی لب — لگی آہ کرنی بدرد و تعب
دگر آہ سرد از جگر بر کشید — ملی باپ بی جا کی دختر بعید
سوی سوختہ تخم سی سب اک ست — کہ جیسی چرا تخم تلتا ہی پست
وہاں تخم سی دارہ قیامت سوی — قیامت کی شاری علامت سوی
وی بولی تو کیا تخم خوار ہی — رہے ایک ہی سودہ بیمار ہی
یہ آوار تخم کی بینی نا نکار — تو اسنگ دل وہ نیت بیقرار
کیا جا کی اب تم کو تو کرد — کہ گوشک سی باہر جا ماتم برد
یہ سنکر زبی جا مہان مرد بینی — فلک کے تہی وی گردش و دور بینی
سبھی جا کی خوابی حاضر تمام — کیا تربیت کی بیوفانی نمام

شہزادی کی ایک دختر تھی خوبرو — کہ کی تھی وہ سب پریوں کی تھی سرخرو

اداسی چھائی دل پہ حضرت امام — پریشانی تھی اداسی یاس اپنی مدام

گئی باپ کو یاد کرتی وہ سو — لگی جاگ کر رونے تب خو

اداسی کہتی مجکو لیا باپ نے — لگی سسکی لگا نا مجھی آپ نے

کہ فریاد اے میرے مادر مہربان — بری کیسی ہے بابا گیا اب کہاں

بری باپ سے کیا مجھی دور لا — یا مجکو دے بابا کی پاس اب بھیجا

کہ اے ماں مجھے بابا کی خوبی سنو — جو بیتی فراز و نشیب سب کہوں

مجھی اونکی فرقت کی طاقت نہیں — صبر کی مجھی اب لیا فت نہیں

خدا مجھ سے اونکی نہ چھوٹے کبھی — کسی طور میرا کرے وہ وصال

کہی یوں اداسی ہو بھی اونکی مطیع — اللہ وہ نہیں کوئی ایسے

یہ سکندر گئے شہر بانو کی پوش — ہوا عصمت اندر خرد سا خریش

لگا رونے رہنی انھا زار زار — ہر اک سب سے کہتی ہوئی بیقرار

اداسی وہ مجکو محبت ہے دار ہو — کہا شور لیا ہی خبر مجکو دے

ہی چشم کو چاہیوئی در کربلا ۔۔ لگی کہنی سب سنی زین العبا

کہ سب کی کی سر خم زمینی پہ رکھو ۔۔ شہیدوں کی ظاہر کرامات ہو ۔۔

سجدوں کو زمین پر رکھا ہر ملا ۔۔ ہر ایک خود بخود اپنی تن سی ملا

صغرا کی منی کی تہی بیبیوں ۔۔ دفن دی کی سب سب دوخری

بجا لا یا رستی منی نعمان ادب ۔۔ مدینہ ہوئی یہ دد تعب

مدینہ سی نکلی صغیر و کبیر ۔۔ ہوئی غم گینی جاری تہا آنکھو سی نیر

ہر ایک پیشوا زین سی آنکلی ۔۔ سبد دوخرن سبکی سنہ چلی

مدینہ کی زندہ گیا اہل جود ۔۔ ہوئی حشر آگر دہاں ہر نمود

کیا پاک روضہ منی زین العبا ۔۔ کہ فریاد یا سید الانبیا ۔۔

حسین علی تو بنی تیغ کھا ۔۔ زہی منی پڑا سو ہدایتی خدا

سر کشتگان نی کیا سی سلام ۔۔ تنی زخم جان نی کیا سی سلام

کیا سجدہ تربہ نی تیری سلام ۔۔ کیا سر بریدہ نی تیری سلام

علی مرتضی کی جگر کا سلام ۔۔ زہرا سی فاطمہ کی جگر کا سلام

سبهون کیا دم تجهیز و تکفین کی
سکینه اوسی جا پر تشریف لی گئی

عرض کردن ترجمه یلیدیر برای کدام عمل در عقب حرائم و ارشاد فرمودن
حضرت امام زین العابدین ترکیب نماز عقیله تمام شد

سقی لی کیا سن ای زین العبا
تم هو جگر گوشه مصطفی

کهایت هوئی بیگی مجهسی خطا
کسی طور سی هو خطا سه عطا

کیا العبد مغرب دو رکعت نماز
ادا کر سه ترکیب ای خلاصه ساز

خداوندا گا غفور الرحیم
ای رحمت کنه گاردن او پر عظیم

سیه یهو بجای سینه بسینه عمل
هنی کیه بتانی هنی همکو خجل

سیه ستی ای دل پر حسرتی هو گئی
عمل کی کری وقت پر اون سعی

پر هوئی جون هنی مغرب ادا هو
رهنی بیگرا دهر هوا بی خبر

پر هوئی وه یا یا کهو وه نماز
ارل سی وه بدبخت تها خلاصه ساز

زنان بس دیا زاد اور راحلا
مدینه روانه کیا قافله

کیا اونکی همراه نعمان بشیر
چلی بی سرونکو صغیر و کبیر

فی ایا

ہر نیک کی دلو نہی بہ وسواس نہا — کہ خون اسکی بازو نکی پس نہا
بہ روتا ہی ظاہر درختوں اوپر — کہ تا تم کی لدا بہ کسکی خبر
مدینہ کی شب خلق تہی بی ہواس — کیا جاہیں شب کی اوپر قیاس
جو دیکہوں تو شہ پر لہو رخوں ہی — ہوی خاک آدم سمی وہ لالہ گوں
چلی یا کدامن ہر ایک دوڑ کر — بڑی خاک کے شہ اوپر نظر
جو دیکہی تو شہ بی خوں ہی نہوز — لگی رونی سب وی یا در و سوز
لگا غم کی زخم جگر پر نمک — خموشی کیا کی تب بہ دل سی بہ رک
ہر ایک نہا وہاں آنکہوں سی اشک زار — برسنی لگا گویا ابر و بہار
گری جا در ہوش از دوش او — گری ایہ سلم تہی بیہوش ہو
او تہی شہ کی اس جرم او پر بہن — ملی ایہ سلم بدرد و حزن
گئی سی بہم وی ملی آکی سب — کری وای ویلا بدرد و تعب
ہوا اسقدر آکی جوش و خروش — فلک پر ملائک کی گئی عقل و ہوش
ہوا ہی عزق سب وی بدریائی غم — پسینہ ہی سب فلک کی پر ایم

جس کی برادر کا تمکو سلام
اور اکبر اصغر کا تمکو سلام

سلام اس جگر گوشگان حسن
سلام اس شہیدان تشنہ دہن

علی کی جگر گوشگان کا سلام
ہر ایک تشنہ دہان کا سلام

رہے کربلا بیچ پیارا حسین
تمہاری فلک کا ستارہ حسین

لہو کی خیموں کی بیچ لیا کہ دغا
کری شامیوں نی جفا در جفا

یہ کہکر ہوئی چشم بیچ اشکبار
ہوئی پاک دامن پر اک بیقرار

مدینہ بیچ غم سی ہوئی جل تھل
چلی ام سلمہ وہ گھبرسی نکل

روایت یہ کرتی ہیں وہ پارسا
کہ شب نہ مجھی دی کی مصطفی

یہ فرمایا اسمیں ہی کربل کی خاک
کہ جسوقت ہووے سرخ یہ خاک پاک

حسین علی کی شہادت یہ ہی
شہادت کی دن کی علامت یہ ہی

یہ سنکر ہوئی رخصت سو جب امام
نظر بری شیشہ یہ تہی جیہ دشنام

سو جب کے دردِ محرم کا روز
کیو ہر ایک نی اتہا بادر دو سوز

کہ ہر بال اوسکی سی اتہا خطرہ خوں
چکا جس زبان پر ہوی ہا یہ گوں

غلامی بنی کو بخشش کی قبول ... گنہ بخشش میری طفیل رسول

وجہ ہی سگ آستان علی ... غلام ہی در دودمان علی

وجہ ہی صبح حضرت اویر صبح شام ... ہزاروں درود اور ہزاروں سلام

روایت لکھی گئی ہی یہ سب مختصر ... رہی باقی ہی وہ بھی انشاء اللہ

الٰہی ہر آن کس کہ ایں خط نوشت ... عفو کن خطایش عطا کن بہشت

نوشتہ بماند سیہ بر سپید ... نویسندہ را نیست فردا امید

تمام شد بدست خط ی ربط فقیر حقیر حافظ محمد [illegible] ساکن بانی پت تحریر

تاریخ بیست و یکم شہر صفر المظفر ۷۸ ہجری کہ روز دوشنبہ وقت دو گھڑی

روز بر آمدہ بمسجد شیخان طرف انصار متصل امام باڑہ حضرت

لقا بزمین اُد خرشاہ کون — لگی پیار کرنی پیٹ چاہ سون
گلی سی رہی تہی دو خرچیٹ — تسلی کرای مادرانہ پیٹ
جو تہی عورتیں شہر کی خواص عام — کریں تہی صبح و شام ماتم تمام
جو روئی رولادی ادیہی ہی صواب — شفیع اد سکا ہوئی رسالت مآب
قیامت تلگ حکم ہی یہ قیام — کرد دوستان زاریان برامام
کہی تہی شہنشاہی یہ کلام — کہ ظالم ہوں اوس سالی ہی سب تمام
مصیبت ہوئی دنیوی ہی اون اوپر — مرامت ختم اون اوپر سر بسر
اوسی طور ظالم ہوئی سب خراب — زہی شرف شاہ عالی جناب
الہی بادولاد آن شاہ پاک — نکر محکمہ دنیا ہیں تو دردناک
رہی عمر دنیا میری آب رد — قیامت کی دن میں رسوں کر زرد
الہی مجھی کیہ نہو احتیاج — رسوں میں محبت میں قایم مزاج
مصور اسکر شہی کی اوقال ہے — تو بخشش ای رحمان کر ثمان محمد
الہی بحق حسین و حسن — نظر کر تو رحمت کی ای ذوالمنن

غلامی

MUK 122.

U
5

THE UNIVERSITY OF MELBOURNE

Library Digitised Collections

Title:
Jang nmah-yi Karbala

Date:
1278 [1764?]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23316

File Description:
Part 4

Rey

No (42)

42) Jang Nama Karbala. A metrical description of the martyrdom of Imam Husain at Karbala, in Hindustani. M.S. pp. 233; 13 lines to the page indifferent Nastalik, Worm in parts dated 1278 A.H.
:— Authors name cannot be discovered.

یا فتاح

بسم الله الرحمن الرحیم

خدا کی کردن حمد کی بیان ۔ کہ او دانا کہ بیچون است چہان

نہ اول بنا با محمد کہ نور ۔ او سی نور کاہی بہ سحرا طلوع

کی چاند سورج ستارہ فلک ۔ زمین آسمان جن و حور و ملک

وہ الہ خدا و ند ہی ذوالجلال ۔ کہ ہمہ آدم زیر خاک

کہ امر دنیا او دن آدم ہین ۔ او سی اخر کاہی بہ جاوہ کہ

سزا دار او سیر بہی کبریا ۔ وہ کہ زیبا ہی بہ سبحان الوغنی

وہ ایب خدا ہی کریم و غفور ۔ کہ ہی ایب ہی وہ بہ سر بہ سر

درخشان بہند چو زہی ہل نور ۔ خداوندان بہند مطیع حون سپہر

نہو حمد او سکی زبان کسی اور ۔ وہ بہری از حمد و صفت تنا

در منقبت دوازده امام

کردن نظر یعنی ز دوش کلام — که گفتا هون از وصف بارہ امام

یکی اول علی نام نبی مصطفی — که حسنی هوی بعد وه خیر ان

شفاعت ہین عاصی کو حسنین ہین — بنی کیجگر قرة العین ہین

هوی بعد ازان اون زین العبا — دگر باقر و جعفر پیر صفا

هوی موسے کاظم امام رضا — بحق نبی علی نام موسے رضا

دگر ہین تقی و نقی عسکری — هوی ہین گے بعد حضے اکبری

بہر ہین بعد ازان مہدی ہوشیار — بحق محمد علیہ السلام

الہی بحق حسن و حسین — وجیہ کاتہ کر خلد اندر دل

میری دل بیتا ای شہی نیر دین آ — کیون کہ امامون کا ہین دعا گات

هوی کی مقصد تو دو اور مزار — بنے کی بارہ بجا کی اختیار

دلا گر این بود کعبه بار بار بیر ہوسکی نوت کر

درود لعلہ سرور انبیا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

فرشتہ سب بحضور پاک را سزاوار است شریف دلولاک را

محمد ہوئی محمود نام کے مخاطب ہوئی قاب قوسین کے

محمد اور احمد بھی اس کے نام ہے نہیں فرق اوسکی یہ تعلیم ہے

ہزاراں ہوئی اون پہ صلوات رہی سب اشرف کائنات

درود اوسپہ بھیجو تم یار سب ہزاراں فرودں ہا وہ زار جیر خاک

درود اوسپہ بھیجو تم بار بار کہ مقصد تری ہوون دین حاصل تمام

درود حبیب خدا بار بار

نبی پہ ہوون دین ہمیشہ نثار درود نبی جیسے ہی برقرار

ابو بکر عمر عثمان اور علی خلافہ تحقیق ہیں یہ جانو بھلے

زبان قرآن کے تھی وہ شیہ — ہر ایک ہے یکنی ملی صحیح

چند مجنی پوچھا کہ تم کون ہو — میری پاس آئی ہو کون نظر

کہا ہمدمی حق پرستان کا — تب آئی ہیں ملکر تم چار

یہی ہم چار ملی اک عیسے کا ان — دوئم حق اہوم موسوی برملا

سیوم یہی براہیم کا خلف جعد — چہارم یہی فرعون کے خلف

اسیمن تولد ہوئی دخت پاک — ملی اسی حوریں لاتر از سماک

ہر اک جو رہ طشت پر لئی ہو — وہ آب کوثر سی وہ لئی خوشبو

کہا یہ بخیر خوف نہ کر — کہا وہ مطہر ہوئی ہے

اور اک شفہ منیر الشعاب — خدیجہ بی بی ہیں اسی نصاب

یہ اسمعیل سمیر جو زاد ہوا — خدیجہ نے خانو بکر الو کہا

کہا یہ یوسف ما چاہ سے — کہا فاطمہ نام ذل جواہ سے

ذکر دربیان تولد شدن حضرت فاطمة الزهرا رضی الله عنها

روایت نبی در روضة الواعظین — خدیجه سوی حامله با علی

نبی نے بیان اس روایت کیا — کہ دیکھا خدیجہ کو اس حال پر

کہ دختر تیری ہونے والی ہے — وہ کوثر کی ہونہار بالی ہے

شرافت کی بیت اس پر گئے تمام — ہوئی حمل اوسپر وہ ہو شکنام

ہوئی حمل سے جب کہ وہ بنت — انہوں نے وفیات زنان اوسکی ثبت

کیا اون زنانے قریش طلب — کہ آوے مسہانی کرنے سبب

جو آئیں وہ سب مہ جبینان دہر — کہ تھیں جملہ نہیں تمکین و حیا

بنی ہاشمی کی جو تھیں مہ جبیں — کیا احضار انکو تعجل کے ساتھ

ہمارا بیری ہاں کیا کام ہے — غرض کیا تمہیں ہاں مہم ہے

خدیجہ نے جب یہ سنی بات طول — ہوئی چار عورت فلک سے نزول

بطول او در زیر اسو بهاره — چهارم بود نام مطهره

که بهتر نجی بحد بلوغ زنان — مشو نس هوئی سر دانش و جان

در غیا حضرت نبی انگلی باشد — نه بی گر بلی اسباب در که لباسی

کرون بسطرح فاطمه کا نکاح — او شنو دست جبرئیل جبواری خاح

کیا تو بکر فدای تمام — حضرتی گیا بی بر تمکو سلام

که او شکو ملی جا پیون دیکے کمال — نبی خفد او شکا مجه او پر مجال

نبی نے بیٹه بکلا بلی سنسی تدا — کیا سجده شکر حق کا ادا

ہر اک نے نبی سی کری گفتگو — کیا فاطمه نے تو کیسے کرو

جو کرنا کیو بی او شکا کرسوال — نه آیا کسو کا دل او پر خیال

علی در نبی سکی خاموشی نبی — نه کہتی حیا سے وہ با ہو سکی نبی

ہوا رفد خمه ما جب کمل جبرئیل — فلک سنسی آیا به بزم خلیل

وجه اسم کی ایسے کیا کہ زیاد ۔ خدائی نے ایمان کیا جسکو یاد

کرے کی وصف کیا بحل حیران ہی ۔ محمد اور پیمبر کہ شان ہے

وہ نور الٰہی کا ہی سب نزول ۔ کہی جلی خسلہ نور ہر اتول

ہر ایک ان حمد ہی اوسکی نگاہ ۔ خدا کو زبی صاحب عز و جاہ

سبب آپنی رانی آزاد میں وجہ ۔ سبب اوسکی تخلیق اسکا تعل کر

دیکر دیاں کتاب صاحب الی یا علی مرتضی یوجب مشہ ازاد ہر الواجبان

ہر سال ہمال کتب دیاں ۔ مبعث ہاے طوب میں یوں حل خان

ہر سال دو بار آجرت مصطفی ۔ زفاح علی شد بحر الف ہا

یا بی مگر آپنی پور شاہوار ۔ منظم آوزیدم ما لو دار

کہ شاہ رسل خاتم الانبیا ۔ بہبت زکہی الف بحر الف

منوں بین نگہ بر سراکا دہم ۔ کروں بین ہر ایک تے اد بکار

همی‌بینی چو دریای دُر و نُرخ تمام
خوشی‌ئی کنار آسمان پر نجوم

همه‌جا حکم رضوان کو تبرّیش کما
و در آن شاد خنک آنکه آیا بجا

زمینی را ز جاروب صبا روب حور
خیابان رفت غلمان در میانه

از آن بعد بنائی رنگین سپهر
فشانند بر وی ساغر گل گلاب

جوادی بس راه‌بینی گذرتی نسیم
ازو داد سنگی بسی پرتو انگیز

بهر گوشه‌ئی چشمه‌ها جسته
نصب کرده در رضوان بیاراسته

از آن یک چشمه جهانی پر از نور
همی کرد از دی نمایان نور

چو هی بافته صبح کافور بیز
دلها داد سنگی آگی نو آورد

شفق لاجورد آسمان چاک چاک
کجا بست خضرا کجا نور تاب

کمر تنگ بسته بره نور تنگ
که دامان ماهست بر پی گناه

همه‌ئی فرشی چشمه‌ئی چاندنی
همه‌ئی او سنگی آگی نشان چاندنی

ازان سپهر نازل همی شود میکائیل — سر اصل این سعد او بحر را بگل

بر آن ملک ملائک همی هزار هزار — کیا آسمان سی همی گزاند

طبق نهی بر آن پایه سی هزار — جبهی زوبه یاقوت او بعل در

نبی نبی کیای ایمنی خدا — به کیا آسمان سی نازل شوا

کیا نبی حضرت ده بلند نام — که بهی جا حد ایمنی به تمکو بهام

که سی کیا بهی نکاح بتول — تمامی سی بهی حرد سی نبی یا رسول

به فرد سی اعلی سی بهی طبی — پر از سوده اطلس چول شفق

لگی کنی جبرائیل سی مصطفی — که نر نضی کی تابع بی حرائق

نه نخستی ره جایون آن نار سب — سودن آخرت بی نمود ار سب

دی بسطح باطحا نکاح — فلک پر هوا سگا رنبا فلاح

لگا کنی بسلم حبیب خدا — کی حق نی جنت ره ورد ازیا خدا

جو دیکھی کبھو اونکی موتی کی آب — نہ نکلی قیامت تلک آفتاب

بتن اونکا نازک سی پڑی جون نگاہ — جو لرزیدہ زیر بار گناہ

کہون اونکی زیبائی کا کیا زمین پر — گویا ہی گی آپ جو پر ہی غرق

ہر ایک پرتو دیکھن عالم نور تہا — ملایک کا ہر دل اونسی مسرور تہا

جو اہر ہلا یل کریتہ ہی خدا — فرشتونکی اوپر نثار دا

مغنّی نبی مرغان فردوس کے — ہر نغمہ کرتے ہی مونا کو جی

ہوا حکم جس گاہ ای جبرائیل — علی کے طرف سنی جو تو دوڑ کل

احد مین ہوون دکہل نبی مصطفے — کہ کوا ہوون عقد خزانہ دار

ہوا فاطمہ کا علی سے نکاح — بدیہ نبی پر گی یہ کرتا صلاح

نبی نے بلایئی صحابی تمام — خدا کی ثنا ئی ادنہون کو بیام

کیا بسطح پر نبی نے خطبہ — رسول خدا شاہ لولاک نے

چو دعوی کنی حسن را گلبدن — گلابی گلابدان بر تو صحن چمن

بهر غوطه جامه ترنشیب داد — گر آبی تو آن لاشد آل مرده شاد

مگر پرده چشم خورد پری — نمودند و خلد جلوه گری

نشستی چو دران مهر انجمن — چو در باغ طاؤس بین گل در چمن

خ و زلف تا دوش بر آفتاب — معنبر نمی نارنج او نمی چو مشک ناب

چو زاندگری او نمی خ بر نظر — قضا نمودی او سکی نمار نسخه به

بجای او نمی است نوری نگار — بود ابر دنی او نمی گوهر ناقد افقا

او در چشم او نمی باین گونه خوب — کنا ناب عالم کو مست خراب

مرا او نمی نبود نمی کرد ملک — که بهر تو نمی محرابی نشاد سحر

لب او نمی شیرین نمی کرد نبات — گوبا نمی نبود وی چشمه آب حیات

بیه جامی رخندان آن خیمه بند — پری یوسف مصری لنگین بدید

دی دینار لاکر نبی کو دی ۔ نبی نی لی اور باغی رہی

لگی کہنی او نبی دی مالیخاب ۔ جو باغی ہی خیبر کو تراب

کی خرچ شادی بہن دینار سب ۔ علی مرتضی نی لیتے دطرب

نبی نی فرمایہ کی سب صحاب ۔ کیا غصہ زہرا کا بو تراب

کہ اجب چکی سب اجا بو قبول ۔ لگی پڑہنی خطبہ محمد رسول

اذان خطبہ علی نی پڑہ لے ۔ مبارک مبارک ہر اک نی کہا

اما

درم جا دسی مہر او نی پایندے ۔ سخن فاطمہ نی نبی سی کہا

یہی مہر سب کا ہی ای پاکبار ۔ یہ اجر و ثمن او رسم ہی یا ابا

خدا سی کرو عرض یا مصطفی ۔ شفاعت ہو اُمت کی روز جزا

اسی ذکر میں ہی بطول و مقال ۔ او سمدم امین نبی کیا اجز دل

بیاد و زد منقوش کا لکھ حریر ۔ کیا اسکو پڑہ لو ای بادشہ ضمیر

نکاح بتول نبول اب جد کبریا — علی سے بندگی ای ہی ندا

علی کو بلد کر پڑھون ہی نکاح — نہ سی بات ہی محکم اسکی صلاح

بلد با علی مرتضی کو شتاب — لگی کہنی لد نسی بہ عالی جناب

لی آؤ شتابے نبی دنبار تم — نکاح ہو تمارا نہی محترم

علی لی نبی سے کیا التماس — کہ مرگز نہی مری دنیا وباس

علی ہی میری باس اب دہ صلاح — کہو نہ چہ دون گرچہ ہو نیہ صلاح

اگر حکم ہو تمکو عالی جناب — دگر خطبہ کو منی ہے چند دن تہ

نبی نے کہا جلد ہو گی تمو کہا — اگر حکم ہو شمع سے کر جدا

کہو اپ کو تم سوار کرد — وغا دنسی کرنی ہی ای نبی کو

زرہ ہو شمالی جسی ہے علی — حضا تمکا حافظ تمارا علی

لی آیا زرہ ہی کہ سر تک جو — اوڑھی اوسکی دنبار نشی ہو تو

وجه ابتو کرد وفات فاطمہ ؑ تبری دین و بما لین ہو جانات

محلشی اول در وفات رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین

مہ شک بے را حج کی شب حصول چلی کوچ کر کا دلنشی رسول

رواب بیکر زمین را دی خبر ز نیشہ بر س کا ہوی جانشین

کہ اک شب نزل ملکی آکر مقام کہا دی بی حم غدیر خمانا

فرشتہ نبی اکر کیا دل ان نزول کہا حسن خدا کا پیام ای رسول

کہ الیوم اکملت دلکہی ختم مرتب کیا در شفیع الامم

لگی اپنی یا روں سی کہنی رسول کرو دوستو میرا کہنا قبول

کہ جسکا ہی مولی نبی مصطفی علی اور کا ہی مولی علی مرتضی

علی سی جو دلی رکھی دشمنی نہایت وہ مرکہ منافق دنی

علی مرتضی ہیگا شیر خدا میرا کون ثانی دیا ست اسمی للہ

لکھا سر خط نبی زادی کا نام — عوض اسکا بخشو گناہ اُمت تمام

دیا فاطمہ کو دہ گانہ کا عہد — خوشی ہو گیا مل گیا سب کچھ دیا

نبی نی جنہ اد سکو بھجو دیا — جنا نبی و مسوا اور آسیا

وضو کے تہنی افتابہ دیا — مرتبہ خدیجہ کا دی اک بڑا

ابا کا اپ یا ت چکی کا لے — او نہا سا نہ خیر النسا کا جلی

عمر نے لیا دسرا دو حسن پر — جلی عمر بی بی نت خیر البشر

جلی عزت اور بچا ل — اشارہ پر بسی زہرا صبا ل

لگی کہنی اسما سنی ارشاد خیر — محض نبی بری رکھیو گناہ حیز

کہ جو فت ہوئی فنا کا روز — ہر اک شخص پر ہو دکھن روز

دکھا دگی او سر دز نبی پر ملا — گنہ گار اُمت کو بخشی خدا

ابی طفیل علی دلطول — دعا مجھ گنہ گار کی قبول

ہمیں دو جہاں میں تمہارا ہی آسرا ۔ تمہی پر کرم ہے تمہی پر عمل ہے
تمہی دل ہر اک ہے تمہی پر نظر ہے ۔ تمہی دو جہاں میں ہمارے ہو بیڑے
کرو اونکی کینی ہے اوپر عمل کے ۔ نہو عاقبت کو تمہاری خلل سے
اگر اونکا کینا کرو گے عدول ۔ نہو تم سے یارا خدا اور رسول سے
سنی یہ نصیحت کا سب نے سنا ۔ بدرود الم اپنی مسرور دنیا
یہی کہکے ہمرہی ادھر سے سوا ۔ کیا آمنہ نے گھر اندر گذر کو
کیا اک شب آمنہ نے مقام ۔ جلی صبح کو دیا نسی خیر الانام
بر کیا دہ شہادت عباسی پر ۔ کیا اتہ بابان علی ادیر
نبی نے کیا عالیشہ کی مقام ۔ ہوئی بہت سے خدمت ہر کام
نبی نے کیا دوسی راہ آپ ۔ گئے عالیشہ ای رسالت پناہ
تمہارا تو دل ہی غیبت استوار ۔ نہ اسی جہ سی کیون ہوئی بیقرار

عرض کی علی با سس آکر کہا — مبارک مبارک سبھی نے کہا

تبری حق ملی حضرت ابن کو حکم — بھیجون نبی بی افضل علی نیک نام

علی نی کیا سجدہ حق ادا — ازاں تعبد کی سبھی حق ملی دعا

چلی کوچ کر کے ذالفقار رسول — کیا آمد بعثہ کے اندر نزول

لو سنبھلو نبی کا اتہا در دکر — لگی رونی سب دوستان سر بسر

چڑہی شیر اوپر نبی مصطفی — خدا کی کیا حمد و صفت و ثنا

لگی لشکر ان اشہد ابو اصطفی — کہ کس دست پیغمبر ملی نم ملی رہی

کہ کہتی حق ملی نمبارکی سبھی — کہ ظاہر کیا تیرا مراد نبی

ہوا غلبہ ابھوں بحکم خدا — ملی بانڈہا دلیاں سنگ سے بشکم

کیا ظلم مجہ پر جو کفار نے — ابو جہل بد کار فجار نے

بری جد کو ملی نہوگا نبی — نبی راستی جان لو تم سبھی

قریشی اور انصار باہم رہو ۔۔۔ خوشی سے یہ ہجرت فراہم رہو

یہ مژدہ یا جانو شتابی بلال ۔۔۔ مدینہ کے بازار میں کر سوال

کہ سب کو بلا دی نبی مصطفیٰ ۔۔۔ دہن آدھ گھی بازار کو ڈھلا

ندا وہ لگا کرنی ہو کر بلول ۔۔۔ کہ یارو بلا تا ہی سب کو رسول

سنی جب ندا ای سب دوڑ کر ۔۔۔ دیا چھوڑ دوکان بازار گھر

ہوا مسجد اندر بڑا از دحام ۔۔۔ نبی نے کیا سنلو لو یار تمام

اگر ہو میری پر کسو کا قصاص ۔۔۔ بری باس سے لو یہی ہے قصاص

خدا یا سن فیلس اب چلون یا نبی ۔۔۔ کروانی بطلب اب لفنگو

کری اگر کسو کا کوئی حق تلف ۔۔۔ وہ بیزود دے بی حیا خلف

مدینہ بغی اتھا ایک صحابہ نام ۔۔۔ کہا آنی کو ادب سنی سلام

کہا پا نبی تم خدا کی ہو خاص ۔۔۔ بری تا وہ یا نہ کا تم پر قصاص

کہا عائشہ ہی نہیں درد سر — نہیں تجھ اسی درد کی کچھ خبر

یہ کی ہی بلا اب خدائی فضل — ہر رتب برا ہی خدا کی قبول

بلا خشد ہوئی انسان پر — آفت ہدی اوسکی ایمان پر

اگر خار مومن کے پا میں لگی — گناہ اب اوسکی ہدنی جھڑی

کی جر ہری غم کر داب لگاہ — مہیا کرو آب زمزم چاہ

کرون غسل دل بخشی یہ آرزو — ہر اگر ہوئی فرصت کرون لفتگو

اوسیوقت پانی مہیا کیا — بدن پاک کرکے بصفا کیا

ہوئی غسل بسم جلد فرصت کو — پیمبر چلی سخت مسجد کی زود

کرائی جماعت کی جا کر نماز — لگی کرنی حق سبحی مجرد نماز

پڑھا بعد ازاں خطبہ منبر اوپر — خدا کی ثنا ان صفت کی سریسر

لگی بعد ازاں کہنی خیر الانام — مخبت خدا کی زکیوتم تمام

بسه سنگر هوی فاطمه چشم نم — دنیا نازیانه سه رد دالم

بلا بگردای شیر دشیر — بگی نازیانه سه حسرت ادبر

سیمبر گوتت سیبی مسلافت نبین — ادر خانه کو که لسافت نبین

سه سنگر دی دونون دالی حلی — سیمبر سی دی حلد اگر ملی

جو سلمان گو دیا هوی اعظم — جو گگ گتت پیر مان زیا سیدم

نبی نی کیا نازیانه او — پری او سر نو دیا بی او سه گر

او تیا جیب اون نازیانه نی — گگ گمان نبی آسمان در نی

گلی نی سیب انگو تر زر سخت — سیمار گیا یان ای سخت

همار ی به ایک گ عیوض تو گ — گی نی کیا م او بر سو گ

دران دم بگفتا حسین حسن — همار ی به صد نازیانه بزن

نبی نی کیا ای شبیر او شبیر — فصاص اسگا گما مبری نی او بر

حوض اوسکے بیچ جانا ہوگا ۔ سنگ نماز یانہ نہی عرب

یہ سنکر خوشی ہوئی مصطفے ۔ بلد کرکی سلمان سی یہ کہا

کہ اس فاطمہ کی نوگز جلد جا ۔ ہمارا نماز یانہ بچھی اوسی کن رکھا

وہ مغموم ہو کر جلد روتا ۔ بدل تجھ غم کا جلد ہونا ہے

کہا جا سلمان کہ زیر الطول ۔ طلب یا نماز یانہ کری ہی رسول

کہا فاطمہ نی کہ اب یہ کیا ہوا ۔ ہمارا طلب یا نماز یانہ نہی نی کیا

ہمارا یا السوقت بیمار ہے ۔ بلد نا نماز یانہ کا کیا کام ہی

کہا سلمان نی اے بہت خیر البشر ۔ ملی کیا کہوں تمکو السوقت برا

کہا یہ سنکے آئی نبی الورا ۔ جڑا تجی مری اوپر کو رڑا

غیوض تمسی لون نماز یانہ کا ۔ سنگ نماز یانہ نہی عرب

یہ سنکے نماز یانہ کا ہے ۔ ذکر تمکو السوقت کیا کام ہے

لگی پوچھنی دی نبی سی کہاں — کہ ہوئی غسل کعبہ خیر الانام

کہو کیسی کپڑی کا ہوئی ہے کفن — دگر کس طلبہ پڑیں ہم دفن

بفرمود حضرت کہ دو دستوانی — کفن تن کے کپڑے دگھا بر کرو

اہل بیت تجہز و تکفین کری — وہی غسل دیکر قبر میں رکھی

رکھو گے جہارہ کو تختہ میں جا — کریں گے نماز آخر تم آ کے

کہا عائشہ نی کہ ای عالمیا — عجائب طرح کا میں دیکھی آج

سوا سے میری تن کے چادر اتر — گئی اوڑ کی وہ اسمان کے اوپر

نبی گفت ای بانوی محترم — سفر سے پری تنکو ہوگا الم

تیری سر کے چادر محمد رسول — رضا اور تسلیم کو کر قبول

پکاری علی کو فصیح الدم — کہ گھر اپنی جا کر کرو خواب تم

علی جا کی تہی گھر خواب نے — وہیں جاگ کر چشم پر آب نے

لگی او بس سینی کنی عالیجناب
لگا نا بانه بیه بجه او بر شتاب

کیا او لی نبی تنها برته بوی
کرد دور حضرت نم اب کرس

نبی تی کیا نی سی جامه کو دور
لگا کا بینی سب بک او رحور

صحابو نگا او سدم سوا زنگ زدی
لگی بار سب روئے مبد بزنگ

او سبو فت نگا بسی کرے نظر
دیا بوسه مهر نبوت او بر

بهر او ن بار د حضرت کیے نه ملد
لگا کنی بار د سنو بر ملد

نه تنها محلو کچه نار زمانه بے نگار
میری عرض نبی تصدق دعا

که مهر نبوت نگا کر تا سا دید
بیسر کیا حدا نی میری زدر عید

نبی نے کاری او سکی حق نبی دعا
حدا وی بخشی عاقبت بین جزا

او سبو فت جامه بین کی رسول
او تر نه بیسر کیا گیر تر و ل

کیا د دست تنگ جا گیر بین گور
بلند بیری ملد بین زمین کا ی زور

تبهی وه نظر سنی غایبانه هوا ... هماری تبی غم عجایبانه هوا

نبی نی کیا ای حسین و حسن ... وه ای تخت نابوت میرا بدن

لگی کنی ای شیر و شبیر ... رهو صا میرا در خدای حشر

نبی نی بلد فاطمه اینی یاس ... کیا کا نمن که سوی ایجو اس

تحمل کیا در کیا ای جگر ... حدی آسنی طبه کیون از در

گئی یاسی حضرت پکیده شتاب ... لگی کا نمن کنی عالی جناب

هوی فاطمه یک یک خنده لب ... لگی عائشه کنی بد نبی عجب

سلمی خوبا باهم خوشی اوریم ... سیب کیا بنگاه او کوی چشم

کیا بری حضرت کا ابسرا رجو ... هوا بی کسو پرنه اظهار تو

روایت سوکنی بنی بعد از وفات ... کیا عائشه نی کای بهک ذات

سیب روی نبی شتی کا مخفی زنا ... لگی کنی اون شتی خرالناس

علی نی کیا خواب دیکھی ابھی — زرہ سن نی سسی بری حد انہوگئی
کرو اوسکی تعبیر کا تم بیان — نبی گفت تعبیر ہی یہ علی ن
علی تیری نی کا زرہ ہی نبی — بیا وقت آیا سفر کا رہی
بری بعد تو آپ تنہا رہی — بڑا غم الم تو جہان مان سہی
کرو صبر تم یا علی مرتضی — خدا دی تمہی عاقبت مین جزا
اوسی وقت آ فاطمہ نی کیا — علی نی خواب دیکھا نبی مصطفی
ہوا کیا تیری سسی قربان تمہان — نبا یا کہی اوسکا تمکی نشان
نبی گفت ہی دختر نیک نام — تمہارا پدر ہی خدا کا کلام
مجھی نی لقا کی طرف کا سفر — خدا نی یہ دی ہی تمکو خبر
یہ سن کر خواب دیکھا شہی دے الہان
ہے اوسکی تبی جان مین عریان سر

عمرنی کہا شب کو باہر چلو — بہ بیمار ہیں سخت کہ من کہو

عرض منت کرد شاہ لولاک سے — منہ مشغول ہیں اے خدا پاک سے

تمہاری میں سیوا خدا کا غلام — کروں تم عمل اوسکی اوپر تمام

مرحضی ہووے جب کہ وہ باہر نکلے — خدا ناس سے آیا روح الامین

کہ تمکو کہا ہی خدا نی سلام — اور پوچہا ہی طبیعت کو خیر الانام

کہا کیا کہوں تمکو اے جبرائیل — خدا آپ دانا ہی رب الجلیل

بر احوال ہی بخت سر دردسی — کیوں کہا بات اوسنے محرم درد سے

بری نعمتیں دنیا بلی روح الامین — تو اولاد کی بہتر ہے زمین

کہا یا رسول سید المرسلین — میں نوں کی سب چیز برگزیدی

کہا کو نعمتیں دنیا کی دسنی تمہا — تو اب بہید مخفی خدا کا چہپا

کہ اول میں ہیں بخت سنی ادت کو لون — اور آخر محبت اور خصلت لون

کہ اول نبی نی بہتی یون کہی — بنی جاد گا بہانسی بدار الامقا

یہ سنکر خبر بنی ہوی پر ملال — لگی بعد ازان کہنی صاحب کو ل

کہ تشنی پایہ کا بجہ نوای جگر — بجہی اُبلی از بہی بہتر

سبب یہ ہوتسی اوسکا ہم — ہوا تہا مجہ اوپر جبای محترم

روایت ہیہ کرتے ہی راوی جہان — نبی نی کہا سب اصحابو نکی تہان

کہ اب لاؤ دوات کاغذ قلم — کہ صحت لکہا دو سمجہ نی ہم

یہ سنکر صحابی جگہ نی گئی — اور ایسمین کی بگڑنی لگی

کہ نی کہا تدبی دوات دو — نصیحت جو ہی انسی لکہو لی تو

کہ نبی نی کہا انکو جہ یا ہی — کہ نبی کہا انکو بجہان ہی

نبی نی کہا قصہ باہر کرو — تمہارنی بنی سمجہ نی ہوں یہ گفتگو

نبی نی اسجگہ قصہ کرنا جہلد — کہ یون ایسمین کرتی ہوا غلط

کیا تیری بندہ ادنیٰ مہیب ہے
بڑا خجرہ اندر تنزلزل عجیب

دل اندر ہوئی ہوش میں مضطرب
کیا کیا ہوا ہی یہاں زلزلہ

کیا بانی کہ مرد و عجیب
گڑا در ادبر بصورت مہیب

کیا بانی بار ادنی ہمسی حطاب
کہ آتا ہوں حضرت بے بن شتاب

کیا اب نبی دم ملاقا لکھا
نبی مرض نسی ہی ملول و خفا

نہیں ما شما وہ ہمارا کیا
تم ہو او نسی دا قف نبی مصطفیٰ

کیا فاطمہ بہ ملک موت سے
کوئی دم بلی بابا تیرا فوت ہے

بہ کہ تا بی فرزند دختر یتیم
کری تو گر جنسم کو وہ دو نیم

بہ بیوہ کری بیگا عوراں کو
بہ کردی چدا بار سی یار کو

بہ گر کو کری جی خراب و تباہ
درین بین بلا سی گلہ بادشاہ

کئی جا کی اون خانہ ویران بے
کئی مرد عوراں جران بے

از ان بعد لوں ہے حبائی نبی — اگر دم ہندی بہر نیا دی کبی

شجاعت کو لوں جوان مرد نبی — عبادت کو لوں صاحب زہد نبی

عدالت کو لوں قاضی شاہ نبی — ظلم جور جاری نہو گمراہ سی

جہاں سنی نبی علم پر کت سول — او شادن نہو دیگا باران نزول

دہم بار لوں آخذ انکا کلام — قحط سی تلف ہووی عالم تمام

سنہ دس جبر جب نبی او شادن سول — گاؤ سبزہ نبت ہووی ہمانت نزول

نبی سنی وہ سب کر حیا گیگا — مرخص ہوا دالسی وہ فرخندہ خو

او سبزہ نبت غش نبی ہووی مصطفی — سبھی اہل نبت نبی نبی خفا

کہ ناگاہ آور بہ بیرون ندا — کہ در وا کنا ای نبی مصطفی

سنی جب ندا یو لی ہر الطول — نبی مصطفی ہی مرض سی ملول

تحمل کیا نہر کبی نگاہ — کہ در وازہ کیو لو نبی مصطفی

کیا سنہ

مجھی ہم بیان اگر کرے ... تو گر بالونکو صبر بسی مت نو جیو

طماچی کو مت مار بوشہ اوپر ... کری سینہ کوبی جو سوبی خیر

نبی گفت اہل حرم کو بیام ... ستر پردہ اندر رہو نم مدام

نگی یو جنی سیہ شود المنی ... کہانی ہمی پیاری حسن و حسن

لئی فاطمہ لی وی دو بلد ... نبی نی نئی وی گلی سبکا

نگی یو جنی حد کہ حساب تو ... نبی یاد کر اوگی احوال کو

سبہ فرمایان پر تو ہوو بی جفا ... کری ایک طالم انہو نکو خفا

بہ حب نبو وصیت نماری اویز ... حیر کیجیو تم شیر و شبر

ازان بعد ہر سہ علی بے کہا ... نکیجو حد کسے فرض کو وضا

ہر ہر گنا نیلدی ہو دنکا فرض ... محبہ اوپر اوگر ہا نکلو ہی فرض

نصیحت کہا لدنا عالی خدا ... اوگر دیا فرض وہ یو تراب

بیه جا حسکی گیرا سسلی زاری پر — قیامت وه لی حالی بهاری پر

بیه ناگاه لیوی هزار دل کو مار — زبانی دیکتی دوست کو دستدار

کوکا نمقدور اسیر چلی — هرا یک کلمه بدن خاکسین جا بی

تبی تو چیها بیه کسو کی کتی — مگر جانتا بی بیه کلمه بتی

بری بی کوئی دم بی بیه قبض جانه — بیه سنگر لگی دنی بی بیه بیان

کوا فاطمه بی ای عالی جناب — بعفر سپی بری بی مدینه خراب

نبی تی کیا اینی آنکو نکو بند — شتاب بوئی بی بیان فکر مند

لگی کتبی آنکیو بیه کسو کو رسول — شتاب بیه فلکی بی زیر الحول

تبی تی جبهی کیوا آنکهن کیا — بری فاطمه تیرا حافظ خدا

تیری دردسی رونا بی فلک — تمامی عزیز حسن وحسین و ملک

لگی کتبی زیرا سی خیر الامم — بضعت بیسی دختر محترم

صفاتین انبیائی کہتری مخصوص — تہتری دلہنی تو ہی خیر البشر

نبی کی کہانات سب خوب ہے — لکون دلیہ بری جو مرغوب ہی

تہی دل سی بری مدرست فکر دغم — ہوذی بری دل اد پر کیہ الم

کہا فکر کہا سید المرسلین — کوئی دم ہنی دلہو خدائی تہاں

تجہی سب سو لوق ہی بالا کیا — تیرا مرتبہ حق نی اعلیٰ کیا

رہو خلد کے بیچ تم شوق سی — خدائی بلدہا بتری ذوق سی

کہای اچی ستلی سوا سخن — بری ہی خدا سی بڑی ایلدہ ش

نہایت پیہ اُمت ہی بری ضعیف — اد بری انکا شیطان محکم حریف

گہا وُ اُمت کا حال ہو — بری دل لو آخر پیہ جی ال ہو

خدا پاک سی ہی بری التجا — کہ نہ کار اُمت لو تجہی خدا

سلف کی بہروکی اُمت اے — ہوئی قہر کے اوکی اد پر نظر

سبل کے بیچ ہوکی صورتین — وی انسان سی ہوگی موتہ تین

بری اُمت او پر طرح پیہ نہا — خدا سی پیہ ما جرا کیا ہو

دویم سو نبی بگو سب اہل حرم — تجی بی مری بعد کیا گزرم

بلد یا مجی آیا جبار کا — فرشتہ کہ رہی ہری یا رکا

او ہو پاس سی بری ای بو تراب — ابہی در پکو حجرہ کے کیو شتاب

علی نی یا کیوں در زد تر — وہ آیا یا عرائی کے صورت بلا

خدا او نی تمہ در ود سلام — خدا نی پہ بجا بی خیر الانام

کہ سنکی حضرت کے او دیکہ بہی — خدا کی نی بہجا بی روح الامین

او سبو نت جبرائیل لہ یا پیام — کیا آپ کو بی درود او رسلام

نبی نی کہا تب علیک السلام — کیو کہ جبرو ئیل کی ای تہ آم

کہ او بولا خدا نی سنو لو را بی تم — فلک پر مقلل کی ہی کہ خوشی

کیا جو رغلمان نی سارا سنگار — صفیں باندہ کر سب کری انتظار

ہو نی گئے دو نو ج یا سب سمو آج — خدا نی دیا خلد نیں کیو رواج

نبی بی کہی آسماں پر نظر — گئی پاک دامن زمیں پر نظر
لگی غیب سے آنی خوشی کی بو — جلالہ ہوئی غم گئی امنی مامنو
نبی پر دیا اپنی چادر کو ڈال — علی مرتضی نی لیا غم کی ال
کرن زاری نی دیلا سینہ نی بیان — کہ کیہہ ہر گئی سر دا شعی و جان
لگی رونی فاطمہ زار زار — وہنی سر تنی چادر کو اوڑھا
کہا اب نہ اوے گا پھر جبرائیل — پر دہ کی لگی ہی کلیجی نی کنیل
محمد نے دندر مبارک ہوئی — قیامت تک ساری علامت ہوئی
لگی رونی فخر سی اہل حرم — ہوا جا ملک اور فلک الم
دیکھ بیکاں اور تبی غبار ہوئی — مفر زماہ ربیع الاول
ہی دلبر دریت کہ تبی یار ہوئی — حسد انی گئی شہید المرسلین
کہاں نبی شیعہ لب و نضخ صفرو — گیا نبی حضرت جبرائیلو
ہو یا نزدہ سو رکا اختلاف — نبی بی کوسی یہہ تاریخ جہاف
کہا ہی ہر اک نے دو شنبہ کا روز — کہ تاریخ کا اختلاف ہی ہنوز

چلا وہ پیغمبر کا کہکر سیام
کیا جانیوالے کو رخصت پیام

خدا نی دیا اوسکی تمکین کو جواب
نبی سی کہا سنلو عالی جناب

تمہارا کہا سب خدا نی قبول
بحق تو نبی خدا محمد رسول

خدا نی کہا ای شہی ذوالمنن
کہ طالم تہے دوزخ رہو دی سخن

دلی سیا ہای رسالت پناہ
تیری درسطی سب کے بخشوں گناہ

نبی نی کہا اب ای پروردگار
تیری فضل کا تون ہمن امیدوار

یہ سنکر پری نبی نی نظر
کہا قبض آلہ سے تو جی روح کر

لگا کام اپنا فرشتہ کرن
لگی کہنی اوسکو شہی ذوالمنن

پری جان کو قبض کر سخت تر
رعایت پری اوسپر تو کر

فرشتہ نی کہا سب قبول
کی سختیان سب طفیل رسول

کہی پر لگی ہونے جان کندنی
جسی قبض جب آپ اوس دینی

کبھی زور ہو کبھو سر ہے رد
کبھو کہنچ پنڈی اوسکو

چہٹا عرق مانی سی بہنی لگا
گویا جانوسا تش دہ کہنی لگا

بنی نے

کہا دہلی زہرانی تو دختر — کہ روئی لگا کر رہا ہوں بی نظر
کہا گل کو نرآب بنی لون نہی — وہ کنڑی امامون کی دیوے لگی
تعجب رہی دیلکہ مرتضی — کہا کہا سنے گا خرالناس
کئی گام تک ساتھ رہتم رہی — نہ دے گام اللہ کی تم کہی
بنی سیہ دیلکہا سو لگا ای غلام — کہ بنی لی بنی کی اب ہیں گام
سہ اسرار بنی پو چہا ہوں تمہی — کہ حکمت نبی کہا ہے دیکہی
بلکہ سنکر ہو فاطمہ کو الم — لگا کانپ ہونے آنکہ چشم نم
کہا فاطمہ بی ای شیر خدا — کہا تملو سکلو اجل بی جدا
جدائی کی آتش نہیں تیز تر — رہی مندرست اے رہے دی جگر
عجائب بیری خواب آئی نظر — گو ہاں کنڑی آپ خیر البشر
کہڑی دیلکہی ہی دی ہر جا رسو — گو سنگ کی ہی ہو ہو
بنی دیلکہا کیا شور نالہ فغان — کہ تم ہو کہاں سرور انس و جان
کہا بعد ازاں بنی بی غالبہ — ہوا ہجر جلکی سینہ کباب

مدینہ بنی ہی بسبب ہمرے یار — مضمون تاریخ ہی اشعار سے

وفات نبی کا دی تاریخ بنوا — گئی ہے معجزای رسول عربی

کرو زور نہ دہ تلک سب ختم — نبی مصطفی ہی شفیع الامم

خدا با طفیل وفات رسول — دعا مجہ کنہ کار کی کر قبول

پڑہی یا سنی جو وفات کریم — اوسی بخشدی تو غفور الرحیم

بنی دنیا ہی زندہ رسول خدا تک — نہ محتاج کر الجلوز ہر فلک

مجلسی دیہ در وفات حضرت فاطمہ زہرا خاتون جنت رضی اللہ عنہا

زور بیکسو بہ نخ اندر دے — بیان میکنم یہہ حال سوز سے

کہ شش ماہ گذری وفات رسول — شب و روز روتی تہی زہرا بتول

نکلتا نا کبہو تنی لقمہ تک — شبے روز گزرتی ہماری یلک

تنہائی بنی زہرا کی بیچ دنگر — بخرد رنج اور فراوانیدر

کہی ہی ہمیشہ بدرد و الم — کہ مجلس تلبی کب شفیع الامم

علی رضی سو متولی امر — بجا نہ در آید جو بدر منیر

بیان کرنا

یہ کیکر لگی روتی کہیں نام — لگی کر علی سے لگا بی امام
جو دیکھا تو ہی گرد آلودہ حال — لگی جھاڑنی بال صاحب کمال
کہوں کیا بنی اب حالت کربلا — وہاں اولاد کی دیکھی کر جفا
بجاک و بخون روئی یا حسین — یہ بہ بی اگر سنیہ چاک حسین
مرہ یون روتی درد بسی زار زار — نہ سنا کبھو آسمان کو قرار
کہو ظلم اد سکو یہ کب بھاوے تا — وہی ظالمون پر غضب آوے تا
کہا فاطمہ سے یہ قصہ تمام — لگی رونی مرتضی نبک نام
لگی کہنی انی یا کہ دانی بتول — بنی رہتا ہون غم بن نبی کی ملول
سخن کیا کہ تبری جگر دوز ہے — مگر داغ پر داغ جا سوز ہے
نہی مارتا غم سے شب کو بلک — گویا جم بز تختی چہرہ کا نمک
ازان بعد فرمود خیر النساء — کہ صبر پر رہ یا علی مرتضی
بجا دیہا نسی شبہی ناہنجار — کہ اس وقت بی دم میرا در شمار
سنی جب یہ نادر یدر کے سخن — لگی غم سے رونی حسینی دحسن

بفرمود حضرت کہ ہی دوالمنن : کہ بلی منتظر ہون تیرا جانمن

کہا عرض بلی ای محمد رسول : بیہ مشتاق تیری ہی زہرا بتول

خدا نی کہا تمکو شاہ زمان : رہی ہم سدا تجہ اوپر مہربان

اب احوال مرا بی زار و زبون : نہیں طاقت غم بلی کر فشار ہون

بری دم بلی حضرت بہ بی آرد : ہمیشہ رہون بلی تیری رو برد

نبی نی کہا خوب تو نی بی تواب : بری پاس بی ہوگی تو فردای شب

بلی جائی ہوا بری دلکی قرار : اوس عالم کا مجکو ہوا اشتیاق

مصر بلی جانا نبی را بی بات کی : کرون گی بلی رحلت اسی رات کی

بلی رو بی بیٹی یکا تی ہون ای بنام : کہ بری نیکای کو کیا دین انعام

بری دہوئی نیری یہ بیم بری : کہ ہمکبی بری کون ان پر رحیم

کہا اسوا سطی کل کو جائی ہی تر : کیا دہوئی حسنین کے یار سر

کرون بعد ازان گنگلی نا کون کر : کردن صاف زلفو تکو بنی ہاتھ کر

بری بعد انکی کری کون غور : انہا رکھا نیب انہی غریبی کا طور

بہ کرکے

علی کرد با فاطمه این مقال — کہ ای مجلسے دلبانا بہ جاد کہ حال

دریغ مجلس ناب طاقت نیی — کہ رس حال بگیوں بمہاری نیی

کیا فاطمہ نی ای شیر خدا — تیرا دل نی غم اور الم سے بھرا

علی نی یہ سن حالت پر شرار — کیا فاطمہ کا سر اندر کنار

علی مرتضی صاحب ذوالفقار — لگی رونی غم نبی زار و زار

بڑی اشک برا کی رخسار پر — دما کھول آنکھو نکی تھلی زور سے

نکو دیکھی تم نے علی نبی — جگر گوشہ مصطفی تم چلی

در بنجا چلد چھوڑ ایسا رفیق — رہے کون زندگی کا طریق

کہا فاطمہ نی ای بو تراب — نکر اسطرح انسو آنکھین پر آب

مناسب نہیں تمکو یہہ در سوچ — بہ نبی آخری وصیت کا روز

بفرمود آن سرور خلق آمد — وصیت مے نی کونسی یا رسد

علی بعد وصیت جو مجھسے خطا — ہوئی ہو کردیم خطا تو بخطا

علی نی کہا تب یہہ کنا بات سے — نہ ہودی خطا وہ تیری ذات سے

لگی کہنی تا کی تہی ہو ملول ۔ ہمی کسکو سون پو سوز ابطول

بد فرمایا یی تو نکو خبر الناد ۔ تمہارا ہی بر دوست حامی خدا

جو آیا جہان ہنی سو ہو گا فنا ۔ ہر ایک نی چکیا ذایقہ موتکا

بضعہ ملی چار کردم دعا ۔ تمہاری دعایسے تجھی ہو شفا

کیا پاز سانی ایی مرتضی ۔ اہنی بہجو بر روضہ مصطفی

کرون ایک ساعت ہنی عجز و زار ۔ بدرگاہ آن ایزد کارساز

علی نی کہی سی لگا کی ایام ۔ ایزان بعد اونسی کیا یہ کلام

کہ زیارت کرو مرتضی پاک کے ۔ حبیب خدا شاہ لولاک کے

کہ مانکو ایچ تمہاری آزار سے ۔ کری تنگ و آرام بیمار سے

سنی جب بندر بانسی کلام ۔ چلی طرف روضہ کے دونو امام

گیا فاطمہ نی ایی مرتضی ۔ براد نفت نزدیک آب آرے

کوی دم بری پاسی بیٹی رہو ۔ بری سر کو اپنی نعل بیچ لیو

ہو بیکی ہمی آخر بری زندگی ۔ جہاں تشنہ ہی یا شہید ہوے

صاحب ارشاد

کہ چو بکسی خدمت ہیچ تری خطا — ہوئی ہو خطا جگر دہم عطا
نصیحت دہم پر کردہم فہماسی نہ — کوئی دم ہی جانی سو حضرت کے پاس
میرا عرض کیجو محمد و داد سلام — یہ کہنا کہ غم گین ربی ہی مدام
نبی سی جسدم کرد نصیحو .... — علی مرتضی کا نہ مشکو کرو
نصیحت یہ ہی سیری ہی نبک نام — زیارت کو آنا کرو انتظار مدام
ہدی تربت سی پاؤں جواب دسیم — میرا مدعا ہو جیچا اب تمام
کہ خبر انت سی علی سی کہا — ستبتی تمسی ہرگز ہوئی کچہ خطا
نہ ہو نجا کہو تمسی سنج دضرر — ہیچی راضی ہوں ای سو دور نا ہور
دلی ہیچ یہ دیکہا ہی تمسی مدام — دعا ذکر ایہ لطف کلام
اسی گفتگو ہیچی نہی دہ پاک تن — کہ ہا رہے آہی حسن و حسن
بفریاد یا آہ و نالہ فغان — علی مرتضی کو پکارین عیان
کہ اہ کی در کو کہو لو شتاب — ہمارا ہو اغم سی سنیہ کباب
کہ پی مادر انہی کا آخر دمان — غریبی یتیمی ہی ہم پر گمان

همیشه بی غم خود دلدار من ... نه غم بود حرف آزار من

دویم سه وصیت بی ای پر تمز ... که فرزند مارا مدارای عزیز

سیم فرزندیون بعد مردن تیم ... انهون پر کرم کیجیو نگاه قدیم

جو مرضی هو انکی وهی کیجیو ... دل انکی کبهو نهم نه دیجیو

وصیت سیه هی تیسری یاد مین ... دفن رات کو کیجیو مری تین

کبهو در زندگی سوی غیر خود ... نظر بهی بیگانه پر من نکرد

همین طور وقت دفن کردینم ... نیا مشد کسی بهی بتر بتیم

چیارم طواف کبی مستدام ... که مین دوستدار هون ترا نیک نام

کوئی دم مین جیوتا هون تجسے جدا ... به چیاردن وصیت کردنم ادا

یگانه ای بضعه بتول رسول ... دای یاد غم خوار زهرا بتول

وصیت تمهارنی کردنگا ادا ... دلی باش بری پسن ای بارسا

کیا فاطمه نی کر ای مرتضی ... کهو شوق نی سنی انا سب مرحبا

یه اول نصیحت ہے خیر النسا ...

کہ جو

تیری بولنی سی ہو صبر و قرار — تیری چشم کولنی کا ہی انتظار

تیہ تو از بیوی جو زہرالی کوش — دیا کول آنکہیں ہوا دلسی جوش

کیا کے تہ لب لعل ہیں لے — محبت سی چیر دیہ لیوے دی

کہ ای جان مادر خدا کی رضا — نجا لون میری بعد کیا ہو جفا

ہم دختران کلدن اور خورد — کیا بہا ہی یو تکی تہیں دی سپرد

جہی یا کدام نی یابی منگا — ستایی سی تی کو مصفا کیا

ازاں بعد تر ہا ی عنابی خطاب — بچہو تو نیہ تکیہ کو رکھکر شتاب

کیا راست پہلو کو اون خوابگاہ — اور تہی اوسکی قبلہ کی جانب نگاہ

یہہ فرمایا انہا سی کرای جو کی نیو — بہشتی وہ کافور لا زود تر

کہ جبرائیل نی لانی کو دیا — نبی نی وہی تیں حادہ کیا

کہ ایک حصہ اوسی نی تی لیا — دو حصہ وہ تجکو عنایت کیا

دیا چال مثقال ایک تھا رکیا — ازاں جا بیاری تو لصفی مرا

ستایی حضور تو دسکو لاکر کرے — وہ باقی رہی سو علی کو دیو

جبرئیل آمد که یا کبول در شاه ستاری بعل بنی لئی ماه بسی

علی نی اکناسه خبر کسنی یکی که خیر النسا کاهی وفت آخری

کیا عرض ای کرد هل اتا گئی نم جو در روضه مصطفی

کیا سیکرد نسی سنی یه ندا که آئی یتیمان خیر النسا

یهی بات کنی تهی حضرت خلیل لگی کنی پهر اسطرح اسمعیل

که آئی یتیمان دخت نبی شفیع قیامت کی هین گی یهی

ازان بعد گفتار رسول خدا که ئی جگر گوشه مصطفی

گئی روضه اندر کیا هم سلام سوئی مرقده اندر سی پهر یه کلام

که ای نور چشمان یتیمان ما کرو آخری مانکا مدعا

که ای انبیا اولیا خاص و عام کرین روج تمهرا کی زیارت تمام

یه سنکر ندا نسی خلی هم شتاب کرین آخری وقت یا نسی خلاب

یه کیکر پدر سی خلی نیک نام کیا جانی مانکو اب سی سلام

که ای مادر مهربان چشم کبول تمانکو انی ورده سی بول

اوسی آواز پر یکبیو تو عمل ۔ نہ آواز آدی تو جانو خلل

نبہ سنکر وی نسی اسما جلی ۔ اوسبو وقت زہرا خدا سی ملی

محمل ذرہ کرکے کی اون ندا ۔ نہ آئی تہی مجرہ سی ہرگز صدا

پکاری دگر دہ کہ نبت رسول ۔ مجہی دو جواب اسکا ہر الطلل

نہ آتا تہا مجرہ سی اوسکو جواب ۔ گئی مجرہ اندر جب اسمانتاب

کیا منہ کی اوپر سی چادر کو دور ۔ جو دیکہی تو خلق کی گئی ہے حضور

اوسبو وقت ہی جا حسنین وحسن ۔ لگی کہنی اسما کی تہی یہ سخن

کہ کیسی ہی کیا مادر مہربان ۔ یہ سنکر کہا اوسنی نالہ فغان

ہوا واقعہ فاطمہ اشکبار ۔ ہر ایک پر ہوا غم عالم بیشمار

ہوئی روبقبلہ سوی مسجد روان ۔ کہی مرتضی اور صحابی جہان

جو آواز غم گئی حسنین کے ۔ ذرہ جا کہی پہوپہی بلکہ سی

کیا ایک نعرہ علی نی بلند ۔ زمین پر گری اور گئی عقل کھو

زمین پر گری جب علی مرتضی ۔ ملک اے زفلک پر تبرا علعلا

پسی اسما کو جو فاطمہ نی کہا ... بموجب کہی کے وہ لاوی بجا ...
دگر فاطمہ نی کہا ای پسر سے خو ... تو ایک خط بروں از یہاں بزد ...
کروں ایک مساعت ہنی محرد تباز ... خدا سی کہی در کہی کارساز ...
بروں آمد اسما بصد اضطراب ... کہ ای جانموی در پی او بشتاب
پسی آواز زد نبی کی آی بگوش ... کہ روتہا ہی خاتون جنت بجوش
کہ ای تہی مناجات یون انتظار ... کہ تو ہی خداوند آمرزگار
الہی بحق رسالت پناہ ... بدرد و فغان مرتضی کی نگاہ
پسوز غم و حزن اں مرا ... فراق حسن و حسین مجتبی ...
گنہ گار امت کہ تو بخشدی ... حساب تزرگ مسلمان امت نی

در الوقت اسما ہوی بیقرار ... لگی رونی در دسی زار زار
کہ فاطمہ نی ای اسما بزد ... مجھی چھوڑ تنہا از ایسی برد
مرا لب ساعت تو تنہا گذار ... گری زد تو در کی او پر انتظار
پسی از مساعتی محکم کھولا ندا ... کہ اے خجرہ ابذر سی آوی صدا

میری دین دنیا میں رکھے آبرو ۔ قیامت کی دن ہاتھ میں میرے ہو

وجہ تو نمی ہیچ بخشے گناہ ۔ علی کی شہادت کو تصنیف کر

مجلس سوم در شہادت حضرت امیر المؤمنین علی ابی الوطالب کرم اللہ وجہہ

روایت یہ راوی نبی والی در کتاب ۔ ہوا بیٹھ دن علی فتح یاب

ہر ایک نے کئی بکفہ پیش علی ۔ لگا کہنے کہ خدا کا ولی

ملا ابن ملجم لعین الدین ۔ نظر اکیارہ فی تیغی کی تہیں

نظر تیغ پر جب پڑی شاہ دیں ۔ کری رد شمشیر گمراہ سے

بدرگاہ حضرت شہی الاغا ۔ بیٹھ پر لگا تھہ ہو فا

لگا عرض خدمت میں کرنے لعین ۔ کہ تیغا میرا کیوں نکلو شا میں

ہر ایک نے کئی کہ یا مرتضی ۔ بتری نظر کو شاہ کیوں ہو رہا

بگفتا کہ تیغ تو چون قبول ۔ کہ تیری مرا دار سی ہو گی حصول

یہ سنکر لگا رونے وہ شقی ۔ پڑا درد سی بر زمیں ہو رہی

پس ایسحال کہنے لگا بی حیا ۔ نہو دیگی ہرگز یہ مجھسی جدا

چو دیدند اہلِ محلت سو ناک — جڑ کٹی لگی آب بر روئے خاک

ہوئی دیر کر ہوش میں شاہ دیں — جبھی لوگ نے جا سنایا انہیں

کہ اس طور ہم پر ہوا غم اور الم — یہ کیا ہی تمہاری ہوئی چشم نم

وہی تو لی ہوا واقعہ فاطمہ — عمر فاطمہ کی ہوئی خاتمہ

یہ سنکر ہوئی یا رسب بیقرار — لگی غم سی رونی زار و نزار

مدینہ میں اکر خبر یہ ہوئی — خیامت کی ساری علامت ہوئے

لگی رونی سب رحلی در زبان — لگا کانپنے سب مکین اور مکان

گیا ان تک کر ذوں غم الم کا بیان — ہر ایک اس طرح سی کہ بس زار یاں

کہ صبر و قرار اب یہی شہر سی گیا — ہر خص ہوئی بضعت مصطفی

عمر سب ہوئی بیت اور نصف سال — خدا ہوا فاطمہ کو وصال

ہوئی جس شہر رمضان کی سویم بدیہ — کہ خاتون جنت بجنت رسید

خدا یا طفیل وفات بتول — دعا تجھ کو گنہ گار کے کر قبول

نکر یو گنا ہو نہ میری نظر — بحق شاہ خیبر گنہ گار بخش

ستا عورتون کی جب اوسکا کلام — نکلی ائسی فی الفور باہر تمام

اوسنون بات کہی لب عورت خوبصورت کی — نہ تنہا حسن میں کوئی اوسکی مثال

لعینہ کوکہی تھی خط نامہ تمام — بحویلی تھی مشہور در روم شام

پڑی اس ملحم کی اوسپر نظر — ہوا عشق میں اوسکی وہ بیخبر

گیا پاس جب اس ملحم لعین — لگا کی جبا کہنی اوسکی تئیں

کہ تو کس قبیلے میں ہی نازنین — کہ میں حسن ایسا ندیکھا کہیں

لگی کہنی اوسکی تئیں بی حیا — منم از قبیلی تمیم ابربا

قبیلی میری کو خوارج کہیں — ولیکن نی کہا ای ملحم لعین میں

کہ شوہر میری ہی کوئی ہی مگر — وہ بیوہ ہی یہہ بتا زود تر

زن فاحشہ نی کہا ای جوان — میں بیوہ ہوں شوہر میرے کہاں

یہہ سونکر کہ شوہر کی جو ہو طلب — مجھنی دی جواب اسکا جلد اسی آن

کہا ملحم شوہر کے ہی جستجو — ولیکن اگر ہو جوان خوبرو تر

بگفتا وطامہ مجھی قبول — کہ دنگا کہی میں نہ تیرا عدول

بفرمود حضرت امیر عرب
که دارد شود از تو صورت عجب

نمایی تو از گفته بازن شنید
دلیلی مطلب نخواهی پرسید

عرضی اون کیا ای شهی لافتا
مبین حاضر سون میر اکرد سر جدا

میر فرمانا بجز برنه ادی قصاص
کری کام ده جب تو پادی خلاص

منی از مخبر صادقی این شنید
که نخلو کری این ملجم شهید

لگی کنی پیر یون ولایت پناه
که جا سخت کوفه کی ای رو سیاه

رسیخ خوارج رسان این خبر
که مری حق نی نجلوادن بر نظر

چلد چلدالیا چو نیز از گمان
گیا زود کوفه کی ده در میان

ده هر ایک محله مین بهرنی لگا
سیان منج جمیدر کی کرنی لگا

چو ناگاه آیت کریمه بهو خالعبی
صدا نامی دگانی کی او سکی تئی

او سبو فت او سی لگی در گرگا
دف دنی کی ده کا نسنی ای ندا

لگا کنی دل بیچ ایی ده یون
که جا کر منج انکی تئی مین اردین

لگا کنی او نکی تئی ناستود
که او جلد خبر توف بانگ سرود

دگر نه تو جلدی مجھی دی جواب
تد بکھی کاہر گز نہ مجھی تو بجواب

لعینی کی جو یہ بات بھوپجی بگڑ گئی
ہوا بی حیا بات سنکر خموشی

لگا کہنی اپنی وہ دل میں دغی
کہ واللہ سب سچ کہی ہا علی

کیا کہا میں اسی شہر میں آنکر
مگر یہ قتل ہشمی نام ور

بگفت ار زنی ماجرہ این بلید
اگر من کنم مرتضی را شہید

تو اقرار ہا دغا کیجیو
او دیری ہمن دغا دیجیو

کہا میں ہون راضی ہیو گی دغا
او رہیں راضی اسی باتمی اقربا

لعینہ کو کی تیغ اپنی سیدھ
نصیب دردہ غم جان خود را ببرد

سنا جب کہ آیا ہی شیر خدا
جلی کو فیان شاہ کی پیشوا

کیا جلی سب نے ادب سی سلام
صغیر و کبیر اور خاص و عام

مبارک بلی کہنی سب شاہ کو
امیری عرب صاحب جاہ کو

جو کوفہ میں آئی علی مرتضی
لگی پھرنی سب کو جا بجا

ازاں بعد مسجد میں آ شاہ دین
لگی پڑھنی منبر پہ خطبہ کہ تمکین

وہ بولی نہیں وہ نکلتی ہوں تجھی
کہ عہدہ برآ ہو بری مہر سی

کیا کیا مہر بھگا دشا ہڑا
کہ مجھی نہیں ہو سکی وہ ادا

کیا مہر بری کہ نہیں شرط نہیں
تو کڑا بن ملجم اسی اب لفظ نہیں

کہ اول درم میں مسیح سے ہزار
دویم کیا لوں دنی میں زبا نکار

سویم قتل کرنا شہنشاہ دین
بجا لے تو ان میں شرطوں کے نہیں

کہا کیا مال لونڈی قبول
نہو مجھی قتل ابن عم رسول

علی کا قتل مجھی دشوار ہی
کہ وہ سب سے بہلوان لوگا سا لار ہی

کہ نازل ہی شان اوسکی میں لافتا
علی مرتضی شیر خدا

اوڑ کیا ہڑا ایک حملہ خبر کی نہیں
کیا مہد میں جنگ ہی لڑ دیکھے نہیں

کیا تیغ سنی بحر اندر دو نیم
زمیں میں جہاں جا کی رستم زمیں

وہ بولی زن فاحشہ یوں ادھی
کہ زر دو کنز ک میں بچے تجھی

دلی جا کی کر تو علی کو تمام
بری باپ بھائی کا ہوا انتظام

اگر بری ملنی کی ہو آرزو
تو کر جلد دشکام کے جستجو

مجھی حرف بی بی اولاد کا — کہ ہو کر بلد بیچ ٹھاہر جفا

سنو یو بی کوئی آپ انکو دری — کہ بی بی کے بیہ فریاد بر تشنگی

پڑی ایک کربل جگہ کی بیہ بی — ملی خاک تنکی خوں میں رنگ بی

کہ بی بی بی سی دو سو ہی کو شہید — تلد وین نبی سی جدا وی بلید

پسی از حاضرون غائبونسی کیو — کہ شاہ شہیدونکی غم میں رہو

جو گریہ کری اوپہ صابع نہیں — صدا دی خدا اوسکو فضل برب

اور نہ بی اوپہ پسی شیر خدا — اما مونکی ہمراہ گر کو چلد

مجانہ شہید شیر شاہ پاک — مقرر کی نہیں لقمہ خورد اک

کہ اب کوربلا کی گردہ تشنگی — اور اون نہیں کو زیر کی آبدی

شب جمعہ رمضانکی بیسوین — عبادت کو کرنی شاہ دین

لگی پہر نی گہر کی اندر قدم — خلقت کو لگی دیکنی دمبدم

یگفتا کہ صدقت تو یا مصطفی — تلد سب ہات قول رسول خدا

عبادت بنی آخر ہوئی ساری شب — ہوا متصل وقت صبح کا جب

پسی لر محمد بغمت رسالت پناه — نموده سوی زاسب منزل گاه

به دیکها که بی زبر منبر حسن — چو گل در چمن شمع در انجمن

شهنشاه فرمود امی دلفروز — گی ماه رمضان کی چند روز

کیا روز منبره دلوبت بآب — لگی دیکنی دست حیب بو تراب

چو خورشید نامیده دوز سر تلین — چو دیکها تو بیٹها بی امیر حسن

شهی دبی یو چیا لصید در دوز — کربا فی بی اسی ماه لی چند روز

کیا رعد منقده ربی یا امام — بیه سنکا امیر علیه السلام

محاسن به دست مبارک گیا — که که قتل بری بی بی الطوا

پسر اقبل جابی بی اهل بیت نماد — وه نامرد بی از قبیله مراد

بیه سن ابن ملجم لی شه بی ندا — لگا خوف بی جان بی بی حیا

آوبر رونی لگا دیان شبی نا مور — محاسن بهوی ساده کی زیر سر

لگی گردنی او سوت محاسن تمام — کبی شانه لی بعد از ان سر بهلام

که بی لوبنی مری بی در نا بین — وبنی جان بو کو فیو تم لعین

کیا شرط اپنی نوج لا بجا — کہ مسجد میں آیا علی مرتضیٰ

دہنی نیکی تلوار زہر آبدار — بغہ بست دندان جلد نابکار

رہنی ملا سبی جلا کی مسجد مین سو — چھپی در ضرور تو تمی دی سنو

ہوئی جب کہ فارغ علی از دعا — دیا صبحی مسجد میں سنکو جگا

کہا اللہ کی یار دیر ہو کب نماز — تمہارا خدا و نبی کارساز

جگا سنکو محراب مین آکی شاہ — لگی پڑنی اوسی جا نمازگاہ

کیا شیث مردود نی جا کی وار — گیا زار کو چوک دے نابکار

دو ٹکڑی ہوئی تیغ محراب پر — کہا خوف سبی نی حیا بھاگ کر

کیا ابن ملجم نی ہو مضطرب — گئی بھاگ تیغ مین کرون دراب

کیا شاہ نی سجدۂ اول مین — نکرنی دیا سجدۂ دوئمین

لگی تیغ سر پر شہنشاہ کے — علی مرتضیٰ صاحب جاہ کے

دریدم یکباری شہنی محترم — کہ حقا گئا زخم ہی بر سرم

بہ سنکر تکان نی رب فلک — لگی رونی حور پریان ملک

کہا شہنی پانی سی تازہ وضو — چلی طرف مسجد کی فرخندہ خو
جو در صحن مسجد رسید ان دنی — بطن دامنی پاک سی آ لگی
ہرانک نے لیا اونکا دامن بکر — لگی کہنی جامیت شہی با سوز
اونہی پا لگا اس چھوڑانی لگی — چلدہا نہوا من مچانی لگی
کہا مت کر دنیخ انکی شہنی — بہ مرنی سی بہتری ہی اندوہگین
جبی علی یہ گفت ای فیلگاہ — بہ کہنا کری ہی دلونکو تباہ
چو اپنی حرف شاہ شہی دین شنید — کہا سو لگا اس ماہ بین بین شہید
ہرا شیخ سو اشاہدین الوداع حال — چلا سوی مسجد بدرد و ملال
کہنے بیچ مسجد کی شاہ زمان — کہڑی صحن مین سو کی دی دین اذان
ازان بعد پڑہنی لگی دی نماز — خدا سی لصد شوق مجز و نیاز
روایت کنا بو ثمامہ لکہی بیون — بیان مین زبان نہ دی ہی کردن
شبی کرنا تہا گہر فطانت خواب — کہا لوٹی اوہ اپنی ملجم شہاب
خمر سی وہ مرد ود سر شار تہا — بدل فاحشہ نی دیادہ جیفا

گفتی چو بود طفلی نابوده ز رابطول — خالی بعد از آن این عم رسول

بیسکند شهی دین نی او نکو کیا — کم ضابر بیو بر رضای خدا

گفتی رادی ست بیسکند کلام — بیو ادای دیلد مسجد تمام

گیو شاه ده گون تهابیو فا — کم زد بر سر پاک تیغ جفا

گیا شاه نی تک تحمل کرد — تمهاری ده آتا بی اب رد برد

بیه گفتی بین رادی بسوزد دغان — ده گهد بین جگالی بیو اتها نهاب

جو بیتی جگالی نی دیلها شفی — بیه لبشان عملش بیت دزخی

بسی عجم نگفتا که ای بی حیا — کیا تو نی ز رحمی شهی لافتا

بیه جایی شفی بون نفی مینی تهما — که ناگاه نلی گفت آن بی حیا

بسی عجم نی او سکو بیگر کرشتاب — لی آیا دلی تهی جهان بو نراب

بیه فریاد یا حضرتی ای بی تمیز — بر ازمین نمرا کنا کیا ای عزیز

دیا این نلجم نی شه کو جواب — بیه کیا بات گفتی سو عالی جناب

گیا شاه نی گیا گیون ای لئیم — گفتی تو نی حرز ند مرزی تهیم

بیہ آدمی مسلمان ہی بلکہ لعین — کیا خوف سی جیور مسجد کے تئیں

جو ایس خبر در گوش ہر یک رسید — کہ شیر خدا آب ہوا ہی شہید

چلی مضطرب ہے کی کوفی تمام — علی کی مسجد ہیوا اژدہام

کوئی جا کہا امام ہوئی ہی ہلاک — کہ مسجد ہی رحمی پڑا ہی زمین

امامون نی سنگر خبر ہولناک — عمامی سر دن سٹی ڈالی بخاک

لگی مارنی دست رخسار پر — پریشان لگی کرنی زلفی بسر

لگی کرنی غم سٹی نالہ فغان — ہوئی بعد ازان سوی مسجد روان

جو دیکہا او نہوئی شہنشاہ کون — کہ ہن غرق تا سر ہیدر یا ہی خون

فد میوسی آکر ہوا ناگہان — ہوئی چشم سی اشک حسرت روان

او شاہ ہے اپنی سی چون بوتراب — لگی خونسی کرنی دوڑ ہی خضاب

لگی بعد ازان کہنی یون شاہدین — کہ جا ر ملون حمزہ جعفر کی تئیں

او را سی حال مین ملون یا رسول — کیون فاجرا جا بر ہوا طول

لگی کہنی شیخ سی شیر و شبر — کہا ہوگا سیر تعبد پدر

لگا لو نسی کنی وہ بد بخت دہر
کہ لای ملا کر ہم اسمعیل زر

شہنشاہ گفت مجنی جبا
قرہ بھی بہ شربت اگر ہو تا

کہو تو نی دیکھا ہی مجکو خواب
بہ کہ سجدہ کرنی گلی بو تراب

قیامت کی دن آکو جیو تو گواہ
ہلن اسمعیل ای صبح کچہ اشتباہ

کہ جس رفیدسے ہم بہ آیا رسول
امرا در ہیں کو کیا ہم حصول

کہو تو نی سو نا بنا نا مجھی
گہرا بی بہ بحر کرو جیون مجھی

بہ سنکر ندا بی بیان زار زار
لگی روبی اور کہا بی بچہاڑ

جو فرزند حضرت کی آیی خام
لگی جو منی دست دہا بی تمام

ہر ایک یون کہی تہا بد زود الم
ہمین سکو سو نا شہی محترم

اگر ہو نی سر پر ہمارے رسول
نہو نی دنی در جہی نلول

بلی نجم سنی بکوئی گری بی حیا — کہا سچ ہوئی بلی مجھ سی خطا

لڑاں بعد مرمود فرخندہ خو — کہ اسکی بلی فید اندر رکھو

کہ جس تناول کرے وہ بھی — اوسی دہبت کنلد و بلد دائمی

اگر بلی بمقدر زندہ رہوں — جو کچھ چاہوں اسکی بلی بلی کرد

دگر دار فانی سے ہوں بلی فنا — کرو اسکا ایک ضرب سے سر جدا

آمامون نی شیر خدا کو ادسا — دبا ایک کلی کی اندر لیا

پسی از انک ساعت سکے دی بازبی — مدر کو ادسا لی جلی گہری تہی

صبا بی جلی اسقدر اشک بار — کہ بارد نا سکا رہے بہار

سفیدی دمید از مشرق پدید — لگا شاہزادی کہنی سعید

کہ وا رسید وقت سحر مشرق مرا — بحوجب کلی کے دی ادسی بی

لگا پیر کہنی شہی محترم — کہ آں بر دو خورشید چرخ کرم

کہ لا و بری یا سی تربت شتاب — و بالذکی شربت بعالی جناب

بیا شاہ نی اور کیا وہ ادسی — طبیب ادسکی لیتی روانہی

ببہ فرجانا کہلتوم سنی ای جگر : شنا بی تو مجرہ کنا در بند کر

کہا بد تہ کی جلد لبسی او ن بدر . فضل آی تا ہر شبزد شیر

ہوای پاپکے مدد سے دی غموم : جو گل بژمردہ زباد سموم :

چو دیکہلی تو خاموش ہلی شارین . گی ایہی جبانسی کہلد برین :

حسین وحسن بیمت رونی لگی . زہین پیہ انکو نکو بونی لگی

کہ ہمپر دلغا یتمی بڑ یے . فلک نے میز ہم سانہ کبے کری

در لغا جلاد حب ذوالفقار . در لغا گیا سر در نام دار

در لغا گیا شاہ عالیجناب . در لغا گیا حضرت بوتراب

زرد رو دالم سب زہین آسمان . لگا گمان ہنی سب یکلی او ر یکان

چہل سال گذری زہجرت نبی . خدایا سی ہوئی نبی کا ولی

ترلیشہ برس کے عمر سب موئی . علی کو خدا سے ہوئی کا ہوئی

الہی طفیل علی شاہ دین . عطا کیجیو محکو خلد برین

تیری فضل خاسون ہنی اسید ہو . کہی علی مشکل ما برآر

THE UNIVERSITY OF MELBOURNE

Library Digitised Collections

Title:
Jang nmah-yi Karbala

Date:
1278 [1764?]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23316

File Description:
Part 1

اگر جوئی ہوتی خیر النسا
تسلی بہت کرتی بر حال ما

جگر گوشۂ مرتضی و بتول
ہوئی درد غم سی نہایت ملول

کہ جتنی ملایک تھی بر آسمان
ہوا خون آنکھوں سی سب کی رواں

جو تھی شہر کی بیچ عورات مرد
ہر ایک کے ہوا تھا نیٹ سو درد

علی نی ہر ایک کے تسل دیا
و لے ساتھ لے بہت سا کیا

محباں آن منظر لا تھا
طلب کر و نعمان جراح کو

چو جراح زخمی شہنشاہ دید
بگی آہ سرد از جگر بر کشید

وہ کرتی لگا دیکھن گریبان چاک
اور دستار سر سی پڑا لی بخاک

کہ یہ زخم ہی تیغ زہر آبدار
نہ اوس کا مرہم بریں زخم کار

بہ ہستی ہی ہوا گر ہی عود عاد شور
بگی رونی درد سی مرغ و مور

چو اوس کی شنیہ اکبوں در رسید
ہوا فاہ سا حال سنجیدہ دید

اوسی شب امر ولایت پناہ
گی خجرہ اوزر کہ تھی خوا گاہ

در اندم بلای حسین و حسن
شنائی وصیت کی اونکو سخن

وہ خط پڑھنے کی شیشہ ہلال مانگا — شفی کو دیا بھیج اور خط لکھا

کہ اپنی زرہ کا رسی ایک بھیجو بہر — چڑھ دریا میں ڈالی بر بن جانور

چلے ساڑنی سوار سوئی پہنچے — فصار ایہا یہ درختی رسیدہ

شتر سی اوتر اوسنی کیا طعام — اوٹھا درد اوسکی شکم میں گیا

سبہ گرگ آمد بر درخت — درید شکم او بدندان سخت

مبارا وسکی بیٹی رہی بر درخت — کئی گرچہ حملہ بہت اوسنی سخت

ملازم حسن کا تہا ایک نیک بخت — چوتا گاہ آمد بزیر درخت

وہ خط اور شیشہ کو لیکر چلا — وہ خط حسن کو کیا حوالہ

حسن اوسکو پوشیدہ رہنی لگی — کہ وطن سے بھید مخفی رہے

کہ خط مصلی کی نیچے گرد — کہ مختار کو نہ خبر ہووے

چلی کوچ کرکے وہ نسی امام — کیا آمد سنہ کی اندر مقام

مدینہ منی حاکم تہا مروان لعین — رکہی تہا وہ ظاہر محبت بیچ منی

زنی تہی دلآرام لیلونی نام — وہ مرد و مردان کے گرگی

در جواب دوست که مختصر حسن کی شہادت قلمبند کرے

مجلس چہارم در شہادت حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ

روز سہ کے بعد از شہی ذوالمنن سر بر خلافت بہ آئی حسن

کہ نہا جمعہ رمضان کی اکیسویں پڑہا خطبہ منبر در شاہ دین

اور کر حکیم حب شہا او دردد نصیحت بہت خلق کو کی نمود

کہ شاہ نی کوچ تو صل گیے وہاں جا کی مختار کی گہر رہے

زہ پیش نزول شہنشاہ کے اوسی پون تہی پیغام گراد کے

کہ جو قوت آوی نہری گہر شہر تو وہی ز راد سکو ہیں دون جگر

وہا مر نہ ہیں شہ کو تر ہر ولی کچہ نہ اون ہیں سوا کار گر

جو کچہ ہی کہتا کہ دشمن سے کیجی جہاد اوسی کہتی اسطور عالی نراد

کہ ہار رو کر دن کسی اب ہی فساد ہمچہی زات دن نفس بسی نہی جہاد

اسیجی بسی نی لکہا ایک خط اور نو دسی خط کا مضمون تہا اسی

کہ یعنی وہاں سہ دغہ انکو زہر ولی کچہ نہ اونکو سوا کار گر

باد گفت مردان باسما برد ... نصیحه مکرد فی کن تو این گفتگو

اگر بماند حسن شوی تو ... کجا دست یابد وصل جوی تو

بهزاد یونوی رسمای باسی ... لگی بات کهنی بردن از قیاسی

بگفتا زن بی حیا این سخن ... دفع کاهنی جانتی هوی هن فن

دیا زهر لای اورا وسکو کیا ... که این زهر کو غصه هن دی لاز

جب آئی گهر اوسکی شهی یاصفا ... ملاز شهد هن زهر اگور کنا

وهن اکای فی الفور دکر دیا ... شلم هی نیث در دشب کور یا

گی صبح در روضه مصطفی ... که تهاسب مریضو نگادار شفا

شفا هوئی شاه کو زود تر ... وه کهنی لگی ای شهی نام در

چهو ماری نبری گهر هن آئی هن تر ... لی آؤن شتابی شتاول فو کر

رکهتی تهی همیشه سی حضرت امام ... بخرمای تر میل مرغبت نمام

نه انکار لای شهی نام دار ... مدل دار نشگفت خرما بیار

ملاز زهر این خرما اگور شهی ... شهی دین شتاول وی برلی لگی

نگاهی مردان مکار نشین
که ایک بهید کنا سنون نجه سانه پین

مثی نیجاؤن محلو حلقه کیا پاسی
سرو پاؤ مصری دلاؤن بجاسن

بگفت انکه مردان بگو کار خویش
مرا مطلع کن یا سر از حق بپیچ

کیا جا حسن کی تو گهر کو دلیر
اب اسما کی دل کو حسن کی سیر

مبه گذه نجه بر عاشقی تو ای نیرد
محبت نیری او سکی دلمین نرید

چون بی جنان زر بقد دید
در گرد عده خام از دی شنید

چلی بی جباده به سنگر سجن
جسن محبتی کی گی کرده زن

حسن بود اندر سرای عقل
در آید درون خانه آن زن محل

چو البسونی کرد انجا مقام
با سما فرا گفت قصه تمام

چو اسما شنخا می گذه در لوش کرد
دلدی حسن را فراموش کرد

پس البسونی پیش مردان شرفت
از درد دل ظاهر همه سرگذشت

که اسما شده مبتلا مبر نرید
که بر باد داد کرد و نیا خرید

شنید این سخن حاکم نامدار
خوشی و خوری کرد آن شب شمار

یاد گفت

شہنشاہ آہ از جگر بر کشید — گرفتا خون بہنی ز پائی شہید

چو عبداللہ عباسی نی کور کرد — بگرگی مارنی چو کور کرد

بفرمانا حضرت نی ای دوستدار — ابسی چو زینہ کوری نی انکار

نہین سو خبا طاہرا اسکی تمئی — رہیگا بہ اللہ کے بد بنا و دین

نہایت دردم آہو ابر قدم — لگی کہنی حضرت بد رود الم

کہ بہنی چیا تمایان دوستو — امان یا دنی او در دبختو

ولیکن بہنی جانا ہون حسن چای کر — رہی مبری ہمراہ غم سر بسر

آئی دمی جراح کو سب بلا — وہ اوذنی زخم دیکہتی ہی کیا

کہ یار عصا سار بہنی بچیا — رگو نہی اثر زہر کا جا ملا

خصوصا وہ جراح تمایر ہتر — رگو نسی لیا کینہ سار از ہر

چلی وہانسینی دل گیر ہو — رہی آمدہ بہن غم گیر ہو

گئی پاس مروان کی کہنی شتاب — کہ گرہنی ز بے آئی ہنی عالی جناب

لگا کہنی مروان بہ ہیز آگہ — او لی نرطای موتہو تکی پی جہا

به فرمایا اسمارکه تو بهی تو آ — میری ساته تو بیٹه خرمو نکو کها

وه کهنی بهی حضرت کی آئی جنهی — جو لی زر خرمی تهی کهانی لگی

بخرمائی اوشاه دین دست برد — از انملگی سمفت خرما بخورد

اثر زیر خالص به شکمش رسید — حسن دیست خود را ز خرما کشید

گئی صبح کو روضهٔ پاک مین — شفا بائی او سلم شهنشاه نی

چلی بر وصل کو حضرت امام — کیا دوستونکی وه گهر جا مقام

ایک ایسے تها اوس شهر مین وه درخی — مخالف تها وه اهل بیت نبی

جهی آیا مسجد مین وه حیله ساز — شهنشه تهی مشغول وهان در نماز

وه دل مین رکهی تها حسد سین نفاق — او رطاعون مین ملعنی کا تها اشتیاق

شهنشاه نی جب ادا کی نماز — گئی سینه در کی او پر پاک باز

لگی پر تهی وهین شاه امت حبیب — چلد شاه کی سمت کو وه خبیث

رکهی تها مکمل وه خنجر تهالدار — زمین مین چلد شه کا نا نهار

رکها شاه کی پشت پر جونهی پا — کیا وار ظالم نی وهنا

سوی جلد سید اہ حضرت حسن
نگاری کہ او سنگ جلد زینبی

کہ دیکھا ہی بی مصطفی کو بجوراب
دگر فاطمہ حضرت بوتراب

بلا تی ہی بی مجھی اپنی رو برو
تو پانی کو لداب کر دن ملی وضو

یہی بات کہہ ہا تہ لبنپا کیا
مہر دیکھہ کو زلیسی پانی پیا

کہا شاہ نی دردسی آہ بھر
کہ تنگی ہو ہی سر اب جگر

کہا لد حسینی علی کو مخاطب بلا
کہ بہای تبر اخلد کو اب چلا

چلی رونی دلسی زینب یہ سن
کیا چل حسینی اب بلدی حسن

خبر سنکی جلد لیسی آی حسن
حسن نی گلی لیسی نگای حسین

بگفتا ی برادر بہ بی درد سوز
مبر اتبر املنا فنات کی روز

منی شب تجہی دیکھا نبی مصطفی
علی ولی اور حق خبر ابنا ہ

او تنہا جاگ کو زلیسی پانی پیا
کہ بی نی ہی تنگی جگر ہو گیا

سنی جانتا اسمین کہا نبی بلد
حسینی علی نی دو کو زہ لیا

جو جانے او سکا کری آب نوشی
حسن نی لیا چھین کو زہ بجوشی

جوالبو توئی نزد اسما برفت
لبا مو بتو نکو نصد اشتیاق

شب جمعه اد لبست بعضم صفر
اد رنها باسی اد سکی دم برآ کها

اگر دیللی کوئی اندر میان
کنون که بیه حضرت نی مشتاق تهی

مذ بکهی تجه کوئی تو مرا کام سو
اد سیدم گی وه محل کی اد پر

اگرچه تهو دے ن بی بیان بکنا
جو دیکهی تو کور انکها سی مذ ها

وهی پا جه بر کنی دال کر
کنی چهللی یا نی کی زندگی

او تر کی محل سی چلی وه شتاب

ارد کرد ظاهر سه سرگذشت
کر رکهتی تهی شنتی دل اپنی نغان

چلتی وه محل کی طرف بد کها
ادر کهتی چلی دل مین بوون بجها

وه بوجهی لعنت بکبون آپنی بهان
بجهی رات سه بیجر کی شتاق تهی

به دل مین کوئی محبی بی دارسو
جو دیکهی تو وه ان سونی مین شبر

ولی سونی تهی بگرد راه وه
ن ن ان اد سکی گیرتی اد پر مهرکا

لگی ملنی انگشت سی بند گیره
وه جو جهنر تهی سو سلامت رهی

بی گیر کو اپنی نصیدا ضطراب

حسین هوی کربل بنی نشسته دین — که هو خون بنی غوش نازک بدن
اسیو اسطی بی محل او عسکا لال — بتبر ساری شهید دنیی صاحب کمال
سه گیه بات بهای لبا در کنار — لگی روئی اشک سی یا زار زار
هوا بی بسون بها بیو بگو ملال — نه تهی تاب دیگی گوی بی دیق حال
حسین علی گفت ای شاهدین — دیا زهر کسنی تمناری تئین
کیا به گیرانه تو ای انسان نهین — کری عیب ظاهر کسو کا کهین
روایت بی خلوت بنی اسما کی تئی — بلد کر کیا شاه نی دی لعین
کی تو نی فرزندیری نبیم — هوا غم الم دیگی او بر عظیم
ابهی او تشنه شتابی بها بسی لگل — نجهی اسی ستم کا هیو جلدی میل
تو هرگز نیاد دیگی دنیی مراد — نه بهونچی گی مقصد کو مارف اد
لگن کی وه گر سنی باهر گیے — هوا بی او سی آسمان پر گی
هوی او سجگه بسی وه انسی نشان — نیابا کسو نی بهر او کهان
روایت که کلثوم غمناک گو — کیا نه نی لد قاسم پاک کو

زمین و باد و ہوا کوہ کی تمنا ہے
لگی ہے سر سے تمنا جبھی آفتاب
رہا طلب آگونہ تہمتی تہی ہو
حسن کا ہو اسیر سارا بدن
کہ بی بات معراج کی تمکنی باد
کہ دیکھی تہی حسب بین وی دو محل
یکی سرخ تہا او دیم سبز رنگ
صفائی تہی اون ہیچ ایسی عیان
لگی یو چینی سرور انس و جان
بون رضوان لگا کہنی ای دد المنی
تہی نی کہا یہ دوزخی ہن کیون
یہ سن بات رضوان ہوا اور
حسن کا زیر سی ہیچ جیرا ہرا

لگی سر سی تمکری ہوئی زمین
لگی زد کرنی وی عالی حباب
جگر کے پری آگی مضاد لوگ
حسین علی کو نہاری حسن
کہ سر تہان را نبی ہر کشاد
نہایت مصفا تہی او دلی مثل
نبی ہوگی دیکھ کے او یکو دنگ
کہ آنا تہا او سمین نظر ہر عکس جہان
تہای حیرانی یہ کیکی نگاہ
ہن ارکہی تو مالک حسن و حسن
ہن اسیات سی اعجب ہن یون
ہن نی کہا سن لو عالی حباب
یکل ہی سر دسی اوسکا چہرا

لگی رونی ست بے بیان زار زار — تسلی کرن تہی ستمہی یا مدار

نصیحت وصیت سی کرتی فراغ — علی فاطمہ کا سوا کل چراغ

اکہا دل ہر کس ہجرت مصطفی — حیدا کس گئی حب حسن مجتبی

سوئی نہی عمر چہل او ہفت سال — سوا حب حسن کو خدا کا وصال

دیا غسل کفنا یا حنوط ہنر — دو تہا جنازہ کو طیار کرنہ

چلی کنکلی وصہ طرف پاکباز — او تار جنازہ او کی نماز

سوا لبہ تنی مردان کو نا پزیر — کیا آ جنازہ پہ باران تیر

سوئی مسجد جنگ کو بار سب — منع سب کو کرنا تہا عالی حسب

کہ کی ہی وصیت حسن نیک خو — نہو جو مدینہ نبی نو جنگ جو

نمانی گی دنی ہرگز گمراہ کیا — مبہ واز الدہان نہ کیجو دغا

کیا جا دفن ما کی روضہ کے پاس — چلی ای گر کوی دل نبی او داس

لگا فاتنی سب رنبی فند سان — بڑا دلمولد در ملکی دنیان

خدایا طفیل شہادت حسن — وصہ کا نکر جلد اندز دو طن

بلا لدی جا کی وہ قاسم کے بھی — کہا پاس آ میری ای فہ جلی
بگڑ ہے نہ قاسم کا رونی لگی — رہی پیہ انسکو نکو نوبنی لگی
بہ فرمایا قاسم کی ابن رسول — نہ کیجو اخی کی کہی کو عدول
پڑیگا جیجا جا کی در کربلا — سنو در کھد دشمنان مبتلا
فغان سب کریں گی وہاں شہ لب — کہ پانی ذرہ سا کوئی دیوی اب
جیجا کی قدم پر تو سر د بجو — تو بہ نفد جانکا مدد کیجو
دہائکہ کے لعونید کہ ای خان جا — کہ جسدم بلد ہی تو ہو تبلد
جو ہو اسمانی بڑھکی تو کیجو عمل — نہو عاقبت ہی تیری کچہ خلل
کہا کے تہہ اسکا پکار مری حسین — بہ سی تو رد بدہ سری دل کی چین
بہ فرمایا قاسم سی دختر جلدن — جو ہی تیری کرنام زد ابن زمان
کہا بہائی لنت مہ کی ہی قبول — جو وقت آن ہو نجی کرونگا حصول
شب شنبہ دہ بیستون تہی صفر — اولشتی نگاہ ہ کاسب جگر
ازان بعد سب بے پیو تکو بلد — جگی سی نگانی لگا بجنی

ازان بعد مسلم کو رخصت کیا
بدست مبارک یہ خط لکھدیا

زبکہ بطرف مدینہ بشد
ہرآئی سفر زود طیار شد

وآخر کو جا بر مزار رسول
عبادت زیارت کی لے حصول

دو فرزند اوسکی تھی جسمیں جمال
جلا لکھی اونکو وہ صاحب کمال

عرض جا کی بھوپنچا کوفہ امام
کیا دار مختار یہیں جا مقام

جو ناگاہ یاروں کو پہونچی خبر
کہ اوترا ہی وہ دار مختار پر

دیا خط شہنشاہ کا اوسنے پڑہ
کیا پڑہ کی اوسنے کہ شاید یہی

اشارہ ہرآئی کوفی تمام
لگی کرنی بیعت بدست امام

جو اگر اوپایی تو اوڈشتاب
سنہی اسنگی وہ بغا کا کیے حساب

لکھا ایک مسلم کی خط بازنام
کہ بیعت نبودند کوفی تمام

روانہ کیا خاص شہنشاہ کو
دیئی پہونچا وہ صاحب جاہ کو

لگا پوچھنی سب کو ای مرد یاد
کہ مسلم ہی کسکی کردن نکرد

دیا بعد ازان اس معقل کو زر
کہ احوال مسلم کا دریافت کر

مجلس پنجم بیان نمودن حضرت امام مسلم بطرف کوفه و رسیدن و شهادت یافتن

رودلیتا کرن راد وبان لبر ۔ سبوی جمع سب کوفی قاضی بگر گئے

قسم کها لکهی انکبوتس خط ۔ اور مضمون خط کی بهی سب انکهی غلط

که آؤ ہماری طرف کو امام ۔ سبوی بهلی کوفی تمهاری غلام

شهنشاه دیده عرض کنجو قبول ۔ گواه اسی سخن خاصه اور رسول

عرض انبسوتس خام تمام ۔ وبا خاصه دهلی ن نی رسن امام

وه سب خط بروی اخر لکهارت خط ۔ عبارت خط کی لکهی اسی نمط

که لکنوت بهوتی تمهاری تمام ۔ فلدن اور فلدنکو علیک السلام

رفاقت تمهاری تو ظاهر هوئی ۔ اغدرشنه محبت بهی بهوئی

تمهاری رفاقت کو گر هو قیام ۔ بهی آؤنگا کوفی بجلدی تمام

وحالا اچی مسلم ابن عقیل ۔ بهی بهیجا بهی طرف بهی ذکیل

هر ایک بلکی مسلم سبی بیعت کرد ۔ دی خدمت بهی سب اسکی حاضر هوے

بروی جب تمهارا بهی اعتبار ۔ لکی محکو آوے نیه بهی دوستدار ۔

ازان ببر

یلدریا دینی اوسنی وه درشت خو — سعبد دشقی کو کیا رو برد

لیاد بکه اوسنی جب جاسوسی کو — نهایت کیا دلمی افسوس کو

کیا ای امیر بنی خدا کی قسم — ایلچی بنی بلدریا شهی محترم

وه آیا تها بری گردن وقت شت — که تنها ایک تنها بدر دو تعب

مجهی دیکر کو بسکو آی ایا — کیا تنی مسلم نواب بیٹه جا

کهی نوابی جاکی بنی زود تر — کردن عذر رهنی کا ایسه بر

وه بولا بکر نو فریب دیکر — حوالی بری راب نو مسلم کو کر

بکفتا بری بات سن ای لعین — سده دنگا بنی اسطور مسلم کی قسم

سزا اسکو دغا بی خدا کا غضب — شریعت طریقت بنی جایز نی کب

که جو شخص لی آکی اپنی پناه — اوسی دشمنی نسی کرنا تباه

سده یمان هر چند مردود دیکے — لگی پهر لی دلکو مسعود کے

ولی اون نمانا کو کا کیا — پهر آخر بشقی اوسکو کینی لگا

که ای کاهلی نهی جان نکلو غیر — مجهی کیا مسلم کی ایسی نیر

جلد لیکی کے رزدہ سکہ بختیا — وہ آخر کو مسلم سی جا کر ملا ہ
بولسوا سی مسلم نی مصحف مزگا — کیا کہا قسم نہ کردن نبی دعا ہ
قسم کہا کی مسلم نی بنوت کری — نہ سمجھی تہا مسہ اوسکی جثہ زرکری
ولی شی وہ حصت ہو مارہ فساد — خبر آگہی یہ بات زیاد ہ
دیکہ اوتر ابن زیاد لعین — لگا کہنی اسعد اسما کی ہمین
کہ لی نی کی روز سی ہی کہان — کرو اوسکی احوال کہو تم بیان
اونہون نی کہا اوسکو آزار ہی — کی روز سی سخت بیمار ہے
کہا ہانی سنا اوسکو فرحت ہوئی — جو سچی تہی آزار کی سب گئی
کہو اوسکو کیا ہی شب و روز کا — وہ آتا نہیں ہی برای مسلم
کہری کی اندر گیا خلوت — کہنی لگا کری مرد دو بات
کہا کسطرح سے کری ہی کلام — کہا تمری گہر مین ہی مسلم انام
کہ کری ہانی مسلم سی سخت نخا — مدینی خسینی علیہ سلام
وہ بولا کہ ہی سہ سر اوسکو خلاف — عبث کوی ماری نہان آکی لاف

پڑی اِنکی ویران مسجد نظر — گئی اوسکی اندر زدی عالی گھر

رہی دن کو مسجد اندر مدام — چلی رات کو وہانسے تمکام

نہ تھی اوسکو رمنی کی ہرگز خبر — سو کہی تہی ہر آن ہو منتظر

دریغا بنی دشمنِ بینوا — حسن علی سے ہوا یہ خدا

نہ قاصد کہ ازمی بیامی برد — امامی زمان را سلامی برد

کہ ناگاہ ایک گھر کے در پر لیا — جو دیکھی تو بیبی بی زن بارسا

اور تہی کہ نہ یہ اوسکی تسبیح بود — نبی پاک پر بھیجتی تہی درود

وآن سبز زن بود طوعہ تمام — گیا پاسی اوسکی شتابی امام

گئی حضرت کہ ای پارسا — بیا سا ہون پائی مجھی لا بلا

مجھی اجر انکا ہو خلد برین — وبا اوسنی پانی بلا دنگی تمکین

امام زمان گفت صد آفرین — خرابی بی مجھے مسافر لی تہی

مجھی اپنی گھر میں تو اب لیگی چل — خدا دیوی جنت میں تجکو محل

وہ بولی کہ تو نام اپنا بتا — تو اب حال احوال اپنا جتا

لگا نبی بانی که ای بی حیا
کردن جان او در مال او نیز فدا

او سبو قت او دن نازنانه بگا
کیا ای غلام اسکو قینچی چرخا

لگا نبی بانی خدائی حسم
سنبی نگکو دو نگا شهی محترم

نبی و علی کا مین هون دوستدار
نبیا مین جانتا محبکو ای نالگار

محبت مین آین نبی سی رکهون
بیاسی پر سن کا مین اصحاب هون

لگی اس او پر یا نسو کوی ڈالنے
علد مولسی نبی لگا بی حیا

بیاسی هوا کو ڈو غلمان هلاک
نهاب و اصحاب نهاد ات پاک

ملکی آه سرد از جگر بر کشید
که ناگاه خبر ای بسلم رسید

دو فرزند خود را بقاضی سپرد
زرا نجا جان را سلامت ببرد

وه تا ریک شب تهی شهر مین پهرا
لگا اب بر تا زیانه چلا

که حارص نبی دیکهنا شهی نامور
ایسے مین هوا آگی وقت سحر

که دیکهنا سی منی شهی ملک زاد
خبر آگهی او دن مامنی ژباد

غلد شی زهوا دسکی شب پوشمند
کهاب دزدون کی کرد قفل بند

برآئی

گذر جب گئی شب ہوا صبح دم
شقی نی رکہا گہر سبی باہر قدم

کہا او سنی جابکر بانی زباد
بری گہر منی بی سلم تک ذرا جا

بلا کر دہ عصمت کو کہنی لگا
تہاری نبی سبی سوار سلم بہ جا

چلا رخصت ہو کر دہ نبی بلید
بورد از رہ بیزن و در سبد

جو سلم نی پایا کی فراغ ند نماز
دہنی آکر افوج لی چلہ ساز

مقابل ہوا دونکی آکر امام
سبا تیغ کی کہنچ کر از نیام

ببک بار گی سب لی حملہ کیا
جوابی کردنی در رد کر دیا

لگا کرنی تیغ سے خونخوار گی
چلی بی حیا بہا بک یکبارگی

شقی کی خبر دار نبی آ کہا
ای عصمت بچہی ابہنگ کیا ہوا

یہ سنکر جزاد سکو بہی جو زب
کہ ابی زیاد اسقدر ہے مضطرب

جو رزبہ ہولا دن اد سے یہ کیا کہا
تعجب ہی جد اکی یہہ ہی شعبدہ

خبر دار نبی لدو یا یہہ خوزب
کہ اسکو اعان دیکی یکدم شتاب

لگا کہنی عصمت کہ ای بیخبر اد
اعان کجکو دنیا ہی ابی زیاد

کہا غم زدہ اور غریبو تلی ہائے — عیث پوچھی ہنگی ای ننگ زاے

لگی کرنی بکارہ بار بار — یہ فرمایا آخر شہی نام دار

یہ نام مسلم ہی خستہ جگر — غضب علی ہی چچا کا پسر

کہا ظالمون نی میری یہ جفا — ہوئی کوفیان سی سب بیوفا

بہ سن جملہ تسبیح تو چھوڑ کر — صدا لنی پڑی شاہ کی در پر

گئی لنگی گھر منی او تہی نمک تام — کہا اسجگہ منی رہو صبح و شام

ازان بعد لائی وہ کھانا لیکا — وہ کہا کر ادا کی نماز قضا

او سبہ ہم بچونی یہ عالی جناب — گئی سو جبہی آئی آنکھو منی خواب

گئی تہی شب او سو وقت تہوڑی لگر — کہ آیا وہی او سکا فرزند پسر

جو دیکھی تو مادر پہت ہی حزیں — لگا بوجہنی ملنسی وہ دوزخی

کہ ای ماتا مجکو کیا حال ہی — کہ تو آج کی رات خوشحال ہی

کہا مائی کیا تو قسم ای پسر — کہ سنی نہ یہہ راز ا ظہار کر

قسم کہا کیا جب سے او نی کہا — کہ اشب بری گرنی مسلم رہا

لگا

لگا بینی یانی کو مسلم امام : گنا ہیکی یانی ملنی لوہو تمام .

برگی دانت یانی ملنی لوٹنگ . نا دُل یانی زمین کی اوپر

کہا جاکی پیونی شہا مارگ طہور گنگا دون وصف نبری نبی کی حضور

کہ زد ظالمی نیزہ بر پشت او زخم کہا گرا صفدر جنگ خو

او شہا بار لینی ہے امام زمان شقی کی طرف مگو ہوئی دی روان

درا مدم محل ملنی شہادہ بجا لگا کہنی لگی شہی یا صفا

کہ اسلام ملنی ظلم کیہی روا گرد ہوتم آل نبی پر جفا :

لگی مسلم سی سب دہ شقی کہ تم ہو امام زمان سی یعنی

دو یا شہر نی او نگی کو جواب سرا سر تمہاری ہی عقبی خراب

حسین علی ہی ہمارا امام : بنرید شقی ہی تمہارا امام :

حسین اب خلافت کا حقدار ہے بنرید شقی سخت بد کار ہے

لگا آو نگو کہنی لگا نمک خو کہ جہوٹی گرد ہو عرب گھلو

روانت عمر سعد سی بہ کہا : کہ تو ہی قریشی مری یا بی تو

امام زمان گفت ای بی‌قرار — نماری بدین قول کما اعتبار

لگانی لگا شیخ شهر زیان — کی کو کنا اون بد دزخ زوان

سبهی بیا گر جری بی بام — لگی بارنی سنگ مسلم ادی

لگا آگی ما تهی او پر لگ سنگ — لگا خون بهنی نبو سرخ رنگ

عرضی سنگ باران ز هر چار سو — گرد ابهولی کهی لگا قبله رو

نه نیهوتجی خبر نخه کنی ای حسین — هوا سنگ باران مجرا د بر حسین

فدا جان تم پر کی متبی ابا — خبر لو حسین علیه السلام د

هوا جور ز جمی نیت شیر دل — گیا بسته و بوار سبی نیت مل

گدا بی عمران کی تهی وه سرا — بر دل آبدار از خانه آبی جیا

صحیح ادنی مسلم په کی ایک تیغ — لگی تیغ چهره ادپر بند ریغ

وهی اد سکی مسلم نی تیغا جرا — که سر دس قدم اد سکا جا کریرا

گیا یا خدا لب تر ز آب هو — کسی جنگ کے طاقت و تاب هو

زبان یا رسانی لصد اضطراب — دیا دور مسلم کو پانی شتاب

فرستاد آن را بیالدی یا بی ... کہ گر جا کی نو گا کو اد کا نام

جو دیکھی وہان شاہ لولاک نے ... دلہکی نہایت غضب ناک نے

دُرا اور بیچھی کو وہ ہٹ گیا ... مرزبنی ملی گر اور جگر بند گی

پڑہی نماز وہ کلمہ شہادت کا ... اور کہرا نہا شہادت کا اپنے در

کیا اک صفی نی او سی جا شہید ... دیا بیچ بسر کو بہ بیس بر بند

دیا دال اور کا کو شک تلی ... عمر سعد و قاضی او نہا لیچلی

کفن دیکی قاضی نی او سکو دفنی ... کیا جا کی صحرا مین وہ پاک تن نے

وجہ کہ مصیبت دو فرزند کی ... شہید علی کی جگر بند کی

مجلس شصتم در شہادت پسران حضرت امام مسلم بن عقیل صلوٰۃ اللہ علیہ

بہ کہتی ہنی زادی سید رود خزن ... ز احوال آن ہر دو طفل کفن

دو فرزند مسلم کی صاحب مجال ... ملی شش سال و دیگر ہفت سال

شنیدہ جو ابن زیاد ابن خبر ... کہ مسلم کی کوفی مین ہین دو پسر

منادی کی کوفی کی اندر تمام ... کہ ہنی جسکی گیر ملی دی دو انعام

تو لکھ بھیجو نامہ پیش امام
نہ ادی حسین علیہ السلام

کہ ہمنی سر لشکر بیوفا کوفیان
جدا پاس سلم گیا خستہ جان

نکو عزم کوفہ طرف نامی امام
کہ اسی شہر منی ظلم ہی بسی عام

بدہ بولنی کہنی لگا بی جبا...
کرو باہم برابسکی سر کو جدا

او تہا ایک او تمنی سے مرد شریر
کہ تہا نام او شمر ذی الجنی نکیر

جرو لے لیکی مسلم کو بالای بام
کہا یا حسین علیہ السلام

بہی دل منی خواہش مری ای حسین
کہ بہرہ لکہون صورت تیری ای جبین

کردن کہا سر او قت بہو نجا تمام
ملونگا قیامت کو عالی جناب

شفی نی لیا تیغ کہینچ زنیام
بہ چالے گردن انکی سر کو تمام

ہوا بی جبا کا دہلی خشک دست
گری تیغ ہاتہ سے آپا بہ پشت

لگا لنی او سی بہ ابن زیاد
کہ شمشیر از دست تو چون فتاد

کہا ہی کہڑا او ہان جوان دلیر
بہیت چو بیل الصورت چو شیر

شفی نی کہا کام تیرا نہی
کردن او در خاک انسی پر نعلین

از نماد

بہت منتو نسینی دینار زر ۔۔ ہر ایک کی دی پا بندہ اندر کمر

بلد یا دہنی لینی خرزند کو ۔۔ لگا گئی اپنی جگر بند کو

کہ منی سنا ہر گا ایک کاروان ۔۔ سہ کو منودہ فرد اردان

سنی جب یہ فرزند نی گفتگو ۔۔ چلد شد کے نہی لیکی خوشحو

سنی رستہ اد پر اد نہونی خبر ۔۔ بہانسی گیا کاروان کوچ کر

چلی سنا بردہ سیٹ دوڑ کر ۔۔ نیا یا دلمن ہو گی منتشر

پسر اونکو ماضی کا کہنی لگا ۔۔ کہ اگو تمہاری یہ جا خلا

یہ کہکی رخصت ہوا وہ جوان ۔۔ ہوئی در پی کاروان دی روان

گی بھول رستہ کو دد نو غریب ۔۔ لگی تہی ارل سے مصیبت نصیب

پھرد ہوند نی کاروان کی تلی ۔۔ ملا راہ ہنی کو نو ال لعین

پکڑ اون لگی سنا بردہ جا اسیر ۔۔ ہوئی خوف سی اونکی حیرہ نغیر

کہا انکو اب مند بو نہی ر کبو ۔۔ دو عوضی بر دی لعین کو لکبو

کہ منی کیا ہمگا سلم شہید ۔۔ دو فرزند پاکش یہ ستم کر کہید

نہ لادی تو گر او سکا غار کرد
اہی او سکی گر گی سوی رکھو

دی رہنی تہی قاضی کی گر بلخو
نہایت تہی محبوب دی خو برد

محمد بر انہا مثال آفتاب
بر اہسم تہا خورد چون ماہتاب

منادی چو قاضی کی پہونچی بگوش
یکایک گئی او سکی سب عقل ہوش

نجانی تہی لڑکی سوا ہی پدر
جو دیکہن تو قاضی ہی یس منشر

لگا کہنی سن ای شریعت پناہ
تجہی دیکہتی ہی جمال پناہ

لگا کہنی سلم ہوا ہی شہید
تمہارا ملک شمی ہی اب وہ پلید

یہ حسیم خبر اونکی پہونچی بگوش
رہی بر گری کر کی چوٹی دخرد ش

گئی بہول اپنی دی احوال کو
گئی

لصد اضطرابی دی کہی لگی
کہ ای قاضی اب تو خدا واسطی

ہماری پدر کو تو ہم سی ملا
ذرہ بول بابا کا ہمکو سنا

لگا کہی قاضی سنو ای بنیم
رہو حبیب تمہی ڈہونڈتی ہی غنیم

مری دل ہی آتی ہی تدبیر یون
کہ تمکو مدینہ روانہ کروں

باقی

جو حالی تنہا اوسکی دی اندر گئی — تنہا بہت دہاں خوف کرتی ہی
کنارے رہ خوشنگی تنہا ہو آپ جو — کہ ترک دہاں آئی آپ تنک خو
کہ باگاہ لگی نہرنی پانی وہ زن — جو دیکھی تو سو بیچ کے بیٹی رو کرن
نظر کرکے دیکھی تو دو آفتاب — پڑی عکس اوسکی تھو نکی ہر آب
جو دیکھی تو ہی آنکھ حالی درخت — اور اوسمانی خرر رندہ و تنک بخت
لگی کہنی تم کون ہو سچ کہو — یہ سنکر لگی رونی تنک خو
وی بولی کہ ہم ہی بیکسون غریب — ہماری مصیبت لکہی نہ نصیب
کہا باپ کی نام کو اسکا — سنی سسی کہ ترک ہی بیقرار
کہا بی بی مری ہی تم پر نثار — چلی ساتہ لیونڈی کے وہی یار در
پڑی دور پانی نکلی وہ پار سا — خوشی وہ تہی ملی نہ ہوئی سما
کہا لغد اترن وی کہ تو آ — ملی اسوقت آرام دلکو کیا
اتر لیس لگی رونی زار زار — دو خورشید طلعت لی در کنار
چھپا کر رکہی گہر کے اندر مام — نکل آئی باہر کو وہ تمکنام

تکی ہفت سالہ دوہی ہفت سالی
دو خورشید طلعت لحسن و جمال

کہ حالار رہی ہی قید ہیں اسوار
تیری حکم گاہی مجھی انتظار

نکہدار رندان عجب دیو
ولی خدا صاحب مرد یو

کہی خلق تہی اسکا مشکور نام
نہایت تہا آل نبی کا غلام

پکار کے لی آیا طعام نفیس
کہدنی لگا منتو نبی رئیس

ہوئی رات جب خلق سب سو گئی
صفت سب ہیں جیوان کی ہو گئی

نکالا وہیں جلد رندان کو
چلی شہر سی لی بیابان کو

کہ بہ راہ اب قادسیہ تو ہی جا
کہ بہ راہ اب قادسیہ تو ہی جا

اتنو ٹہی سر پکا تن اوسکو دیو
اتنو ٹہی سر پکا تن اوسکو دیو

نہایت تمہاری کریگا تیز
نہایت تمہاری کریگا تیز

اتنو ٹہی چلی لیکی مشکو رسے
گئی بہول رستہ کو جا دور سے

گئی رات جب آدھا وقت سحر
جو دیکہی تو آدی ہی کوہ نظر

چلی ایک طرف دیکہ کر ایک درخت
جو دیکہی تو ہی ایک خالی درخت

درشن گفت تا حال بودی کہا — کہون آیا تو اسطور سے ہو خفا
وہ بولا کہ صوبہ نی سب سی لیا — کہ سلم کی بیٹی ہوئی ہی رے
جو لوہی مری پاس اونکو بگڑ — کہ جن دون خوب اوسکی سر دیا گڑ
ہر ایک نے ہر ایک طرف کی جستجو — بنائی کسو نی دی فرخندہ خو
یعنی ہر طرف اونہی تلاسی ہوا — بنائی وی گہوڑا ہی مرا ہوا
کہ پارسانی کہ ای لی حیا — حیاۃ النبی کی در کہ حیا
نبی اسے گھنگو سی سعید دشتی — لپٹا یک اوہی جاگہ کے منتقی
ہوا بہائی چھوٹی سے کہی لگا — کہ ہی غرم اپنا ہوئی خدا
سدا جا کی یہوئی یہ بہائی کی گرس — لگا روی کہ کے جوشن و خروش
وہ بولا کہ جد کو بنی دیکہا جواب — نبی دیکہوں جس ہو نراب
مقابل کہڑا ہی پدر دلہوا — لگی اوسی کہنی رسالت پناہ
کہ سلم شری ہر دو بیٹی صغیر — ہوئی دشمنون بیچ جاکر اسیر
کہا پانی کلام سب سر ہوا — کہ دیکہو کی جس حیچ یون پر ہوا

سنو تم اب احوال مشکور کا — جو الحمد سر در منصور کا

بلا کر ستم گر نی اوسکو کہا — بیچی پاس مسلم کی بیٹو نکو لا

وہ بولا کی رات کو دی رہا — کہ اسمیں خوشی ہون نہی مصطفےٰ

شقی نی کہا اسکو تیجی رکھو — اور اب نا بالفعل ناز بانہ جڑو

اوسنے وہ با اوسکو تیجی جڑ لگی — جو اول لگا اوسنی اوپر کو رڑا

لگا کہنی از دوق فعل مسلم نہ — وہی پہلی کہا صبر دی یا الہ

لگا تیسرا جب کیا اوسنی وار — کہ تو ہی ہمارا ہے پروردگار

چہارم میں کہتی لگا نیک نام — نبی کی گہرانی کا ہون میں غلام

لگا پانچوان جب کیا یا خدا — شتابی دی اونکو جفا کی جزا

لگی پانسی کو ہونے وہ سرد — خدا سے ملے جا کی ثابت قدم

حکایت سنو اوسنی مظلوم کی — وہ مغلوب معصوم کے

گئی پار سا اور لی طعام — تنا دل نگرا کی سو لی ایام

نکل آئی باہر کو وہ زود تر — وہ سو وقت خاوند آیا ہے در

زلیخا

انگی درد سی کرنی آه و فغان — اوٹھا جوش کر حیا سی بدگمان
کی عقل کی اندر او نگو اسیر — لگی کہنی او سی زن بی نظیر
کہ ای ای جناب خدا سی تو ڈر — نجی پر انکی قہر کر نظر
اری ظالم انسی تو کز در کذر — کیون زار لوگانہ اظہار کر
ابھی انکی زلفو نکو تو کھولدی — محبت سی انکو دروا بولدی
اری دیدہ معصوم ہلی غریب — مصیبت لکہنی تہی یہ انکی نصیب
دی روتی تہی یہ بات اطہر کر — نہ حارس کی دل پر ہوی کار کر
چلد صبح بی عقل کو کھول کر — لیا تیغ کو اور سپر پشت پر
گیا آخر الامر دریا او پر — کہا ای غلیم ان او پر اتر کر
لگا کہنی حارس سی وہ باحیا — کہ آتی ہی شرم از رسول خدا
لگا کرنی او سی وہ آوارگی — کیا تمام کشتی سی تلوار لے
لعین نی بمک ضرب مارا علام — پیا شہ ز دل نی شہادت کا جام
ہمان بعد گھنٹا شفق ای پسر — شتابی حیدا کر بیتھو لگا سر

نمودند آن ہر دو نالہ فغاں ۔۔ اودہا جاگ کر حاضر ہوں بدگماں

اودہا بی جہاں کہ روشن چراغ ۔۔ یکایک گئی زن بہوش از دماغ

گیا روشنی لیکی اندر شتاب ۔۔ جو دیکھی تو بیٹی ہوں گریاں و دلی

لگا پوچھنی نام اودکا شریر ۔۔ دگر گوں تمہاری ہوئی چہرہ تغیر

دی بولی کہ مسلم کی فرزند ہوں ۔۔ مصیبت کی زنجیر میں مبتلا ہوں

لگا کہنی جا رہی تعجب ہزار ۔۔ دوہٹ سورا شہد ہوں بغل بیچ یار

تمہاری نکلنش اودر نردوں ہوئی آج ۔۔ ہوا سخت گھوڑ ہمیں خستہ مزاج

مجھی خوب محنت کا بدلا ملا ۔۔ سیر سیرا ہو کا سب مدعا

طمانچی لگا جاریں منہ اوپر ۔۔ گرہ سر کے بالو ہمیں دی کھینچ کر

عمامی لی اودنکی سر سی اوتار ۔۔ جھٹا اودنہ کرنی لگا بیشمار

لگی رونی درد سی دی پیٹنم ۔۔ کہ کیسے ہوئی بال سر کے غنیم

دی کہنی تہی مالی تمہاری خبر ۔۔ گیا دشمنوں ہیں پدر چھوڑ کر

کہ تمہی رہی بال سیہ چاہ کر ۔۔ اودکنار ٹن ہیں ظالم اتنی بخط

لگی

ہماری سر دلنسی تو بیسو تراش — ہماری خربدار کو کر تلاش
تو بازار ہی لی کر آیو ہمن — گھر کوئی پوچھی کہ یہ کون ہن
تو کہہ میری ہی نگی یہ ہو دو غلام — ہمن بیچون ہون بازار ہن بارغام
تیری منہ کی صحبت ہلی زہر ہلاہل — تیرا کار ہو مارنی سنی بہلا
ہمن جانسی ہم تجھی ہو فلاح — ہمن پیچ کرلی تو اسب سلاح
ہمارا تیرا بدعا ہو حصول — خدا دا سنطی کریہ باتن قبول
کہا باتن ہمن جانتا یہ شکیب — تجھی دو ہو لڑکو دغا سی فریب
کہا شاہزادون کی امی بی حیا — ہمن جانتی ہم تو لڑکو دغا
تو باشی امی سستم گر دشمن ہم کرین — دگانہ خدا پاک کا ہم یقین
دہ بولا توقف نہن ایک دم — ہمن کرتا ہون سر کو تمہاری قلم
دی تو لی نکرا سقدر دشمنی — نہ ہوتجھی گا مطلب کو تو ای دنی
تجھی کو کیا مارتا ہون تجھی — کہا خورد تی مار پہلی تجھی
کہا اون محمد کی سر کو قلم خدا — ہوا چھوٹا سر کو اد ہا کر فدا

لگا کہنی خوزند ہوکر خفا ۔۔ نہو دیکی ہرگز یہہ مجھسی خطا ۔۔

یہ سنتی ہی شیعا کیا اون حلم ۔۔ کہ ناہون انکی ہیں سرکو قلم

یتیموں کی معصوم ہوکر کہا ۔۔ ہماری ہر اتنا نکر تو جفا ۔۔

ہماری ہنسی سرکی اوپر رہے ۔۔ اری تجھ کو نہ تیبی اوپر ۔۔

ہماری اوپر ہوکے اوبہاسی ۔۔ دگر تمکو ظالم کا دسوراس ہی

بکر اون لیا ایک کی بال کو ۔۔ لگا دیکہنی خود احوال کو ۔۔

لگی اوسی کہنی وہ رن یار ما ۔۔ خدا کا ذرہ خوف کر بی حیا ۔۔

دہنی ایک شمشیر ماری برن ۔۔ ہوا ایک بی بی کا زخمی بدن

پسر دو پسر لیتا پدر کی تئی ۔۔ کہ ناکو جہور ادی زدست لعین

لیا مار یہ ایک ضرب تیغ ۔۔ چلد مار نی اونکی تئی ہید ریغ

لگی کرنی فریاد و دو نوا سیر ۔۔ کہ لیجل ہمن کو بہ پیش امیر ۔۔

کیا جہلن بی کوئی رستہ اوپر ۔۔ تمہارنی تئی بی کہان یا پسر

ہوا بولی اگر یاں و زر چاہیئی ۔۔ ہملن ہنجہ بی زر بہت پایئی

در لفظ نمی چرده کی دو پر صفا ... گوید بنه برای کمالی گهنا

لگاد بلکه روی این زیاد ... کیا رحم کیون نه کیا بید نهاد

نکی نمی نیمی بر آنکی نظر ... کنهی بی رحم بی حیا سخت تر

حلیفه کو احوال آنکا بکها ... تولد یا نه کیون پهان بی حیا

دو بولا ڈرالی خلق چنین کر ... نیا ڈنی دیعام ادر مال زر

لگا کیی مردود ای دد زچی ... جگر کا تو قبد کرای ستی

بنه سنکر هوا بی حیا لاجواب ... کیا می مقابل فری آفتاب

اسی جلد لیجا تو دریا په مار ... جهان انی ما بسی دی عالی تبار

سر دنکو تو بجهز دنکفن کر ... جلدی اوسی ادر نهی پاسی سر

لگی هونی لعنت اوسپه هر طرف ... کری دهول بازی جوان اور حرف

کهڑا خاکیا اوسکو دریا اوپر ... پڑی نهی جهان زن اور اوسکا پسر

لگا جهی کسکی زن هی گی تو ... موئی نه پڑی کون نهن نهنک جو

کیا ایک برا نیا سی غلط ... دیم برا فرشته هی نیک تا

وہ منہ اپنی منہ سے ملنے لگا
جگر عجلی آتش سی جلنے لگا

کہ افسوس کل مجھ سے پہلی چلا
اکیلا ہی بابا سی جا کر ملا

میری پاس کوئی نہیں اقربا
رہے تم تو ہو نی کہا یا گلا

وہ ملعون کرنے لگا شور شر
لبالعجب لوران کا منہ ہی چلن سر

بگڑ کے اوسکی جہاتی پر چار ہی غضم
گئی کاٹ سر تو بری ہی چھپا

لگا کانپنے سب زمی و زمان
لگا روئی سب ساکن و آسمان

در بیان قتل و بجہنم رسیدن چار سی ملعون بدبخت

چلا تو برا لیکی مایۂ فساد
کہا جا کی تحفہ بہ بیش زیاد

لگا بولنے چنی کنیا ہی کہ زود تر
کہا آسمان سلم کی بیٹو نی سر

تیری پاس ایرا ہیون ای نامور
مجھی دی سر و پاؤں انعام زر

کہا دیو کی ازکور کنو وطن
کی دہو منقی نی لعین کی نیتر

چلنا نہا ایک سر کہ جون آفتاب
دو دیم سر نہا روشن گویا ماہتاب

کیا فرون اندرد مقتول کو ۔ دد مظلوم و بیکس و مقبول کو

خدا یا بیکلوی دد شہید ۔ تو کر رحمت اپنی وجیہ بر مزید

مجلس ہفتم روانہ شدن حضرت امام حسین علیہ السلام از مکہ بطرف کوفہ
و احوال منزل بمنزل و ورود کربلا و رسیدن و شہید شہادت حضرت حر رضی اللہ عنہ

سنو نے حکایت شہنشاہ کی ۔ حسین علی صاحب جاہ کی

جو مسلم کیا آکہا بت شتاب ۔ لگی پر ہنی فی الفور عالی جناب

بمکتوب مضمون کہا بہ نوشت ۔ کہ آئی شہنشاہ بیکس پشت

کہ آئی ہیں بیعت میں ہزدہ ہزار ۔ دی ہیں سب چوا نمرد جنگی سوار

چلی آؤ تم شوق سی یا امام ۔ کہ کوفی تمہاری ہوی ہیں غلام

پڑی ہی ہے حسرت کی سب دی مستدار ۔ کہ شاہا کیا تمنی کیا اختیار

بہ فرمایا مجہ پر رکہو اعتماد ۔ چلو اد سطرف ہر چہ باد ا باد

چلی تیسرے ماہ دی الحجہ کے ۔ سب اہل حرم اپنی ہمراہ لی

ہوی ہے طرف کوفہ کی شاہ سعید ۔ اوسی روز مسلم ہوا نہا شہید

ہلی عورت ہون ایسی مرد بدکے
کہون بات کیا کافر سمجھتی ہا

منع کرتی تہی اوسکو بد کام سے
کہتی یا تہی سب نیک بد نام سے

نصیحت کہرتی تہی بہہ دونو لگر
لیجہ مار ڈالی علد اور پسر

ہلی کہتی ہون اپنے شکر معبود کا
ملا سب بعوض اسکو مقصود کا

کیا بہ مقاتل نی بد ذات سی
گئی دین دنیا تیری ہاتہ سی

نظر اوسکی جا کر پڑی جب ولن
محمد براہیم ماری جہان

سر و نکو دیا ڈال اون آپ ہلی
ہلی جا کی تن سی دی کر داب ہلی

وہ بولا مقاتل مجہی بخشدی
زر و مال و اسباب جا ہی سولی

کیا مار نا تیرا ہیگا صواب
مجہی دیکی لد بچ کری ہی خراب

کیا ہے ہتہ اور پاؤن اول قلم
جدا کر دی مضبوط چیرا شکم

اوسی باندہ پتہر سی ڈالا در آب
دیا پہینک نی نی باہر شتاب

دیا گاڑ دہرتی مہن اوسکے تئن
نہ جہانا زمین نی وہ کافر لعین

جمع کر کے لکڑی جلد یا اوسی
ہوائی سفر مین ملد یا اوسی

بہن لی جور الونیہ سر کو کہا — لگی سو جلد گوشۂ مصطفی
یکایک اوہی جاگ غالی تیار — لگی رونی اشک سی زار زار
بہن لی کہا ای شہی نامدار — تمہاری بہن رونی سی سون بیقرار
سب کیا ہی رونی کا ظاہر کرو — دل اپنی سی اندوہ باہر کرو
یہ فرمایا سن ہی بہن یار سا — نہایت ہین مغم گین نبی مصطفی
یون کہتی ہین آتی ہی تیری قضا — رضیان رضیان بحکم خدا
کہ یکسی آئی ہین لیتی قدم — باینطور کہتا شہی محترم
سنا اُم کلثوم رونی لگی — خرد ہوش سب دل سی لیتی لگی
لگا کہنی الیر علی شاہ دین — نہوا اسطر حسی تم اندوہ گین
اگر ہو دین ہم اپنی حق پر قتول — خوشی ہونگی ہمنی خدا اور رسول
چلی کوچ کیجی دہانسی امام — کیا قط قطارہ ہین آکر مقام
بلایی دہن یار اپنی تمام — لگی شاہ دین کرنی اونسی کلام
کہ یا مودہ میری ساتہ نسی یہو چلو — وطن مین فضیلو نسی اپنی ہلو

کیاشہ نی نزول شطابین نزدیک
فرودگہ نی می آعلا بی حصول آ

اسواد دسرار در جب شاہ بگذلم
یہ بطن الرمہ جا گی پلیر مقام

بدادت الفراق آ گی اوتہ شہر
بگابک نظر آبا اوتلی لشکر

وہا نسی چلی کوچ کرکی شاہین
اسودی فرود منزل ین جا گر بلایی

کیا شاہ نی جا گی دیر اشوق
ادا کردی سجدہ ی ادب کا حقوق

لگی ادسی گہنی شہی نام دار
کہان سیتی آیا ہی ای دوستدار

کیا عرض کوفہ سی یا سردرا
کہا کہ تو حال اوس شہر کا

تحمل سی شہ کو دیا یہ جواب
کہ جانا نہین تمکو کوفہ صواب

کہ اوس شہر کی بیچ مسلم عقیل
ہوا ہی معہ دو نو بیٹون قتیل

کہ جو گفت شہ نی سنا یہ سخن
لگی رونی جوش ذوالمنن

چلی کوچ کرکی وہا نسی امام
کیا قصر مینی ین آکر مقام

رہی رات کو قصر مینی ین شاہ
چلی صبح کو لیکی اپنی سپاہ

کیا آ بقیہ کی اندر مقام
ہوی خواب غالب بچشم امام

کہ یا شاہ ہم ہو جہان کی امام — میں ہوں مقتدی اور لشکر تمام

ہوئی جب کہ خارج نماز فرض سے — یہ فرمایا لی کو ضیو حیلہ ساز

گئی خط تمہارے مجھی لی بہ پیے — میں اسوا سطی کیا راہ طی

ہوئی منکر یاک سب بی حیا — کہ ادنکی دلو نمیں تہی تلہ دغا

دئی ڈال مجلس کی خط درمیان — ہوئی سر نگون بی حیا کو فیان

یہی کہتے تہی دکہن بر ملا — ادسیوقت کوفہ سی آیا لکہا

کہ ای خرمکان ایں کیجو قیاس — نہو دی جہان دانہ دُو آب کہاس

کہ ہو دی ادسی جا یہ نزدیکی امام — اگر حلقہ کیجو فوج تمام

پڑہا خط دیا یہ ہیں شاہ کی — کہ یون حکم آتی ہی گمراہ کی

پڑہا خط کا مضمون جب شاہ دین — کہا لعنت اللہ بر ظالمین

کیا عرض حر نی کہ ای نامور — امیر مشقی کا مجھی نیگا ڈر

لعین کی کیی حکم یہ بی ادب — ولیکن مری عرض ہو دی قبول

کہی اور جگہ جا کی دُیرا کرو — مری فوج سی دور جا کر مرو

کی کہ شاہ کی سانہ سی پہر گئی
بہتر جوانمرد باقی رہے

لکھی تہی ہر ایک کی شہادت نصیب
لگی کہنی حسن ای خدا کی حبیب

الرجاں ہووی ہماری نثار
تمہاری قدم پر زرین ہم نثار

رفاقت تری ہی فخر دارین ہی
محمد کما تو قرۃ العین ہے

نکر ایسی ہملکو ہرگز جدا
خدا واسطی ای حبیب خدا

جرجا کی ہووی یا بن زیاد
کہ آتا ہی کوفہ کو عالی نژاد

بولا کر کہا حر سی لی توسوار
زرہ پوش فولاد خود ایک نزار

چلا فوج لی حر ستمگار کی
جفا کار بدبخت خونخوار کی

کیا قادسیہ مین آکر مقام
وہین آگی اوس جگہ پر امام

یہہ فرمایا حر سی کہ ای نیک خو
تو ہیگا مددگار یا جنگ جو

کہا مین لڑائی کو آیا امام
پڑہا بشنی لد چول کا جب کلام

ہوا ظہر کا وقت جب شاہدین
لگی کہنی یہہ بات حر کی نہین

کہ تو قوم اپنی سی جا پڑہ نماز
لگا کرنی حر شہ سی تجرد نیاز

کیا شاہ

کہا سر کو اندر کنار حسن ... گئی خواب میں یہ شہ ذوالمنن

اوٹھی جاگ روئی لگی زار زار ... لگی بوچھنی بہائی ز شہریار

یہ فرمایا دیکھا نہی میں خواب نہیں ... کہ شبیر ہی خون کی گرداب میں

کہا مجھی یہ کیا تو گیا ... کہا میں ہوں راضی بحکم خدا

کہا ام کلثوم لی یا امام ..... ہمیں خوف ہی اس زمین سی تمام

ہر ایک کو دلاسہ شہ نی دیا ... یہ احوال ظاہر کیا اوس گھڑی

کہ دیکھو مجھی جس جگہ پر پڑا ... کہ زین کو فیان میری سر کو جدا

کرو صبر تم ای اہل حرم ... جز ادمی خدا تمکو ای محترم

سب اہل حرم سنکی رونی لگی ... خرد ہوش اپنی کو کھونی لگی

کہا مت برہنہ سر تو نکو کرو ... خدائی رضا اور قضا پر رہو

یہ فرمایا شہ بانو غریب ... خدائی تبری نی مصیبت نصیب

ندی پر دلبر دلگی دیر تا کیا ... خبر کوفہ اندر گئی جو ملا

یہ بیتار رنیا در شقی نی سنا دم ... عمر سعد یہا بحکم ابن زیاد

میری لشکر ہی سو رہی جب تمام — کر دی کوچ شب کو دہ نسی امام پیا
کیا فوج حرلی جب آرام خواب — چلی کوچ کر دہ نسی عالیجناب
گئی بھول راہ ابن شیر خدا — کیا ضبح نی جب گریبان قبا
زمین نی کہی پاؤں لکوڑ ی بند — گڑا ہو دہ اوسی جگہ پر سمند
گئی تاز یانی لگی اوسی اوپر — ولیکن نہ لگا قدم پیشتر
لگی کہنی یارو نسی حضرت امام — نشان دو کہ اسی دشمت کا کیا ہی نام
کیا ماں فضہ مار یہ آپ نی — سنا اور کہا سر در بیک نی
کہ شاید ہوئی نام اسکا دگر — کہا دوسری نی کہ ای نام ور
کہ اسی دشت کا کیا بلد نام ہی — بتی کہ جہیا نام یہ عام ہی
یہ فرمایا اللہ اکبر بلگ — بہی کربلا ہی کہ جسکی خبر
بجز النبا و نور خیر البشر — کہ یون قتل ہوسی جگہ کی اوپر
یگانہ علی اکبر ای تاج وار — یکین راز یہا بمار کہا
کہا بشارتی سن ای اکبر علی — کہ ابکہ موت آئی علی تو سے کر

او سیوقت جائی شہی کربلا — لگی بوجہنی کیا ہی شور و ندا
لگی عرض کرنی سب اہل حرم — خبردار سوای شہی محترم
برابری لگا جنگ اختیار — کوئی ہی نگی میدان میں سوار
حرم کی سخی برگیا جی قیاس — نہ لدئی ذرہ دل کی اندر ہراس
بولد کر شہنشہ نبی عباس کو — کہا جا عمر سعد کی پاس کو
یہ کہدو کہ دو آج کی دو رنگ — ہمی فردا کر دیگا تمیتی حرب و جنگ
لگی کہنی عباس ای عمر سعد — جمعرات کی دن نکر بیوفا د
کہ شب عاشورا ہے بہر آسودا ست — نہ از بہر پیکار فردا ست
جو فردا شود روز جنگ آورید — ہم کلہی شبیر دلگاب آورید
پڑہی جمعہ کی شب وظیفہ نماز — خدا سی ہمارا ہی محمد دنیاز
کرہی جمعہ کی روز باہم دعا — بہ مسی عمر سعد اینی دیر دل کیا
اسی کو قبولو ہمی سو اوقت شام — وظائف لگی پڑہی حضرت امام
بلد یا اذان فجر را بنا حرم — کہا شہر بانو سنی ای محترم

روایت کرین ہین کہ پیادہ سوار
انہی ہمراہ مرد بائیس ہزار

لگی شاہ سین کرنی آدار گی
لگی سب چلی آئی یک بار گی

اوسنی روز مقدم لگا تہانا وکے
ندیسی دیا خیمہ عالی اوتہا

کیا گرد ہو زیاکی آکر مقام
سمگلی فوج نی آ تمام

کسو مشک مین کچہ نہ پانی رکے
ہوا چار شنبہ کو ہشتم دکے

لگی کہنی سب العطش العطش
پیاسی صغیر و نکو آنا تہا غش

کہ کہود دشتابی سی یار زمین
کہا شاہ نی ہوکی اسدہ کہ ہین

لگا آنی وہان صاف پانی نظر
زمین کو لگی کہودنی زود تر

اوسمیدم وہ زمین مین وہ غایب ہوا
جہان تک تہا پانی وہ سبھی پیا

لگا اون شقی کو کہ مایہ فساد
خبر جا کی پہونچی بابن زیاد

حکومت کی مشہر کی دون انجہی
کوئی کہودنی نوند کچہ اوسنی

لگا کہنی سب سین کرو تم دعا
برا خط ہوا مشتری بی حیا

شہنشاہ و خیمہ مین آرام کرے
اوی فوج سیدان مین آ کھڑے

اگر آپ اونکی کرین ہم نظر
ہو بی حلم ہم پر خدا کا قہر

حضرتی کہا بات یہ خوب ہی
نبی مصطفی حق کا محبوب ہی

کرائی خطا وہ ہماری معاف
ہمارا الہی اسی سخن پر ہی صاف

چلی آپ کا لیکی کوزہ بہم
ملا قات کی پاسہی محترم

بجالا یا تعظیم و تکریم سب
ازاں بس رگا کہنی عالی حسب

کہ اسوقت حضرت تم آئی ہو کیون
ہمی مجبور ہون کہنا اب خدمت کردن

لگی کہنی دونواسی ابن رسول
تیری پیاس سی ہم ہوئی ہی ملول

یہ لائی ہی ہم آب کوثر سی بہر
اسی نوش کرلی ای صاحب

قیامت تلک تشنگی پہر نہو
لگا کہنی ادنسی وہ فرخندہ خو

محبت بہت ہی ہماری تمہی
ہمیشہ رکہی حق جلد برن

او سا کہ مصلی کی تمہی یہ کہا
کہ تم دیکہہ لو جا ہی دریا بہا

دلی کو مصیبت سی ہو تر تبا
کری شکر حق کا وہ ہر دم ادا

حسین علی کی عجب ذات ہے
کرامات ادنسی کو یا یات ہے

کرم کیجیو تم یتیمی اوپر — سکینہ کی ہر وقت لیجو خبر

یہہ دختر رہی بی نہیت خورد سال — محبت اوس اوپر کر دی لی حال

جو یہہ بات کی شہر بانو نے گوش — لی یا کر امن کی منہ پلو دبوش

اوسی رات کلثوم نی ایک خواب — یہہ دیکھا کہ زہرا کو ہی اضطراب

پریشان کی بال مشکیں تمام — رہی چہاڑ تی منہ کو یا نیک نام

کہا اسی جگہ پر پڑیگا حسین — علی کی فلک کا ستارہ حسین

کروں صاف میدان بنی چہاڑ کر — مبادا کہ کانٹا چبھی تن اوپر

پس اسی دوستو پاکدامن بتول — ہوئی خار لگنی سی ایسی ملول

کہ اوسی پر لگیں اسقدر تیر و تیغ — وزلجا دریغا دریغا دریغ

روایت کرین ہیں علی راوی حسین — عبادت بنی مشغول تہی شاہ دین

لگی کہنی الیاس نبی یون خضر — کہ تشنہ دلن ہی نبی کا جگر

اوسی تو ب و یا رحمت نبی دو — نبی مصطفی سی ہوں ہم سر درد

دلی بولی کہ نبی راستی ای اخی — خدا نی یہہ آزمایش اون سا تھ کی

بہشت اور دوزخ کا ہی اضطرار — تجھکو کری نفس کیا اختیار

کیا دل سی یکبار نعرہ بجوش — کہ مجکو خدائی دیا عقل و ہوش

اودہا اسپ دہانسی چلا خوش لگام — شہنشاہ کی دور چوگان رکاب

کیا عرض حاضر گئہ کارہی — نگاہ کرم اسکو درکارہی

کہی تہی شب و روز حضرت دعا — کہ ہوون نار دوزخ سی ہی جدا

اگر حکم ہو ہی کردن کارزار — سہ ہو چہ بجون قدم برنشار

کیا کر تحمل نوای دوستدار — نکر جنگ کا اسقدر اضطرار

تیری مردی ہی عرب مین عیان — نکر جنگ تو ہیگا شیر زیان

اگرچہ تو اب مرد میدان ہی — ولیکن تو امروز مہمان ہی

کرہہ عرض نمری پذیرا کرد — او تا روز نعینو کی جا آبرد

شہنشاہ اوسکو رخصت کیا — ہوا شیر میدان مین جا کر ادا

زمین مین دبا گاڑ نیزہ نبرد — مبارز طلب کرد چو ہزبر کرد

عمر سعد بولا نمی صفوان تو جا — کہ دل نصیحت تو جرگو سنا

رخصت ہوئی وہی پہ سکندر حکم دیا
کہ اٹھو پر تقوی طہارت تمام

ہوئی روشنی صبح کی بر ملا
لو ہٹی آسمان سے یکایک ردا

کہ ای لشکری حق سواری کرو
شہادت کی سب انتظاری کرو

شہی کربلا سرور پاک باز
تیغم لگنی گری پر بنی نماز

لو دوپہری لگنی گری خروش کی
کیا شور و فغاں مچو حرد س

شہی دین جو فارغ ہوئی از نماز
لگی گرنی پڑنی کاشانہ ساز

کہا اکسہ سن ہجرت مصطفے
ہوئی جب سبھی فوج لیکر چلے

شہنشاہ کی فوج کی نامدار
بیادی چہل سی دو سوار

بیانی شہادت حضرت حر رضی اللہ عنہ

زروایت محمد سعد حر کو کہا
کرو جا کی میدان اندر وغا

چلا فوج بسی مجو سیر زیان
دلی خان پٹا تہاتی پہلوان

کہا ادمی بھائی نبی ای شیر نر
کبھو نجیہ غالب ہے کیا ہی در

دہ پوکر ہمت ز زور جزا
کرون کسطرح جا کی اوسنی وغا

تمت

پھر اہر میدان سے چرخ شتاب — شہنشاہ کی دو طرف چوملی رکاب
کہا یا امام العطشی العطش — کہا دی رفیق آب کوثر بخش
شتابی تو حضرت سے رخصت ہوا — لگا کوفیوں سے وہ کرنے وغا
کی شیر نی بیشوا رکھ لی — یعنی دیسا رادنی برہم کی
یہی جا ہی تہا میدان سے یہاں لوں — حسین علی سے میں جا کر ملوں
او سنیو غنت از آمی غریب ندا — ملد یک تبر ی دیکھی ہن وغا
لگا کہنے حر سے لعام ہما — لگی کہنی حر سے لعام ہما
یہہ کر عرض اب آؤ تا ہی حسین — کہ اسی جگہ پا در رکاب حسین
لگا پھر لڑنی چو شیر ژیان — لیا کوفیوں نی اوسے درمیان
کہ جسکی کمر مین لگا تا ہا تیغ — دو ٹکڑے ہی او سے کر تا ہا بیدریغ
ز بسکی خلق مرد رخسنہ در نبرد — نہ بچ جو است زان دشت تا حشر گرد
کہین تہی فلک پر ملک آفرین — سنن جنگ مین اب زہی کہ کمین
ہوا زخمی او تیغ و تیر و تبر سے چور — کہ حسین سو رہی پیش و پس حر کی حور

اگر وہ تمانی تو کریو قتال
چلد جلد میدان کو بد یا ل

کہا حرسی یہ کیا کیا اختیار
حسین علی کا ہوا دستدار

کہا حُرنی ای نابکار پلید
کہان وہ شقی اور کہان پہ سعید

کہ تا یا سی جہا نبی مصطفی
پدر او نکا ہیگا شہی لافتا

دیا پہر صفوان نی لو سکو جواب
سر اسر تو کہتا ہی حُرنی حساب

ہمارا سر ا بجار ہی بال و زر
بہلی اور بر یکی ہمن کہا خبر

یکہ نیزہ او نی چلد یا بجوش
کیا حُرنی رو حملہ از عقل و ہوش

وہی نیزہ او سکی حوالہ کیا
کہ وہ پشت سی پہور نا بر گیا

جو صفوان کو بہائی نی ہلاک
چلد جنگ کرنی کو ہو خشمناک

کیا حکم او سکا بیک ضربتیغ
کہ حُر اشیر میدان میں ہیدر یغ

چلی آئی صفوان کی تبو پسر
جو ا بمردنی دی لکی مار کر

کہا حرنی ای سرور نا جدار
ہوئی مجسی راضی شہی نا مدار

کہا شاہ نی دل پر اشاد ہے
اب ای حُر تو دوزخ سی آزاد ہے

اور ہمراہ تہا اوسکی عروہ غلام — کہا شاہ نی کیا تمہارا ہی نام

کہا ابنی حر اور عروہ غلام — میری حرمت اندر ہی ہی مدام

اجازت مجہی جنگ کی دیجیئے — بہ جا نثار لیکہا مجرا لیجیئے

بہ فرمایا حضرت نی صد آفرین — مخالف کی خون ستیی رنگین زمین

اجازت سی شیر بی ہوا وہ روان — لی مار شامی نیزی پہلوان

نہ آیا مقابل کوئی جنگ جو — کیا جا کی لشکر مین رہنگ کو

ہوا آخر الامر خمو نسی چور — دیا جو نی آ شرا با طہور

جو عروہ نی دیکہا میان کو شہید — زہم جامہ صبر درہم درید

اوتہا اسپ کو آیا میدان مین — وہ تہا مرد مردانہ اوسان مین

لی مار نیزہ سی کتنی غنیم — ہوا جنگ سیی تیزہ اوسکا دو نیم

دیا ڈال نیزہ کو لی کینچ تیغ — دو ٹکڑی مخالف کی بہید رایغ

کبہی در کبہی لی اور کبہی نشت بر — کری وار وہ سامنی بی خطر

اوکہوڑ کر بر اشیر دل کہیت مین — ملا خاک مین خون لوریت مین

پکارا کہ یا شاہ عالی جناب — حر فدوی اپنی کی لیجی شتاب

حسین علی نے اسپ جولان کیا — پی آئی پہنچی دے لشی حر کو ادہا

لگا جہاں حر نی مذ سی گرد و غبار — ہوئی دوستان چشم سی اشکبار

کیا حر نی جب چشم اپنی کو باز — لگا کہنی ای سرور پاک باز

جو صادر ہوئی ہیو دی مجسی خطا — خطا کو عطا کر حبیب خدا

یہہ فرمایا راضی ہوئی پیمبر تن — نبی یو علی یو بتول یو حسن

سنان شاہ کی زباں سی سخن — خوشی سی کیا حر نی جنت وطن

ذکر آمدن برادر دیگر و غلام حضرت حر رضی اللہ عنہ از لشکر یزید پلید

در خدمت حضرت سید الشہداء شہادت یافتن و سعادت دو جہانی اندوختن

روایت ہی مصنف تہا حر کا اجی — ملد آئی حضرت وہ سنی متقی

چلا جنگ کو آیا گہمسان مین — بہلنی لگا شیر میدان مین

کئی مار کر ہو گیا وہ شہید — ہوا خلد مین دو سکو در جا مزید

پچا اور بیدر کا ہوا غم تمام — علی ابن حر نی کیا آ سلام

کیا جو یہ حق نی سبرا سر حرام ۔ بجا لا تا ہون فرض حق کا مدام ۔

برابر مری تین ہی کو نشا ۔ کرو کرنی ہو اسطور مجہ پر جفا ۔

محاور نبی کی نہین روضہ کا تہا ۔ لکھا لا جو کچہ نی مین کہ رکے ۔

مین مشغول اپنی خدا سات تہا ۔ بولا یا مجہی خط اور پر خط لکہا ۔

نہی قول اپنی کی تم کو خبر ۔ دغا کرتی ہو اور مکر سر بسر

عمر سعد اور کوفیون نی کہا ۔ نہی کوئی خط نہی تمکو لکہا

دکہائی شہنشاہ نی خط تمام ۔ کہا ہم نہی جانتی ای امام ۔

مگر جو یہ اونکی اونکی سی چران ہو ۔ لگی کہنی یہ بات فرخندہ خو ۔

کرو تین کا مونسی ایک کام تم ۔ چلو میری ہمراہ ہو شام تم

اگر ہو اولی الامر بیعت کرون ۔ عمل پر امر نہی و نیہ لون

لگا کہنی ایک مرد بیحواس ۔ تمہین لی چلین گر خلیفہ کی پاس

تمہاری ہی شیرین نیت نقلو ۔ فریب اوسکو دیکر لگا جاوی تو

شہنشاہ فرمود ای زشت خو ۔ مدینہ طرف مجکو تم جانی دو ۔۔

ہوا آپنی مالک کی اوپر نثار — اوسی ساری بندوں پہ ہی افتخار

شہنشاہ اون چار سو خصوصاً یہ بعد — یگی کہتی سن بات ای عمر سعد

تمہاری طرف کی یہ چاروں شہید — یرنی دوستی ہین ہوئی ہین شہید

تہیں کیہ گیا اب تلک ای عزیز — بہلدا اسیمین ہی بار آبی نمیز

ذکر در میدان آمدن حضرت امام حسین علیہ السلام و رجز خواندن و نصیحت

نمودن و اثر نشدن آن بدبخت ان را و شہادت یافتن جوانان

درآمد بمیدان شاہ زمان — بہ فرمایا ای کوفیو بدگمان

منی ہون فاطمہ اور علی کا پسر — برادر حسن اور حیدر خیر البشر

چچا میری کی خلد ہی سیر گاہ — برادر ہی اوسکا رسالت پناہ

کہ حمزہ یرنی باپ کا ہی چچا — ہوا وہ احد مین شہید علا

یرنی باپ کنن حوض کوثر کا جام — طلب اوسکی رکتی ہی سب خاص و عام

کہو کس سبب خون میرا حلال — یرنی دشمنی کا تمہی کیون خیال

ہی سیراب پانی سی سب جانور — نبی کی بیاسی جگر سر بسر

مجھی جو کر جانی ہی پہچان لو ... نہیں جانتا ہی سو اب جان لو
صحابی زبیری یون اپنی حسام ... کری جنگ ہسی جو ہو سو رہان
یہ سنتے ہی فوج نی ادسکا نام ... لگی خوف سی کان نہیں دی تمام
عمر سعد بولا کہ اپنی جوان ... کرو جنگ جا کر کوئی پہلوان
نصر ایک کو جی مکا سردار تہا ... بڑا پہلوانو بہادر تہا
دہ بولا کہ کیون طن چھوڑا ہی سیر ... ہوا ہم اوپرا سقدر کیون دلیر
بگڑتا جوا کر دہ سر ای نجیب ... حسین علی ہی نیت طالع بخت
ہی عدالیہ ابن زیاد حیلہ ساز ... حسینی علی عشق مین ہی گداز
نصر چلا اور کہ کری گفتگو ... جڑا ایک نیزہ موا رشت مو
نصر کا برادر اوسکا تہا نرنگ ... بکف نیزہ لیکر چلا بید رنگ
گرا اسپ سی وہ بصد اضطراب ... ہوا اوسکا آلکا رکے در رکاب
جڑی اسپ نی اوسپہ بیدرنگ شتاب ... موا اور سوی زندگی اوسکی خراب
نصر کی برادر نی کیا آگی جنگ ... جڑا وار ایک شیر نی بید رنگ

وہ بولا او ہٹا ڈو دل جا فسد ۔ خلافت کی جو بس ہو عالی نژاد

یہ فرمائی حضرت نی پر کفتگو ۔ مجھی اور رفیقونکی تہن آب دو

کہا آب دیونگی ابس سر طپر ۔ خلیفہ ہماری سی بیعت تو کر

یہ فرمایا بہتر دغا تم کرو ۔ اکیلا اکیلی سی آکر لڑو

ہو معلوم اوسکی سیجا غت تمام ۔ کہا یہہ قبول ہیگا عالی مقام

چلی آئی دیر دنکو حضرت لعام ۔ دغا کو حیلہ سا تھہ یہ انجام

جو یارون نی دیکہا کہ ابد خیر ۔ اذن نیچلد جنگ کرنی نہ پیر

ہوا اسنی یہ دیکہہ کر پر حظر ۔ کہا کون دیا چھوڑ تینی مال و گہر

وہ بولا کہ ای مرد کبے حیا ۔ کردیہو تم آل نبی پر جفا

یہ دنیا ہی فانی نہیں اعتبار ۔ عذاب اخرت کیا اختیار

یہی کہکر کیا ایک ہنزہ کا وار ۔ رسنان ہو ہوگئی حلق سی وار پار

گرا جان دی وہ زمین کی اوپر ۔ چلا شیر دل فوج پر بی حظر

برابر عمر سعد کی جب گیا ۔ یہ للکار کر فوج کو اون کہا ۔۔

باقی

اوٹھی دائیں بائیں سے دو صد سوار — چاروں طرف سے ہوئی مار مار

پکڑ تیغ نیزہ بہم مل گئے — بدن پر زخم پھول کھل گئے

ئی مار اون سوار جنگی پچاس — لگی زخم نو اور کٹرا بی برابی

شہنشاہ کا سعد تھا ایک غلام — مدد کو چلا لیکی دس نیک نام

اوٹھا وی جوانمرد بر سی وہ فوج — ملی جا کی دریا مین دریا کی موج

رہین مین کرا زخم کیا شیر دل — ہوئی زخمونکی نسی برخ گل

اوٹھا لائی اوسکی تبن ساہ پاس — قدم پر رکھا سر تہی اپنی حواس

شہنشاہ بولی کہی سو کردن — تبرا حق رفاقت کا دل مین رکھون

جوانمرد بولا کہ پانی کا جام — مجھی حور دی تی ہی پیلون نام

کہا شاہ نی ہی پیہ کوثر کا جام — میسر اب تجھی ہوا نیک نام

ملدنی لگا بینا لب کو نیر — کیا پاکی جنت کو روشن ضمیر

شہنشاہ روی ہوئی سب ملول — کہا ہی رضا مندی حق قبول

کرنی مستعد دو نو صف بہر جنگ — دعا لی ہر ایک کے ذلون پر اوسنگ

ادسي ماركر لوڙي پيا ڏڪي صف — هوا احمد ور ليلي نيزه تڪف
ٻئي مارا ون سوار هفت اورسي — لڳي مشورت ڪرڻي باهم رئيس
ڪمر ڏين سي سوار تم تين جا — ڇهين ڏي رهين هر طرف جا ڇڪا
سوار ايڪ اسي ڪري جاکي جنگ — وڃي پڇهي لڳي ٻهاڳ جا ٻيد رنگ
نم ير اس ڪر سي جو تنها بي خبر — ڪري خفيه ڏي تين جاکي اوير
ڇجر گهات ڪر آيا اوسکي اوپر — نم ير ٻولا اول تو وار ڪر
ڪهين نصيحت ڪو آيا سون اب — ڪرون جنگ تم سي هين اب ڪس سبب
نصيحت يه ڪر تا سون اي شير دل — عمر سعد ڏي تا زرا وشي ٻل
حسين علي پر فقر ٻي عيان — بهت مال و اسباب هيگا وڃان
وه بولڻ ٻي مردود ابن زياد — اوٿهنا ياهي مرڪ ني ٻهاري فساد
ڇجر خوف سي ڪان پتا تها ڪڙا — جوانمردي اوسي ڪيا
ڇجر ٻهاڳ ڪر جا ڪڙا اونکي پاس — ڇلو وه ڳيا پشت پر ٻي هراس
اوٿهي ڪرانسي سوار ڪيڪ ڳي — لڳي تيغ ٻهي هوني خون خوار گي

ہوا جنگ کی وہ زمین چور ۔ دیا حور نی آسمرا طور

اجازت چلا لی بر بر حصیر ۔ تہا ہمدانی زلیہ وہ رد نسفیر

لئی مار تیغ سی چند نی شیر ۔ تعجب ہی دیکہ بر ماؤ پیر

عمر سعد کی فوج کا ایک شیر ۔ لگا کہنی گمراہ ہی تو حصیر

وہ اصحاب بولا طلب کر دعا ۔ جو گمراہ ہی او سکا ہوا سر جدا

شقی کی جبلی او سی او بر ایک تیغ ۔ سپر پر لی اصحاب نی ہید ریغ

کیا شیر کی تیغ نی سر کو شق ۔ جو حق پر تہا ظاہر ہوا او سکا حق

او بسی کیا شاہ کو آ سلام ۔ بجا لدیا شرطی او بکی تمام

بسہ فرمایا تو ہوا جنتی ہید رنگ ۔ بشارت ہوئی وہ جلد سر جنگ

کیا ایک مردونی وہ شہید ۔ شہنشاہ آہ از جگر بر کشید

شہادت عبداللہ کلبی اپنی زوجہ سے کہ بعد از سیزدہ روز از نکاح شہید ہوا

تہا عبداللہ کلبی بیاہ تب ۔ بہت خوبصورت تہا وہ خوش لقب

ہوئی عقد کو او سکی سیزدہ روز ۔ سفر سی تہا او سکی تیئں درد سوز

درآید بمیدان ہر دو غلام
لیا اور سلام دیتی ہیں انجام

اجازت سی عبداللہ کلبی چلے
ایقابل ہوا اون غلامونکی جا

وہ کہنی لگا کر تو اپنا بیان
کہا مینی ہون عبداللہ کلبی عیان

وہ بولی کری جنگ ہمسی برابر
یا اویگا میدان مین اب زیر زبر

کہا ای غلامون درینہ دہن
بکومت کہان کی ہو شمشیر زن

برابر ایک لشکر کا سردار ہے
مینی لاچار آیا مجھی عار ہے

تمہاری برابر کا جو ہو غلام
مقابل کری آکی تمسی کلام

یہ سنکر غضب ہی آیا اور
کیا ایک نیزہ کا آاو سپہ دار

لیا وار کو شیر نی پر سیز
جڑی تیغ اوسکی قدم کی اوپر

گرا وہ زمین پر جڑی اور تیغ
چڑھا سام آپنت پر بیدریغ

شہنشاہ بولی خبردار ہو
تبر لیت پر آگیا شت خو

پہری لیت کی سمت اوسکی نگاہ
لیا تیغ نہی مارہ روسیاہ

مقابل ہوی آکی غلام
لیا گیر میدان مین تیغ بام

لیا جنگ

حسینی علی پر فدا ہو جو آج
ملی خلد میں رات دن اوسکو راج

حسینی علی پاس ہی مجکو چلی
قیامت میں ہم تم رہینگی ایک محل

یہہ اقرار مجسی دہان چلکی کر
مجھی اونکا فرمانبردار معتبر

دہب تی کہا خوب ہی یہہ صلاح
چلی آپی دی دونو صاحب فلاح

کہا رو کی دلہن نی حضرت امام
سنان میں بیٹی جو شہادت کا جام

اوسی لیکی حوریں بغل میں اوٹھا
کہی خلد میں اوسکو سو مبتلا

بری اسکی باہم ہوا ہی بہشتی
مسافر ہون میں اور نبی بری خویش

رہی حشر کو جنت اندر دہم
کہی نہیں یہہ جنت میں مجہ بن قدم

مجکی سون پتا ہی تمہیں شاہدین
تم اب سونپ دی بی بیونکی تہیں

میں حضرت میں اونکی کنر کر زبون
جو فرماویں دی بیعذر بجا لاؤں

یہہ سنکے بیوی شاہدین اشکبار
ہر ایک سے بی روتی تہی زار و نزار

دہب نی کہا میں کیا سب قبول
تمہیں سون پی دلہن ای ابن رسول

پہن کمر میں انور باندہی کمر
کہ آیا سی ماکی وہ عالی گہر

کہیں اونکی ماکا محمر نام ہے — کہا رو شنی چشم کی تو نے ہے
جدائی تیری کی نہ طاقت رکھوں — اگر حشر کی اب لیاقت رکھوں
نبی کا ہی فرزند در کربلا — وہ ہی مبتلا سخت تر در بلا
بچی و دو دلبندوں تو کر سر فدا — نبی راضی ہوا در علی مرتضی
وہ بچے لڑائی میں در بہر بان — ہیں دلبند سبی جا کر دن ابیا
کہا مانی نہیں عورتیں تا شکیب — رکھی گئی بچی کر کی مکر و فریب
بہت کی دولت ہی محروم ہو — دنیا نی کہا مایہ کیا گفتگو
شبر کی محبت میں باندھی کمر — نہیں کھول سکتا کمر کو مگر
لکھا کب مٹی ہیگا تقدیر کا — بہ کام ادی مصوبہ تدبیر کا
کیا آگی دلہن کو ای دلنواز — حسین علی بر مصیبت دراز
فدا جان قدا ہون میں حق کا دلی — نبی فاطمہ اور مرتضی علی
کہا اوسکو دلہن نی کہ ای غمگسار — تیری اوپر ہی جان میری نثار
اگر عبور تو نکو فنا ہے ہی جنگ — کمر باندہ میں سانہ ہون بہتر رنگ

یہہ سنکر گیا دولہا دلہن کی پاس — رکہا سر اونپر سر ہوئی بیحواس
وہ بولا تحمل سے کیا حال ہے — ہوا کس سطح پر ابتدا حال ہے
کیا کیون نہ رونا گرون لگی — جدائی تیری سے ہوا دل تباہ
دیا دلہن کو دلاسا بہت سا کیا — دلاسا تسلی سے بہت سا کیا
نہیں آئی میدان میں یک بیک — نہیں جنگ کرنی ہوئی تم سبک
دیا الوداع سب سے ہو کر جدا — جدائی کا شعلہ جگر میں اڈہا
یہہ رو رو کی دلہن کہی نہیں کڑی — گیا وہ شتابی سے کر دل بری
دیا کی تہا دل سے لڑنی کا میل — مقابل ہوا محکم ابن طفیل
دیا نے کیا ایک نیزہ کا وار — زمین میں گرا زخم کہا نا بکار
تہا محکم سپاہی دلاور بزرگ — ہوا اوسکی پر تیکا شکر میں شور
نہ آیا مقابل کوئی جنگ جو — دیا دشمنوں پر پڑا مرد ہو
کیا وار جاون یمین و یسار — کئی مار نیزہ سے چندین سوار
پڑی لوٹ یکبار گی سب غنیم — ہوا دیا طلبی شہید عظیم

THE UNIVERSITY OF MELBOURNE

Library Digitised Collections

Title:
Jang nmah-yi Karbala

Date:
1278 [1764?]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23316

File Description:
Part 2